مختلف کیٹیگریز میں ڈھیر سارے مکمل ناول پڑھنے کیلئے ہمارا یہ واٹس ایپ چینل جوائن کیجئے

👇👇👇👇

Classic Urdu Material WhatsApp Channel

ڈیئر ریڈرز اگر آپ سے لنکس اوپن نہیں ہو رہے تو آپ ہمارے کلاسک وٹس ایپ چینل پر جا کر ان تمام لنکس کو ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں۔

آپ کو ہماری ویب سائٹ کلاسک اردو میٹریل پر ہر قسم کے ناولز مل جائیں گے ویب سائٹ لنک نیچے ہے کلک کیجیے

https://classicurdumaterial.com/

ایف بی کے کچھ ایشوز کی وجہ سے بعض اوقات ایف بی پر لنکس اوپن نہیں ہوتے۔ یہ تمام لنکس آپ کو ہمارے کلاسک وٹس ایپ چینل پر مل جائیں گے۔ چینل کا لنک اوپر دیا گیا ہے آپ اُس پر کلک کریں اور چینل کو فالو کریں اور ڈھیر سارے ناولز ڈاؤنلوڈ کریں

اور اگر آپ آڈیو ناول سننا پسند کرتے ہیں تو ہمارے آڈیو ناول یوٹیوب چینل کو سبسکرائیب کیجیے لنک نیچے ہے

Classic Urdu Novels

کلاسک اردو میٹریل کارپوریشن

روگ

منت بھٹی

"ارے اتنے پھول"

وہ گرتے پڑتے کمرے میں پہنچا اسنے بہت شراب پی رکھی تھی۔۔۔۔۔۔

کمرہ بہت ہی بڑا اور خوبصورت تھا اتنا عالیشان بیڈ جس پہ آج کے دن کے لیے خاص روبن کی موم ریٹا نے سفید رنگ کی خوبصورت ململ کی چادر ڈالی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دیوار آمیز خوبصورت الماری جس میں ہر فیشن کے حساب سے نا صرف جوڑے بلکے جوتے بیگز اور دوسری اشیا بھی موجود تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیڈ کے بلکل سامنے بہت بڑی LED نسب تھی اوپر سے کمرے کو تازہ گلابوں سے سجایا ہوا تھا۔ دھیمی دھیمی خوشبو کسی بھی عام انسان کو مدہوش کرنے کے لیے کافی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔پر اسکا دل گھبرا رہا تھا جسکی وجہ سے ریٹا کھڑکی کھول کے چلی گئی تھی۔ اسکا دل اس کمرے کی خوبصورتی سے دور اس عاشق کے لیے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

جو اسے ساری دنیا سے زیادہ عزیز تھا۔۔۔۔ جس کے ل ئے اسکی سانسیس چلتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔جو اسکی پوری دنیا کا مالک تھا۔۔۔۔۔

جسے ہمیشہ اسنے اپنے دل کا بادشاہ مانا تھا۔۔۔۔۔۔ہمیشہ سے اسکا دل اایڈم کے پہلو میں دھڑکتا تھا۔۔۔۔۔

۔اسنے کبھی سوچا بھی نہی تھا کہ ایڈیم کے علاوہ وہ کسی اور کے پہلو میں بیٹھے گی۔ آج وہ کسی اور کی دسترس تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسلسل روئے جا رہی تھی آنسو اسکے سفید کلر کے ریت ویل جو کہ شادی کے دوران چرچ میں پہنا تھا ۔وہ بلکل پری لگ رہی تھی پر وہ موجود نہی تھا۔اس ریت ویل کے اندر اسکے آنسو جزب ہو رہے تھے ۔۔۔۔۔۔۔

وہ بلکل زندہ لاش کی طرح اس خوبصورت محل میں کسی کی ضد بن کے آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں مگن بیٹھی تھی جب دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور ساتھ ہی روبن داخل ہوا ۔۔۔۔۔۔وہ جلدی سے ٹھیک ہو کہ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔

ارے یہ سالی شراب ماتھے پر ہاتھ مار کے وہ بولا ہر چیز بھلا دیتی ہے ارے آج تو میری گولڈن نائٹ ہے۔۔۔۔۔۔اور میں خالی شراب پی ئے جارہا ہوں وہ آ کے اسکے قریب بیٹھ گیا اسکی پیشانی پر ہاتھ پھیرنے لگا۔۔۔۔۔۔

"سالہ بونکتا اے مجھے۔۔۔۔۔اے روبن روزی کو میرے علاوہ کوئی ٹچ نہی کر سکتا" یہ لے کیا ٹچ کیا کرے گا میرا۔۔۔۔۔

کھینچ کے اسکا ڈوپٹہ اتار دیا زور سے کھینچنے پر پن اسے چب گئی اور خون نکلنے لگا۔ سسسسسسسی۔۔۔۔اسکے منہ سے سسکی نکلی۔۔درد کے مارے وہ کراہ کے رہ گئی۔۔۔۔۔

چچچچ۔۔۔ابھی شے درد ہو رہا ہے میری موم شی گڑیا کو ابھی تو پوری رات باقی ہے۔۔۔۔۔بہت حساب باقی ہے۔۔۔۔۔۔اسکی گال پہ ہاتھ پھیرنے لگا ہائے یہ گال کبھی انپر پیار کرنے کو دل کرتا تھا۔۔۔۔۔۔

"

پر آج دل کرتا ہے تھپڑ ماروں۔۔۔۔۔۔کہنے کے ساتھ ہی اس نے زوردار فراٹے والا تھپڑ روزی کے منہ پہ مار دیا جسکی گونج پورے کمرے میں سنائی دی۔۔۔۔۔۔آہاہا مزہ آ گیا۔۔۔۔۔

اسے کیا لگا تھا روبن بے عزتی بول جائے گا نہی۔۔۔کبھی نہی روبن کو جو کھلونا ملتا نہی روبن اس کھلونے کو بھی توڑ دیتا ہے۔۔۔۔۔۔تا کہ کوئی اور نہ کھیل سکے۔۔۔۔۔۔۔۔

"یہ لو کیا بچ میں نے تھوڑے میری ٹانگیں"۔۔۔۔بولو اسے آئے نہ توڑے ٹانگیں میری جان سے مار دے میں نے اش کی ڈول کو مالا ہے نہ ہائے مجھے تو ایڈی سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اٹھ سالی اسکے بالوں سے" کھینچ کے اسکو سیدھا کیا اسکی کراہ نکل گئ۔۔۔۔۔۔

"اے ابھی سے سسکیاں"۔۔۔۔۔۔۔

"ابھی تو پوری رات ہے حساب چکانے کی۔"۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسا ماروں گا نہ سالی تجھے کہ تیرا وہ خبیث عاشق تڑپ تڑپ کے مرے گا۔"۔۔۔۔۔۔۔۔

"جو عشق کرتے ہیں تڑپ انکے مقدر میں ہوتی ہے روبن"

"پر تو نہی سمجھے گا یہ پیار کی باتیں تیرے پاس کونسا دل ہے پتھر ہے تو پھتر"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ زور زور سے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔۔۔۔

تیرے اسدل سے کھدیڑ کے تیرے عاشق کو نکالوں گا"۔۔۔۔۔۔

"وہ میرے دل میں نہی میری روح میں بستا ہے تم اسے مجھ سے الگ نہی کر سکتے"۔۔۔۔۔۔۔

"بکواس بند رکھو قتل کر دوں گا ابھی بھی شرم نہی آرہی بکے جارہی ہو بے شرم لڑکی پتہ نہی کیا کیا گل کھلائے ہیں اسکے ساتھ"۔۔۔۔۔۔

بس کرو بس۔

"یہ سچ ہے کہ ہم دونوں ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں پر گواہ ہے خداوند آج تک اسنے اس وجود کو چھوا نہی "وہ محبت کرتا ہے اس روح سے جسم سے نہی۔۔۔ تمہاری طرح پنچ سوچ نہی ہے اسکی جو عورت کو صرف جسمانی ہوس کے طور دیکھتے ہو۔۔۔۔۔۔

"سالی جھوٹ بولتی ہے۔۔۔۔۔۔

"جانتی تھی تم بھروسہ نہی کروگے کیونکہ تمہاری سوچ ہی شیطانی ہے پر یہ سچ ہے کہ ہم دونوں نے جسم سے نہی دل سے پیار کیا ہے اور جب تک یہ دھڑکن چلے گی۔وہ بھی اسمیں زندہ رہے گا۔"۔۔۔۔۔۔۔۔

تم صرف زبردستی کرسکتے ہو پیار تمیں کبھی نہی ملے گا۔ترسوگے سچے پیار کے ل ۓ۔۔۔۔۔۔۔

غصے میں اسنے روزی کو بالوں سے پکڑ کہ کر زور سے دھکہ دیا وہ بیڈ کے سایڈ سے ٹکرا گئ اور ماتھے سے خون نکلنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی روبن نے خون نکلتا دیکھا تو طنزیہ ہسی اسکے منہ پہ بکھر گئ۔

"دیکھو روزی میری تم سے کوئی دشمنی نہی میں تو زیادہ دن تمیں برداشت بھی نہ کرتا کیا غلطی تھی میری ہاتھ ہی تو پکڑا تھا تمہارا اور اسنے میرا ہاتھ ہی توڑ دیا۔۔۔ یہ دیکھو ابھی بھی فیکچر ہے۔۔۔۔۔۔

۔پر وہ میرا سالہ ہتھے سے ہی اکھڑ گیا کہتا اسے ٹچ کیا تو ہاتھ ہی توڑ دوں گا۔بس یہی بات دل میں چب گئ

۔چنگاری سلگ گئ۔۔۔۔۔۔۔

ایگو ہرٹ۔۔۔۔۔۔

اب روبن تو معاف کرتا نہی ایسی سزا دیتا ہے کہ سامنے والا موت بھی مانگے وہ بھی نہ ملے"۔۔۔۔۔۔۔

"آدھی موت تو وہ بیچارہ پہلے ہی مر گیا ہے بیچارے کا عشق چھین لیا میں نے۔ہائے jesus۔۔۔۔۔۔

مجھے تو وہ لمحہ اور اسکے تاثرات یاد کر کے ہی کچھ ہو رہا ہے"جب صبح وہ تمیں میرے ساتھ دیکھے گا

بیچارہ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بس روئے جا رہی تھی اسکے علاوہ وہ کچھ نہی کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

اسنے اسکے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کیا تھا۔

۔پر یہ تو روبن کے کمرے کی عام حالت تھی عورتوں کو تنگ اور زلیل کرنے میں اسے سکون ملتا تھا۔کسی

میں ہمت نہی تھی اسے کچھ کہنے کی 💀💀💀💀💀💀💀

اے ایڈیم رک جاؤ بس کر دو کیوں اتنی پی رہے ہو۔بہت ہو گئ ایڈیم کل سے گھر نہی گیا تھا۔للی کے

فلیٹ میں اسکے ساتھ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

للی انکے ساتھ کالج میں پڑھتی تھی بہت ہی بولڈ اور فاسٹ لڑکی تھی۔اور ایڈم سے بہت پیار کرتی ہے۔ہر وقت اسے پھسلانے کے لیے کوئی نہ کوئی طریقہ ڈھونڈتی رہتی۔۔۔۔۔۔۔

اسکے ماں باپ کا ڈیورس ہو گیا تھا۔اور اسنے دونوں کے ساتھ رہنے سے منع کر دیا وہ اسکو منتھلی جیب خرچ بھجوا دیتے تھے۔جس سے اسکا سکون سے گزارا ہو جایا کرتا تھا۔۔۔۔۔

۔فلیٹ بھی اسکے باپ نے ماں کو تحفے میں دیا تھا جو ڈیورس کے بعد للی کو دے دیا گیا۔۔۔۔۔

فلیٹ بہت ہی خوبصورت اور مہنگی بلڈنگ میں واقع تھا ہے تو چھوٹا سا تھا پر دو کمروں پر مشتمل تھا جن میں سنگل بیڈ الماری دیوار میں اٹیچڈ تھی۔۔۔۔۔۔

ہلکے پیلے کلر کے روغن سے کمرے بہت ہی خوبصورت لگتے تھے دونوں کمروں میں اٹیچڈ باتھ تھے ہال میں بہت ہی خوبصورت صوفے رکھے گئے تھے سامنے ہی چھوٹا سا کچن مگر جدید طرز کا تھا پر ہر چیز بہت ہی قیمتی تھی فلیٹ بہت ہی خوبصورت چھوٹا سا محل لگتا تھا جو واحد چیز تھی جسکے لے جان بھی دیتی تھی۔اپنے فلیٹ سے وہ بہت پیار کرتی تھی۔اور ہر چیز کی صفائی اس بات کا منہ بولتا ثبوت تھے۔۔۔۔۔۔۔

پر ایڈیم تو سو کالڈ لو میں پڑا تھا۔۔۔۔وہ تو کسی بات سے متاثر نہ ہوتا تھا۔۔۔اتنے جتن بھی کر چکی تھی پر وہ قابو میں ہی نہی آتا تھا۔۔۔۔

پر آج موقع تھا روزی کی شادی ہو گیی تھی وہ آج ایڈیم کو اپنا بنا کہ چھوڑے گی۔۔۔۔اسنے پکا تہیہ کر لیا تھا۔۔۔اسے اپنی زندگی میں کسی سے بھی کبھی پیار نہی ملا تھا۔۔۔اسل ئے صیح غلط معنی نہی رکھتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اسیل ئے اسے منانے کی ہر ممکنہ کوشش کر رہی تھیاسے ایڈیم کو اپنا بنانا تھا اسکے ل ئے چاہے خود ہی چارہ بن جاتی۔۔۔۔اسکے ل ئے پیار اور جنگ میں سب جائز تھا۔۔۔۔۔۔۔

۔پر کل سے ایڈیم نے اس پر کوئی توجہ نہی دی تھی۔پر ابھی وہ بلکل ہوش سے بیگانہ ہو چکا تھا

۔۔۔اسیل ئے وہ جان بوجھ کے روز کے جیسے بال بنا کے کپڑے بھی اسکے جیسے پہنے اسکے قریب چلی گئ۔۔۔۔۔۔

وہ بھی شراب کے نشے میں دھوکہ کھا گیا وہ اسکا ہاتھ پکڑ کہ اسکو اپنے قریب لے گیا۔روز مجھے پتہ تھا تم ایڈی کو چھوڑ کے نہی جاؤ تمہارا ایڈی مر جائے گا۔۔۔ ششششش۔۔۔۔۔۔۔وہ اسکے منہ پہ ہاتھ رکھ کے اسے خاموش کروا گئی۔۔

اور اسکے ہونٹوں پہ ہونٹ رکھ دیے۔۔۔ایڈی بھی دل کھول کہ اسے پیار کرنے لگا اپنی اور اسکی ساری دوریاں ختم کر دی اور پھر کب تھک کے سو گیا کچھ یاد نہی رہا😩😩😩😩😩😩😩😩

صبح کا سورج شاہین ولاز میں اپنی بہت ہی خوبصورت کرنیں بکھیر رہا تھا روز کیطرح

پر یہاں پر رہنے والے مکین بلکل بدل گیے تھے۔۔۔۔۔

خاموشی کہ سائے بہت گہرے چھائے ہوئے تھے۔اسے کمرے میں آہٹ محسوس ہوئی تو وہ کسمسائی آہستہ آہستہ اسکو ہوش آیا اس نے خود کو صوفے کے پاس بیٹھے پایا اسمیں ہلنے کی سکت نہی تھی۔بخار سے اسکا وجود تپ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

۔اسنے بکھرے ہوئے وجود کو سمیٹا اور اٹھ کہ بیٹھ گئ۔روبن شائد کہیں جا رہا تھا۔۔۔اسے بیٹھے دیکھ اسکی طرف پلٹا۔وہ ہلی بھی نہی کیوں کہ اب اسے اس جانور سے کوئی خوف نہی تھا یہ لو فائل اسکی گود میں پھینک دی اس نے۔۔۔۔۔۔

"چلی جانا عاشق کے پاس میں نے تمیں طلاق دے دی ہے"

کھل کے رنگ رلیاں منالینا۔وہ پلٹ گیا بجلی کی تیزی سے وہ اسکے سامنے آ گئ۔میں تمیں اپنی زندگیاں برباد کر کے ایسے نہی جانے دوں گی۔۔۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔وہ اسے پیچھے دھکیل کے اپنے اٹیچی بیگ پر جھک گیا۔ماردونگی تجھے یہ کہانی ختم کر دوں گی۔وہ جیسے ہی اٹھی وہ اسکے اردے بھانپ کے سیدھا ہوا تو گولی کی آواز آئ اور چاقو اسکے ہاتھ سے گر گیا اور وہ بھی نیچے گر گئ۔۔۔۔۔۔۔۔

۔مجھے مارے گی خبیث عورت لے خوشی سے مرروزی کے چہرے پہ ایک قربناک ہسی تھی۔ تمیں کی۔ ا۔لگ۔ت۔اہے۔بد۔ل۔ہہ لیا۔اب۔ت م۔ہاری باری۔ہی بھاگ۔ل۔و جتنا۔بھاگ س۔کتے ہو۔۔۔۔۔۔

گولی مارنے کے بعد وہ روکا نہی تھاسب کچھ لیکر وہاں سے بھاگنے کی کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ فرش پہ گری تھی خون آلود خون کے قطرے اسکے سفید رنگ کے ریت ویل کو سرخی رنگ میں تبدیل کررہے تھے آہستہ آہستہ اس پہ بیہوشی چھارہی تھی درد کی اٹھتی دھیمی دھیمی ٹھیسیں آس پاس شور اسے لگ رہا تھاوہ سورہی ہے۔۔۔۔۔۔

چاہ کر بھی اپنی پلکیں نہی کھول پارہی۔۔۔۔۔۔اچانک سے اسکی آنکھوں کے آگے سے دنیا بدل گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسے لگ رہا تھاوہ بہت پرسکون جگہ پر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے دل کو سکون مل رہا تھا۔ہر طرف خوبصورتی ہی خوبصورتی پھیلی ہوئی تھی۔شفاف نیلا پانی جس میں سفید رنگ کے ہنس تیر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

اس شفاف شیشے جیسے پانی یں حود کو سفید پوشاک میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔وہ مبہوت ہو کہ اپنا سراپا پانی میں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج اسے اپنا آپ بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سامنے مور اپنے پنکھ بکھیرے ناچ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے پروں کے خوبصورت رنگ بہت بھاٗ رہے تھے دل کو۔۔۔۔۔۔۔۔رنگ برنگی تتلیاں جگہ جگہ اڑتی پھر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بادلوں کی چھوٹی ٹکریاں روئی کی مانند فضا میں جا بجا بکھرے ہوا میں اڑتے پھر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔اس نے بادل کو پکڑنا چاہا تو وہ پانی کا قطرہ بن کے نیچے گر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ستارے نیلگوں رنگ کے ادھر ادھر بہت پاس نظر آرہے تھے۔۔۔۔۔۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ بھی رقص کر رہے ہیں۔۔۔سحر انگیز سماں تھا۔۔۔۔اور وہ کھوئی کھوئی چلے جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بہت لوگ تھے سفید پوشاکوں میں۔۔۔۔بہت ہی پیاری دھن پہ ہر کوئی رقص کر رہا تھا۔اتنی پیاری جگہ تھی وہ کھو سی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی تھی جھنڈ میں اسے اسکی ماں نظر آئی۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بھاگ کے اس سے لپٹ گئی۔ مما مما مماوہ۔۔۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

زارو قطار رونے لگی۔ مما آپ مجھے کیوں اکیلا چھوڑ کے آ گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ انکے گلے لگے پیار سے بول رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔آپ کو پتہ ہے

میں اپکو کتنا مس کرتی تھی۔۔۔۔۔اور پاپا بھی آپکو بہت یاد کرتے ہیں۔۔۔۔۔ آپ کیوں آگئی۔۔کیوں ؟کیوں ؟۔۔۔۔۔۔

وہ اب ہچکیوں میں رونے لگی۔۔۔۔بس بس بس میرا بچہ رونا بند کرو۔ یہاں کوئی نہی روتا۔ تم بھی رونا بند کرو۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسکو پچکارنے لگی۔۔۔۔۔ تمیں پتہ ہے بچے۔۔۔وہ بہت ہی نرم انداز میں بول رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

جب انسان کا پین حد سے گزر جائے نہ تو گوڈا سے اپنی آغوش میں لے لیتا ہے پھر انسان کے تمام دکھ تکلیف وہ اپنے آپ میں سمیٹ کر اپنے پیارے لوگوں کو جنت عطا کر دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جس میں کوئی غم نہی ہوتا۔۔ جسمیں فکر اور پریشانی کا نام و نشان تک نہی ہوتا۔۔۔۔۔۔۔ جس میں دنیا کی ہر چیز ہر آسائش ملتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بولے بغیر سب سامنے آجاتا ہے۔۔۔۔ کوئی کسی کو دھوکہ نہی دیتا۔۔۔۔۔ ہر کوئی خوش رہتا ہے ۔۔۔کیوں کہ یہاں حرص اور لالچ نہی ہوتا۔۔۔۔۔۔۔ جھوٹی خودی اور انا نہی ہوتی۔۔۔۔۔۔۔۔

غریب امیر نہی ہوتا۔۔۔۔انسان سب کو بھول کے اپنی خوشیوں میں مگن ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔پر موم میں یہاں آ کے خوش نہی ہوں۔مجھے واپس جانا ہے ایڈی کے پاس وہ میرا انتظار کر رہا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کوئی کسی کا انتظار نہی کرتا۔ہر کوئی اپنے آپ میں مگن ہو جاتا تم بھی بھول جاؤ گی جلد ہی۔وہ افسردہ چہرہ لیے بیٹھی رہی 😩😩😩😩😩😩😩😩

وہ جیسے ہی اٹھا اور للی کو اپنے قریب سوتے پایا۔۔۔۔۔کمرے کی حالت دیکھی۔۔۔۔۔۔تو اسکا دماغ آوٹ ہو گیا۔۔۔۔۔اف یہ کیا کر دیا میں نے سر درد سے پھٹا جا رہا تھا اسے خود پہ بہت غصہ آ رہا تھا وہ کیسے خود پہ کنٹرول نہی کر پایا۔۔۔۔۔۔کیسے بھول گیا وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔للی اسے بری طرح سے سر کھجاتے اور مسلتے دیکھ رہی تھی۔کیا ہوا ایڈی.۔۔۔۔۔تم ایسے کیوں کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔چلی جاؤ

۔ایڈی۔۔۔۔۔۔

دفعہ ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسے بات کر رہے ہو تم اس کے منہ کو اوپر کر کے وہ پوچھنے لگی اسکی آنکھیں غصے سے آگ بگولہ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پاس پڑا اویس اسنے دیوار پر دے مارا

"دفہ ہو جاؤ یہاں اکیلا چھوڑ دو مجھے نہی تو ختم کر لوں گا میں خود کو دفعہ ہو جاؤ"۔۔۔۔۔۔۔

للی ڈر کے باہر کو بھاگی۔۔۔۔

اسنے ایڈی کا غصہ دیکھا تھا پر آج کچھ اور تھا اسکی آنکھوں میں۔ وہ دروازہ بند کر کے باہر چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے اپنے وجود کی اسطرح تزلیل اچھی نہی لگی۔ اس نے جان بوجھ کہ کچھ نہی کیا تھا۔ جو ایڈی نے چاہا وہ کر دیا پھر بھی وہ اسطرح اس کی ذات کی تذلیل اسے گراہ گزر رہی تھی وہ بہت روئی پھوٹ کے روئی۔۔۔۔۔

۔ نفرت ہے تم سے مجھے روز تم مر جاؤ خدا کرے مر جاؤ تم۔۔۔۔۔ چلی جاؤ اس دنیا سے کیوں پیچھا نہی چھوڑتی تم۔۔۔۔۔۔۔

اسکی زندگی سے دور ہو کر تم کسی کو پوری طرح اسکی زندگی میں شامل نہی ہونے دے رہی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بند دروازے میں صبح سے بوکھا پیاسا بیٹھا تھا😱😱😱😩😩😱😱😱😱

ڈیوڈ اور رچرڈ دو بھائی تھے اور انکی اکلوتی بہن ریٹا تھی۔ انکے باپ کا کافی اچھا کاروبار تھا تینوں بچوں کے گھر ایکساتھ ہی بنائے گ ےئے تھے مین گیٹ بھی ایک ہی تھا پر گھر اسطرح بنے تھے کہ دونوں بھائیوں کے گھر اکٹھے ہی تھے پر ریٹا کا اندرون دروازہ الگ تھا۔ بچوں کی شادیاں کر دی گئیں سب ہی بہت خوش تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈیوڈ کا بیٹا ایڈی اور رچرڈ کی بیٹی روزی تھی اور ریٹا کا بیٹا روبن تھا ریٹا کے زور دینے کی وجہ سے شوہر نے اسے طلاق دے دی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بھی بزنس کی حصے دار تھی۔ پرافٹ کے تین حصے کر کے ہر مہینے گھر بیٹھے اسے حصہ مل جاتا تھا۔ ۔۔۔اسل ئے اسے شوہر کی کمی مسوس ہی نہی ہوئی۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے بچے کی تعلیم کے ل ئے بہت فکر مند ہوتی تھی۔۔ کیونکہ جب بھی وہ سکول جاتا اسکا باپ اسے ملنے پہنچ جاتا۔۔۔۔۔۔ جس سے روبن ماں سے سوالات کرتا اور وہ پریشان ہوتی۔ اسلیے روبن کو خود سے دور لندن بھیج دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔اور خود ہر وقت اپنی بھابی کے ساتھ کٹی پارٹی میں تراش خراش کے ساتھ گئی رہتی تھی

بیٹا باہر سے پڑھ کے آیا اسنے روز سے شادی کی خواہش ظاہر کی تو ریٹا نے ہر حربہ آزما کہ شادی کہ لئے بھائیوں کو منوا لیا۔۔۔۔۔۔۔۔

اور جیسے ہی صبح اپنے بیٹے کے کمرے سے گولی کی آواز سنی تو وہاں سے بھاگی پر روبن کو تیزی سے نیچے آتا دیکھ کہ اسکی دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی۔بھاگ کے روبن کے سامنے آگئ۔۔۔۔۔۔۔

کیاہوا ہے روبن۔۔۔گولی کی آواز کہاں سے آئی۔پیچھے ہٹو مما یہ نہ ہو آپکو بھی شوٹ کر دوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپکی سو کولڈ بھتیجی کی طرح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔روز۔۔۔۔۔۔روز کو۔۔۔۔۔وہ بات کو سمجھتے ہوئے بولیں۔۔۔۔۔۔کیا کیا تم نے اسکے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔بولو وہ اسکا سینہ پیٹنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

مار دیا اسے۔۔۔بڑی حقارت سے بولا۔۔۔۔۔۔۔دروازے میں کھڑی ایڈی کی ماں سب سن رہی تھی۔۔۔۔۔۔جھماکے کے ساتھ اسکے ہاتھ سے سارے برتن نیچے گر گئے وہ روز کا ناشتہ لیکر آئی تھی۔۔۔۔۔۔کدھر ہے روز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبا بھاگ کے سیڑھیاں چڑھنے لگی اور اس کمرے کیطرف بھاگی جو دلہا دلہن کے لیئے سیٹ کیا تھا۔ریٹا بھی اسکے پیچھے بھاگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔روبن وہاں سے نکل گیا۔وہ دونوں بھاگتے ہوئے اسکے کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔۔۔۔۔کمرے میں جابجا خون بکھرا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔رات بھر جو ظلم و ستم اسنے روزی پہ ڈھایا تھا بکھرا ہوا کمرا اسکا منہ بولتا ثبوت تھا۔۔۔۔۔۔

اسنے جلدی سے روزی کا سر اپنے گھٹنوں پہ رکھا۔

روزیہ سب کیسے۔کیوں؟ کیا ہوا

چچی چھوڑیں۔۔۔وہ ہکلاتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

آپ بس یہ دیکھیں مجھ جیسی منحوس بلا سے آپکی جان چھوٹ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔میری وجہ سے آپ اپنے بیٹے سے دور ہو گئیں۔۔۔۔۔۔امیں مر گئی تو وہ بھی ضد چھوڑ دے گا۔۔۔۔۔۔۔

اب جدھر مرضی شادی کر لینا اسکی۔وہ اٹک اٹک کہ بول رہی تھی۔اور صبا کی آنکھوں میں شرمندگی کہ آنسو تھے۔مجھے معاف کر دو میرے بچے میں غلط تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔پر میں تمیں کچھ نہی ہونے دوں گی۔۔۔۔ریٹا نوکر کو بلاؤ جلدی اسے گاڑی تک لیکر جائیں۔جی بھابھی۔۔۔۔۔۔وہ شور مچاتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔۔وہ جو ہونقوں کیطرح کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔وہ باہر کو بھاگی۔۔۔۔۔۔

وہ نوکر کو لیکر آئی گاڑی تک وہ ملکر اسے اٹھا کے لیکر لائے۔تب تک رچرڈ اور ڈیوڈ بھی پہنچ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جلدی گاڑیاں بھگائی گئی۔میری بچی آنکھیں کھلی رکھو ہوسپٹل آنے والا ہے تمیں کچھ نہی ہو گا۔ڈرائیور جلدی کرو وہ ڈرائیور پر چلا رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔اگر میری بیٹی کو کچھ ہوا تو آگ لگا دوں گی۔ڈیوڈ مسلسل ایڈی کو فون کیے جا رہا تھا۔پر وہ فون نہی اٹھا رہا تھا اوپر سے رچرڈ بھائی کو وہ سنبھال رہا تھا۔اور سمجھ نہی آ رہی تھی کہ روبن نے یہ سب کیوں کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔ہوسپٹل میں پہنچتے ہی ڈیوڈ نے اپنے دوست کی مدد لیکر ایمرجنسی میں روز کا آپریٹ کروانے کی پوری کوشش کی۔یہ پولیس کیس تھا۔پر فلحال انہوں نے پولیس کو انولو ہونے نہی دیا تھا کافی دیر سے ڈاکٹر باہر نہی آیا تھا سب کے دل ڈوبے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رچرڈ کی حالت بہت خراب ہو رہی تھی وہ دیوار کے سہارے نیچے زمیں پہ بیٹھ گیا بلکل ہارے ہوئے سپاہی کیطرح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آنکھیں بند کر لیں اور اسکے سامنے وہ چھوٹی سی اچھلتی کودتی روز

جسکو پتہ ہی نہی تھا کہ اسکی ماں زندگی کی بازی ہار گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔اور رچرڈ کو روتے ہوئے وہ چپ کرا دیتی ہے پاپا آپ روؤ نہی مما ہیون میں ہیں وہ بہت خوش ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

آپ کو کس نے بولا وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔ایڈی کہتا اگر میں رؤو گی تو وہ مجھ سے ناراض ہو جائیں گی پھر وہ ہمیں دیکھیں گی بھی نہی۔ آپ بھی مت روئیں وہ ہمیں دیکھ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دیکھیں اوپر وہ جو تارہ ہے نہ ایڈی کہتا مما ادھر چلی گئ ہیں۔۔۔۔۔

۔اپنے نرم نرم گدیلے ہاتھوں سے وہ اپنے باپ کے آنسو صاف کر رہی تھی۔۔۔۔۔

۔رچرڈ کی آنکھوں میں بہت آنسو نکل رہے تھے۔اور اچانک سے وہ چھوٹی بچی بڑی ہو جاتی ہے اور کہتی ہے پاپا رونا نہی میں ہیون میں جا رہی ہوں۔۔۔۔۔۔

۔نہی نہی۔۔۔۔روز روز میں تمیں کہیں نہی جانے دوں گا وہ اونچی آواز میں روتے ہوئے چلا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

۔بھیا بھیا آپ بیٹھو کچھ نہی ہو گا روز کو ہماری روز ٹھیک ہو جائے گی۔ڈیوڈ میری بچی نے کیا بگھاڑا تھا وہ تو بہت معصوم تھی۔ناچاہتے ہوئے بھی شادی کرلی صرف ہم لوگوں کے ل ئے۔۔۔۔۔۔۔

۔ڈیوڈت۔تم ایڈی کو فون کرو۔اسکی بات مانتی ہے وہ۔بلاؤ اسے جلدی اسکو بولو تمہارے بڑے پاپا بولا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

جی بھیاجی۔وہ بھی فکر میں تھے کل سے سو بار کوشش کر چکے تھے پر ایڈی کا کچھ اتا پتہ نہی تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

😩😩😩😩😩😩😩😩😩😩😩😩😩

روز تم جانتی تھی میں صرف تم سے پیار کرتا ہوں کیوں برباد کر دیا مجھے تم نے۔وہ للی کے کمرے میں بیڈ کے ساتھ نیچے فرش پہ بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

۔اتنی سگریٹ پی چکا تھا کہ پورے کمرے میں سگریٹ کی بو پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

سردی کو بڑھا رہی تھی۔پر اسے تو جیسے پرواہی نہی تھی۔شارٹ پہنے وہ ٹھنڈے فرش پہ بیٹھے سموکنگ کے جارہا تھا۔بارش کے ساتھ تیز ہوا سے کھڑکی کے پھٹ آپس میں بج رہے تھے۔اور بہت شور ہورہا تھا پر جو شور اسکے اندر چل رہا تھا وہ اسے سکون ہی نہی دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہیں دور سے اسے روز کے ہسنے کی آواز آئی۔۔۔۔۔۔

"واہ ایڈی اتنی جلدی بھول گۓ مجھے میرا پیار سب بھول گیا ایک منٹ بھی نہی لگایا۔"۔۔۔۔۔۔

"تم نے تو تھوڑا بھی انتظار نہی کیا۔سب کچھ دے دیا کسی اور کو اتنا کمزور پیار تھا تمہارا"

"بس کرو روز معاف کر دو مجھے معاف کر دو مجھے۔"

"پیار کانچ کی مانند ہوتا ہے اسمیں معافی کی گنجائش نہی "

وہ جلدی سے بھاگ کے کھڑکی کے پاس گیا پر روز وہاں سے غائب ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ پاگلوں کیطرح اسے ہر جگہ ڈھونڈنے لگا پھر اچانک سے اسکے دماغ میں جھماکہ ہوا۔۔۔کچھ غلط ہونے کے احساس نے فوری نکلنے کا سوچا۔۔۔اور وہ گاڑی کی چابی لیئے نکل گیا😱😱😱😱😱😱

گاڑی میں بیٹھتے اسنے دس دفعہ فون چیک کر لیا روزی کی کوئی کال یا میسج نہی تھا اسکی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

۔گاڑی میں اے سی فل سپیڈ تھا پھر بھی ٹھنڈا پسنہ بار بار آرہا تھا اوپر سے دل بھی گھبرا رہا تھا کہیں میرا قسم توڑنے سے وہ۔۔؟؟؟

کہیں کچھ ؟؟

"یہ میں کیا سوچ رہا ہوں خداوند میری روز کی حفاظت کرنا اسے کچھ نہ ہو میں مر جاؤں گا"۔۔۔۔۔اُسکے بغیر۔۔۔۔۔۔

اسکے پاپا کی کال آئی ڈرتے ڈرتے فون اٹھایا۔ خداوند خیر۔پاپا روز کدھر ہے۔۔۔۔۔۔اس نے بنا کوئی تکلف نبھائے ڈائریکٹ پوچھا۔۔۔۔۔

روز کے معاملے میں وہ ہمیشہ ہی ایسا کرتا تھا۔۔۔کسی کی بھی نہی سنتا تھا۔۔۔۔پر آج تو سامنے والے نے بھی دو حرفی بات کی تھی۔۔۔۔۔

بیٹا سٹی ہوسپٹل آ جاؤ۔ پاپا روز کدھر ہے ؟

بات کروادیں ٹھک سے فون بند ہو گیا۔ اسکے دل میں کچھ غلط ہونے کا الارم بجا اندھا دھند گاڑی چلائے وہ ہوسپٹل پہنچا۔۔۔۔۔۔۔۔

۔

ڈاکٹر اسکے پاپا کو بتا رہا تھا کہ گولی دماغ میں لگنے کی وجہ سے روزی کومہ میں چلی گئ۔ پر ڈاکٹر۔ آپ دعا کریں مسٹر ڈیوڈ اب ہمارے ہاتھ میں نہی۔ "وہ خدا سب بہتر کرنے والا ہے۔۔۔۔

اگر خدا کی مرضی ہوئی تو شائد ایک دن میں ہی ٹھیک ہو جائے۔۔۔ اور نہ ہوئی تو سالوں تک بھی شائد نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔ آپ لوگوں کو بہت ہمت اور حوصلے کے ساتھ رہن ہو گا۔۔۔۔۔۔

وہ بھاگتا ہوا کمرے میں چلا گیا۔ سامنے کا منظر ہی بدلہ ہوا تھا۔ وہ خوبصورت ہنستی مسکراتی اسکی ڈول جسے دیکھ کہ دل کو سکون اور آنکھوں کو ٹھنڈک ملتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

۔ وہ یہ لگ ہی نہی رہی تھی۔ زرد رنگ آنکھوں کے گرد حلقے اور رہی کسر ان نالیوں اور مشینوں نے نکالی ہوئ تھی۔ اسکی ماں بھی اسکے پیچھے ہی کمرے میں داخل ہوئی پر اسکی حالت دیکھ کہ پیچھے ہی کھڑی ہو گئ۔۔۔۔۔۔۔۔

۔

واہ۔واہ دونوں ہاتھوں سے تالی بجاتے ہوئے ایک تو خود مجھے چھوڑ کے اس سے شادی کر لی۔اوپر سے اب ناراض بھی ہو گئ۔

کیا بگھاڑا ہے تمہارا میں نے کیوں سزا دے رہی ہو مجھے جانتی بھی ہو کہ پاگل ہوں تمہارے بغیر نہی جی سکتا پھر بھی ایسی حالت بہت غلط کر رہی ہو وہ روتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑھے بولے جا رہا تھا اسکے انسو اسکے ہاتھ پر گر رہے تھے جس پہ ایڈی نے سر رکھا تھا۔روتے روتے پتہ نہی کب اسکی آنکھ لگ گئ اسے پتہ ہی نہی چلا

پتہ نہی وہ کتنی دیر سویا رہا روز کے جسم میں کوئی جنبش نہی تھی۔سسٹر جو روز کو میڈیسن دینے آئی تھی اس کے کھٹکے سے وہ اٹھا پر اپنی جگہ سے نہی اٹھا۔وہ میڈسن دے کہ چلی گئ۔وہ مسلسل ٹکٹکی باندھے اسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔

" تھوڑی دیر بعد اسکی ماں کمرے میں آئیں۔ایڈی چلو گھر چلیں فریش ہو کہ آ جانا تم روز کا زخم پہلے سے ٹھیک ہے پر ڈسچارج نہی کیا۔۔۔ .

وہ اپنی دھن میں بولے جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ چلو بچے گھر چلو تھوڑی دیر سو کر فریش ہو جاؤ۔۔وہ اپنے لہجے میں بہت فکر سموئے بول رہی تھی۔۔۔۔۔۔اس کے بچے کی حالت کسی ہارے ہوئے جواری کیطرح تھی جو سب لوٹا کے خالی دامن بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔ دیکھ دیکھ کہ جی کڑاہ رہی تھیں۔۔۔۔۔

آپ جائیں۔

ایڈی۔۔۔۔۔جائیں یہاں سے آپ

مجھے کہیں نہی جانا دونوں آنکھیں فل کھولے وہ بول رہا تھا۔وہ ایڈی کے غصے سے واقف تھیں۔۔۔۔۔لال سرخ آنکھیں اسے خوف میں مبتلا کر گئیں۔۔۔۔۔وہ چپ چاپ باہر چلی گئیں۔

سب گھر چلے گ ئے رچرڈ اور ایڈی ہوسپٹل میں ہی تھے۔رچرڈ ایڈی کی حالت دیکھ کہ خود کو کوس رہے تھے۔۔۔۔۔وہ مسلسل اسکے پاس اسکا ہاتھ پکڑے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسے اپنی بیٹی کے جزبات کو وہ سمجھ نہی پائے اکدفعہ بھی اپنی بیٹی سے نہی پوچھا بس ریٹا کو ہاں بول دیا۔پھول سی بچی کیسے کانٹوں کی سیج پہ لٹادی میں نے۔انکی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

۔ایڈی انہے روتا دیکھ کہ انکے قدموں میں آ کے بیٹھ گیا۔۔۔۔وہ بھی اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگے۔۔۔۔۔بڑے پاپا آپ ایکدن بھی میری روز کا خیال نہی رکھ پائے۔۔۔۔۔وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

وہ کچھ بھی نہ بول سکے۔۔۔۔۔کیا بولتے کے بہن کے پیار میں بیٹی کو بسترِ مرگ پر لٹا دیا۔۔۔وہ رونے لگے۔۔۔۔ایڈی میری بچی۔۔۔۔۔۔۔

ایڈی دونہ آواز وہ تمہاری بات مانتی ہے۔۔۔۔۔مجھ سے تو ناراض ہے بولا ؤنہ اسے پلیز ایڈی وہ التجا کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر ہمت جمع کر کے وہ بولے "ایڈی تم مجھے بہت پیارے ہو۔دو ہی تو بچے ہیں میرے اور دونوں ہی کس حالت میں ہیں ایڈی میرا دل کٹا جا رہا ہے۔ تمیں دیکھ دیکھ کہ۔۔۔۔۔اپنا خیال رکھو۔۔۔۔ایسے تو پریشان نہی کرتے نہ۔۔۔۔۔

اگر روز کو ہوش آ گئی تو اس حالت میں تمیں دیکھ کہ کتنا برا لگے گا اسے۔"

اور کسی کے لئے نہی تو اپنی روز کے لئے ہی سہی فریش ہو کہ آؤ اور کچھ کھا پی لو۔اپنا حلیہ ٹھیک کرو شاباش۔۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اچھابڑے پاپامیں جاؤن گا گھر ابھی مجھے ادھر ہی رہنے دیں پلیز۔اسکی لجاجت بھری بات انکے دل کو لگی ٹھیک ہے آپ ابھی رک جاؤ پر ایک شرط پہ آپ کھانا کھاؤ گے۔جی بڑے پاپا۔۔۔۔۔

😔😔😔😔😔😔😔😔😔

"دیکھا بستر مرگ پر لیٹ کر بھی وہ تم پہ بھاری ہے مجال ہے تمہارا بیٹا ٹس سے مس ہوا ہو"

"پتہ نہی کیا جادو کرتی ہے ماں بھی ایسی تھی بیٹی بھی۔"

"اب بھلا دیکھو اتنے پیار سے بیاہ کے لیکر گیا میرا بچہ جاتے ہی طلاق لے لی اور پتہ نہی کیا بکا ہو گا کہ اسنے گولی ماردی۔"

"اور کیا اتنی مشکل سے اس چڑیل کی شادی کروائی کہ میرے بچے کی جان چھوڑ دے کلموہی مر ہی جاتی ماں کیطرح۔"ابھی بھی جان نئ چھوڑی۔۔۔۔۔

"اپنی بکو اس بند رکھو تم دونوں اس پھول سی بچی نہ کیا بگھاڑا ہے تم لوگوں کا اپنے کیۓ گناہوں پر پردہ ڈالنے کے لیۓ اس معصوم کو قصوروار ٹھہرا رہی ہو بھول گئ تم لوگ بھابی کتنا خیال رکھتی تھی جب تم دونوں کے گھر بچے ہونے والے تھے۔۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ایڈی کو پالنے والی وہ ہیں تمہارے تو ڈنر اور پارٹیز ہی ختم نہی ہوتی تھی اور تم ریٹا جسے ماں کی کمی بھی کبھی محسوس نہی ہونے دی تم لوگوں کو شرم بھی نہی آتی وہ تو بیچاری زندگی موت کے ہاتھوں کھیل رہی ہے پر سدھر جاؤ اگر ایڈی نے سن لیا یہ سب تو بھول جائے گا کہ ماں ہو اسکی"

اور تم اپنے بیٹے کی خیر مناؤ اگر اسے کچھ ہو گیا تو تمہاری جان نئ چھوڑیں جدھر بھی تمہارا بیٹا ڈھونڈ کے نکالیں گے۔۔۔۔۔دعا کرو ورنہ تمہارے بیٹے کو کوئی پھانسی سے نہی بچا سکتا۔۔۔۔۔۔

اور تم یاد رکھنا اپنی بیوی کیطرف انگلی کرتے ہوئے وہ بولا "اگر آج کے بعد روزی کے لئے کوئی غلط محاوراسنانہ تمہارے منہ سے تو ایک منٹ بھی نہی لگاؤں گا ڈیورس دینے میں یہ بات اچھے سے زہن میں بٹھالو"

وہ منہ کھولے حیرانگی سے اپنے شوہر کی باتیں سن رہی تھی۔جو شوہر ہمیشہ اسکی بات مانتا تھا آج اسکے خلاف بول رہا تھا۔وہ اتنا بول کے اپنے کمرے میں چلا گیا۔وہ پریشان ہو کہ ادھر ہی صوفوں پہ بیٹھ گئیں

😱😱😱😱😱😱😱😱

"آپ انکو پسند کرتے ہیں"

۔سسٹر دو دن سے اسے مسلسل اسکے پاس مجنوں کی طرح بیٹھے دیکھ رہی تھی۔

پسند۔۔۔۔۔وہ اسکی طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔

صرف پسند کہنے سے میرے عشق کی توہین ہو گی۔۔۔۔

"نہی یہ میری پسند نہی ہے یہ تو جان ہے میری۔"

انسان پسند کیچیز سے تو دستبر دار ہو سکتا ہے۔۔۔۔ پر جان سے کیسے دستبر دار ہو۔۔۔۔۔ ایسا کرنے پر روح کی موت ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

اچھا جی۔ رچرڈ کے کہنے پر ایک نرس کو مکمل طور پر روز کے لئے لگا دیا گیا تھا۔ وہی اب ایڈی سے باتوں میں مصروف تھی۔۔۔۔۔۔۔

"سسٹر میری ڈول ٹھیک تو ہو جائے گی نہ۔۔۔۔۔۔ وہ بڑی آمید سے اسے دیکھ رہا تھا.۔۔۔۔ ہاں کیوں نہی اپنے پیار پہ بھروسہ رکھو ہمیشہ سچے پیار کی جیت ہوتی ہے"۔۔۔۔۔۔

"۔ اسے ایڈی پہ ترس آرہا تھا۔۔۔۔۔۔ اسلئے بات بدلتے ہوئے بولے۔۔۔۔۔ کیسے پیار ہوا۔

ایڈی کو اسکا نرم لہجہ سکون دے رہا تھا۔ اسلئے وہ اسے اپنے اور روز کے بارے میں بتانے لگا "پیار وہ سوچتے ہوئے بولا۔ پتہ نہی کب کیسے کیوں؟؟

پر جب مجھے عقل آئی تب میں عقل سے بیگانہ ہو چکا تھا" انٹرسٹنگ؟؟

اپکو پتہ ہے پر اپکو کیسے پتہ ہو گا میں بتاتا ہوں

🙂🙂🙂🙂🙂🙂🙂🙂🙂🙂🙂🙂

تقریبا بیس سال پہلے شاہین ولا میں ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں تھیں کیوں کہ یہاں کہ بڑے بیٹے کے ہاں شادی کے پورے دس سال بعد ایک خوبصورت روئی کے گالوں والی گڑیا پیدا ہوئی جو بہت زیادہ خوبصورت تھی۔۔۔۔۔

ہر کوئی بہت خوش تھا اور سب سے زیادہ خوش ایڈی تھا جسے کھیلنے کے لئے ایک خوبصورت پیاری سی ڈول مل گئی۔۔۔۔۔۔۔

جو ہستی تھی تو گالوں پہ گڑھے پڑھتے تھے۔۔۔۔۔اور ایڈی اسکی ہسی میں کھو جاتا۔۔۔پھر سب بھول جاتا تھا ایڈی۔۔۔۔۔بڑی بڑی خوبصورت ہرن جیسی آنکھیں جب دیکھتی تھی تو اندر تک کا حال جاننے کا ہنر رکھتی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔وہ ہر وقت ہی روز سے چمٹا رہتا۔اپنی سکول کی چھوٹی چھوٹی باتیں روز سے کرتا اپنے ننھے ننھے ہاتھوں میں اسکے ہاتھ لیکر اس سے چھوٹے چھوٹے گلے کرتا جسے دیکھ کر روز کی ماں بہت خوش ہوتی۔۔۔۔تھی۔۔۔۔۔۔

اسکی ہر صبح روز سے شروع ہوتی۔۔۔جب بھی وہ صبح بیدار سب سے پہلے روز کو دیکھتا۔۔۔۔۔روز کو چھوٹی سی چوٹ لگ جاتی تو رائی کا پہاڑ بنا دیتا۔۔۔۔اگر وہ اسکے بغیر نہی رہ پاتا تھا۔۔۔۔۔۔تو روز کی حالت بھی کچھ مختلف نہ تھی۔۔۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ایک دفعہ روز کی ماں سے چھٹیوں میں اپنے مائکے لے گی۔۔۔۔۔۔انکا ارادہ کافی دن رہنے کا تھا۔۔۔۔۔۔پر روز کو رو رو کے بخار ہو گیا۔۔۔۔۔۔پہلے تو انوں نے خاص نوٹ نہی کیا پھر ڈاکٹر نے بولا آپکی بچی کسی کے ساتھ بہت اٹیچ ہے اسیلۓ ایسا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔

اور پھر یہ بات سچ ثابت جب روز گھر آگئ۔۔وہ بلکل ٹھیک ہو گی۔۔۔۔۔۔

جب بھی روز کو کچھ ہوتا۔۔۔۔۔وہ زمین آسمان ایک کر دیتا۔۔۔۔۔۔

پر اس وقت وہ بہت فکر مند ہوںئ۔

جب روبن نے روز کے بارے میں بولا کہ یہ گندی ڈول ہے۔ ہر وقت روتی رہتی ہے۔۔۔۔۔۔

ایڈی اس وقت جوس پی رہا تھا پورے کا پورا جوس کا گلاس روبن کے اوپر انڈیل دیا۔وہ غصے سے پیر پٹختا چلا گیا۔

"ایڈی بہت برا کیا آپ نے ایسے بھی کوئی کرتا ہے"

"پر اسنے بھی تو میری ڈول کو برا بولا"

مجھ سے برداشت نہی ہوتا کوئی روز کو کچھ بولے بہت غصہ آتا ہے مجھے۔۔۔۔۔دل کرتا ہے جان لے لوں اسکی۔۔۔۔۔

'ایڈی بیٹا ضروری نہی ہر چیز ہر انسان کو اچھی لگے۔کچھ چیزیں برداشت کرنا پڑتی ہیں"

"تائی موم پلیز میں روز کے بارے میں کوئی چھوٹی سی بھی بات برداشت نہی کر سکتا"

"تائی موم اسکی برتھ ڈے آرہی ہے نہ جی بیٹا آپ کو کیسے اتنا کچھ یاد رہ جاتا ہے"

وہ میری ڈول ہے میں نہی یاد رکھوں گا تو کون رکھے گا؟ وہ ایڈی کا کریز دیکھ کہ پریشان ہو جاتی تھی۔۔۔۔۔

🙂🙂🙂🙂🙂🙂

پاپا آپ نے پولیس کو کال کی۔ آپ کے بڑے پاپا نے منع کر دیا ہے۔۔۔۔وہ کہتے ہیں کہ انکی روز ٹھیک ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر سے آپ کو اسکی ماں نے بلیک میل کیا ہے نہ پر یاد رکھنا پاپا میں اسے نہیٔ چھوڑوں بدتر موت دونگا اسے۔۔۔۔۔۔

۔اسنے میری معصوم ڈول کے ساتھ بہت غلط کیا موت مانگے گا پر اسے ملے گی نہی۔پاتال سے بھی ڈھونڈ کے لیۓ آؤنگا۔۔۔۔۔۔

اپنے بیٹے کی آنکھوں میں اترتا لہو دیکھ کر انکا دل بھی اندر سے دہل گیا۔وہ بس چپ چاپ اسکی طرف دیکھتے رہے۔۔۔۔انکو ہمیشہ سے ہی ایڈی کا جنون پریشان کر دیتا تھا۔۔۔۔۔

۔😷😷😷😷😬😬😬😬

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ارے ایڈی آپ گھر نہی گ ۓ ابھی اٹھ ۓ فریش ہو کہ آ ئے آپ کی روز اٹھیں گی تو ایسا حلیہ دیکھ کہ ڈپریس ہو جائیں گی۔"

سسٹر میری روز کے ساتھ ساتھ اسکا بھی خیال رکھتیں تھیں انہیں چھے فٹ لمبے غصیلے لڑکے میں ایک چھوٹا سا معصوم بچہ نظر آتا تھا جو اپنے پیار کے ل ۓ ہر حد پار کر دینے کے ل ۓ ہر وقت تیار رہتا تھا۔۔۔۔۔۔

چلیں اٹھیں بھی ابھی آپ نے پھر مجھے آگے بھی بہت کچھ بتانا ہے۔ اپنے اور روز کے بارے میں۔۔۔۔۔

جی سسٹر اسکا اٹھنے کا کوئی موڈ نہی تھا پر اپنا حلیہ دیکھ کہ وہ بھی سوچ میں پڑھ گیا کہ روز کو رف ٹف ایڈی نہی پسند تھا وہ اٹھ کہ جانے لگا۔ تو بڑی عقیدت سے روز کا ہاتھ اٹھا کہ چوما اور آنکھوں کے ساتھ لگایا پھر اسکی پیشانی پر آئے بال ہٹا دیۓ۔

"پلیز خیال رکھیے گا میری روز کا"

بے فکر ہو کہ جاؤ۔ وہ باہر کو نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

😑😑😑😑😑😑😑😑😑😑😑😑😑😑😑😑😑😑😑😑😑😑

آگ ۓ ایڈی ریٹا نے ایڈی کو پکارا جی۔ ادھر آؤ

بول ئے وہ جانا تو نہی چاہ رہا تھا پر بڑے پاپا کو دیکھ کہ رک گیا۔ دروازے سے داخل ہوتے ہے سٹنگ ایریا تھا جس میں بہت خوبصورتی سے صوفوں کو سجایا گیا تھا سامنے دیوار پر بہت بڑی LED لگی تھی۔ اوپر چھت پر آویزاں فانوس سے نکلتی روشنیاں کمال لگ رہ تھیں۔ پر اسکا دل اجڑ چکا تھا پر اسکے لئے یہ روشنیاں معنی ہی نہی رکھتی تھیں۔۔۔ کیوں کہ اسکی زندگی کی روشنی تو ہسپتال کے بیڈ پہ بے نور ہوئے لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

جب وہ قریب نہی آیا تو وہ خود چلتے ہوئے اسکے پاس چلی گئیں۔۔۔۔ ارے تم میرے بچے ہو۔

وہ بھی تو بچی تھی اپکی۔۔۔ وہ فورا بولا۔۔۔

ارے میں نے کب کہا پر جو اسکی قسمت تھی ہو گیا اسکے ساتھ اب تم کیا ساری زندگی اس آدھ موئے جسم کے ساتھ چمٹے رہو گے۔۔۔۔۔۔

یہ تو میں تب پوچھوں گا جب روبن کی جان پہ بن آئی تو آپ کیسے قسمت کی ستم ظریفی کہہ کہ صبر کرتی ہیں۔۔۔۔۔

اورہاں کتنی خود غرض ہو آپ یہ بات تب بولنا جب اٗپ کے بیٹے کو ڈھونڈ کہ میں اسکی وہ حالت کروں گا جسکا وہ حقدار ہے۔۔۔۔۔۔

جانتا ہوں آپ رابطے میں ہو بتا دینا اسے۔اور ہاں یہ فضول کے کام چھوڑ کے دعا کریں وہ میرے سامنے نہ آئے ورنہ عدالت میں جانے کی بھی مہلت نہی دونگا

ریٹا اسکی باتیں سن کے دھواں دھواں ہو گئ۔۔۔۔۔

😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😬😤😤

اپنے کمرے میں جا کہ وہ فریش ہو کہ لیٹ گیا۔اپنے کمرے کی حالت دیکھی اور سوچنے لگا۔کہ آ اگر وہ یہاں ہوتی تو فورا صفائی میں جت جاتی۔۔۔۔۔۔

اسے اسکا صفائی کرنا یاد آ گیا۔۔۔ارے ایڈی کمرے کی حالت دیکھو کیا دیکھوں صفائی نہی کروا سکتے تم ۔۔۔یہ دیکھو کتنی دھول جمی ہے۔۔۔۔۔سب چیزوں پہ

اگر میرے دل میں خیال نہی آتا تو توبہ یہ کپڑے دیکھو خدایا ابھی بھی بچہ ہے وہ شرمندگی سے اسکے پیچھے چکر کاٹ رہا تھا وہ میکانکی انداز میں پھیلاوا سمیٹ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

سارے کپڑے اٹھا کے نوکرانی کو دے۔یہ لو باجی دھونے والے مشین میں ڈال دو باقی کو استری مار دینا۔اور بعد میں اکے پردے بھی لے جانا۔۔۔۔۔وہ نوکرانی کو بتاتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

پردے اتار کہ دوسرے پردے لگا کہ فارغ ہوئی بیڈ کی چادر بدل کہ ہلکے آسمانی کلر کی پھول دار چادر ڈالی جالے اتار دیئے۔

سفیدی مائل کمرے جہازی سائز بیڈ پر آسمانی چادر ایک الگ ہی آنکھوں کو ٹھنڈک دینے والا منظر پیش کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔

شکر ہے اب بیٹھنے کے قابل ہوا کمرہ۔۔۔ابھی وہ کافی تھک چکی تھی اسی لئے بیڈ کے اوپر ہی آڑھی ترچھی ہو کہ لیٹ گی۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی ایڈی کھانے کی ٹرے لے کہ داخل ہوا اسے شرارت سوجھی۔اسنے جلدی سے آنکھیں بند کر لیں۔ایڈی کھانا میز پر رکھ کہ بیڈ کے پاس پہنچ گیا۔۔۔۔۔۔

"ڈول۔فیری ہیلو۔اٹھو بھی۔اوئے۔"۔۔۔وہ مسلسل آوازیں دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔اسکے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی۔۔۔۔۔۔اسنے میز پہ رکھ دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے بازو سے پکڑ کے جنھجوڑا پر وہ ہلی نہی ایڈی کی ٹانگوں سے جان نکل گئ.۔۔۔۔۔۔اسکا سر لڑھک گیا۔۔۔۔۔۔۔

۔وہ بھاگ کے بیڈ پہ بیٹھا اسکی پلز چیک کی اسے کچھ سمجھ نہی آ رہی تھی کہ کیا کرے۔پلز تو نارمل تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

روز پلیز اٹھو میں مر جاؤں گا کیا ہوا تمیں وہ مسلسل رو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"اچانک ہی روزی کے گال پہ آنسو گرے۔۔۔۔۔وہ اسکے دلوالی جگہ سر رکھ کے رونے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے دل کو کچھ ہوا اسکی تڑپ دیکھ کے وہ جلدی سے اٹھی۔۔۔۔۔۔۔ارے آپ تو رونے ہی لگ گئے میں نے تو مزاق کیا تھا۔"

ایڈی کچھ نہی بولا آنسو صاف کرتا غصے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔روزی نے بھاگ کر پیچھے جانے کی بہت کوشش کی پر وہ نکل گیا تھا۔وہ اپنے پورشن میں آہ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسے اب محسوس ہو رہا تھا کہ اسنے غلط کیا ایڈی کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسلسل ٹیرس پہ ٹہل رہی تھی۔۔۔نظریں سامنے گیٹ پر تھیں پر صبح سے شام ہو گئی وہ واپس نہی آیا۔۔۔۔۔۔وہ بھی بغیر کھائے پیئے وہیں پر اسکا انتظار کرتی رہی۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسے بار بار کال کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔پر اس ظالم نے فون ہی بند کر رکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔پھر بھی پاگلوں کیطرح فون کیئے جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔کھانا پانی کچھ بھی نہی کھایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب تو اسے رونا آ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ تھک کے ادھر ٹیرس پر انتظار کرتی کرتی وہیں بیٹھی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے سو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

روز روز۔۔۔بچے آپ ادھر ٹیرس پہ کیا کر رہی ہیں۔۔۔۔۔۔اسکے بابا نے روز کی ماں کے مرنے کے بعد ٹینا کو اسکی حفاظت کے لیے رکھا تھا۔۔۔ٹینا ایک سکول میں پڑھاتی تھی۔۔۔۔۔۔انہوں نے شادی نہی کی تھی۔۔۔۔۔۔پر روز کو وہ اپنی بیٹی سمجھتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ دو دن سے کہیں گئ ہوئی تھی آتے ہی روز کو ٹیرس پہ بیٹھے دیکھا تو ادھر ہی آ گئ۔۔۔۔۔۔

جب اسے ہلایا تو وہ اٹھی اور ٹینا کے گلے لگ کے رونے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔بہت پریشان ہیں آپ روز کیا ہوا۔ٹینا وہ ناراض ہو گیا ہے مجھ سے بات نہی کر رہا۔۔۔۔۔۔۔

میں کل سے کال کر رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔غصے میں نکل گیا ابھی تک واپس نہی آیا۔۔۔۔۔۔میں نے تو بس چھوٹا سا مزاق ہی کیا تھا نہ۔۔۔۔۔۔اتنا بھی کیا غصہ وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"ٹینا کو رچرڈ نے روز کی دیکھ بھال کے لیے رکھا تھا۔وہ روز سے بہت پیار کرتی تھی۔روز کی زندگی میں ماں کے بعد تین لوگ ہی اہم تھے ایک اسکا ڈیڈ دوسری ٹینا اور تیسرا ایڈی جو اسکا سب سے اچھا دوست تھا۔"

"جسکی ناراضگی وہ ایک پل برداشت نہی کر پاتی تھی۔جس دن اسکی جھلک نہی دیکھتی تھی دن کی شروعات ہی نہی ہوتی تھی۔"وہ بچپن سے ایکساتھ کھیلے سکول کھانا پینا سب ایکساتھ تھا۔۔۔ان

دونوں کو ایکدوسرے کی عادت لگ گئی تھی وہ ایکدوسرے کے دیکھتے نہی تھے تو بے چینی ہوتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"روز۔روز۔پلیز آپ رونا بند کرو نہ۔"

وہ اسکی گود میں سر رکھ کے مسلسل روئے جا رہی تھی۔ٹینا کا دل ڈوب رہا تھا۔۔۔۔چپ کرو نہ روز ایسے مت رؤ وہ آ جائے گا آپکے پاس۔۔۔۔۔۔

"آپ چپ کرو میں بات کرتی ھوں ایڈی سے۔وہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلا رہی تھی۔آپ بات کرو نہ وہ آپ کی بات سنے گا۔ہاں کرتی ہوں پہلے اٹھ کے فریش ہو جاؤ جلدی سے"۔جی۔میں جا رہی ہوں بس میں اسے لیکر ہی آوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسے کمرے میں بیڈ پہ لیٹا کہ باہر نکل گئی۔۔۔۔۔۔۔بہت فون کئے ایڈی کو پر وہ فون ریسیو ہی نہی کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔پھر اسے چرچ سے فون آ گیا"

تو وہ دیکھنے آئی۔۔۔۔۔۔اسے لگا روز سو گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔لائٹ آف ہونے کی وجہ سے وہ اسے سوتا ہوا سمجھ کہ چلی گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ سوچ کہ کہ جلدی واپس آ جاوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔

۔کل سے ایڈی کا کوئی میسج یا کال نہی آئی تھی۔اور کل سے ہی روز کی جاں پہ بنی تھی کھانا تو دور کی بات تھی اسنے ایک گھونٹ پانی تک نہی پیا تھا۔یہی وجہ تھی کہ اسکا جسم بخار میں تپ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اور وہ بے سدھ لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔بخار میں چین نہی تھا اسے۔۔۔۔۔۔فون اٹھا کے اسے فون کیا۔۔۔۔۔اور اس نے اٹھالیا۔۔۔۔۔۔۔

"بڑی مشکل سے ایڈی نے کال اٹھائی تو وہ بنا رکے بولے گئی۔ایڈی آئی ایم سوری معاف کردو مجھے میں آئیندہ سے تمیں کبھی تنگ نہی کروں گی پلیز مجھ سے بات کرو پلیز ایڈی بولو بھی پلیز۔رونے کیوجہ سے آواز بہت بھاری تھی۔۔۔اسنے رونا شروع کردیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کال چلتی رہی دونوں طرف بلکل خاموشی تھی پر وہ جانتا تھا کہ وہ مسلسل روئے جارہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسے غصہ آرہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک تو خود اسکے ساتھ ایسا مزاق کیا۔۔۔اوپر سے روئے جارہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اٹھا اور اسکے کمرے کیطرف چل پڑا۔۔۔۔۔کال چل رہی۔۔۔۔وہ اسکی سسکیاں سن رہا تھا۔۔۔۔۔اسے روز پہ بہت غصہ تھا۔۔۔۔۔

پر زیادہ دیر وہ اس سے ناراض نہی رہ سکتا تھا۔۔۔۔۔۔اسنے آکر دروازہ کھولا تو وہ بھاگ کے بچوں کیطرح اسے چمٹ کے رونے لگی۔اسکا غصہ بھی آہستہ آہستہ اسکے آنسوؤں کے ساتھ بہہ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

۔وہ اسے چپ کروانے لگا۔اسنے نوٹ کیا کہ اسکی پلز سلو چل رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔اور پیشانی بھی تپ رہی تھی۔۔۔۔۔تم نے کچھ نہی کھایا نہ۔اسنے منہ نیچے کر لیا۔۔۔اور یہ بخار کب سے ہے۔۔۔۔وہ کچھ نہی بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہاری یہی حرکتیں مجھے غصہ دلاتی ہیں۔۔۔۔۔۔بیٹھو ادھر میں کچھ کھانے کو لیکر آتا ہوں۔۔۔۔اسے بٹھا کہ وہ کچن میں گیا۔۔۔۔۔۔۔۔ٹوسٹ کے ساتھ فرائی ایگ اور جوس لیکر آیا۔اسے کھلا کر بخار کی میڈسن دی۔اور جب تک بخار اترا نہی وہ اسکے پاس ہی بیٹھا رہا۔۔۔ اسکا سر دھیرے دھیرے دباتا رہا۔۔۔۔۔۔۔۔بیہوشی میں بھی وہ صرف اسکا نام ہی پکار رہی تھی

"ایڈی پلیز مت جاؤ ایڈی ناراض مت ہو بات کرو مجھ سے"

اسکی بیہوشی میں کی گیں باتیں سن کے وہ شرم سے پانی ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔اسے خود پہ غصہ آرہا تھا ہمیشہ اپنی جنونیت میں وہ اسکے لیے اسی سے ناراض ہو جاتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے آنکھیں کھولیں تو سارا منظر ہی غائب ہو گیا۔بس تھا تو آنکھ میں آنسو

"روز اسنے اپنے وئلٹ سے فوٹو نکالی۔تم اٹھ جاؤ مجھے تم سے بہت باتیں کرنی ہیں۔پلیز کم بیک روز۔اسکی آنکھوں کی پشت گیلی ہو گئی تھی۔"۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اٹھ کہ روز کے کمرے میں چلا گیا۔اور اسکے کمرے میں اسکی خوشبو اپنے اندر اتارتے کب سو گیا پتہ ہی نہ چلا۔۔۔۔۔۔۔

😩😩😩😩😩😩😩😩😩😩😩😩😩😩😩😩

"دیکھا آپ نے آپ کا بیٹا کتنے دن ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔اس بلا کو اس گھر سے دفعان ہوئے پر مجال ہے اس منحوس نے اس کا پیچھا چھوڑا ہو۔"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"پتہ نہی یہ بلا کب جان چھوڑے گی اسکی ماں تو مر گئی یہ بھی ختم ہو جائے تو جان چھوٹے۔"

اکلوتا بچہ میرا ابن باپ کے پلا۔۔۔۔۔۔اس کلموہی کی وجہ سے پتہ نہی کہاں کہاں دھکے کھا رہا ہے۔۔۔۔۔۔ماں کے پیار سے بھی دور کر دیا۔۔۔۔۔۔

"روبن کا کچھ پتہ چلا۔"

"کہاں بھابی مجھے پتہ ہوتا تو کبھی رشتہ نہی مانگتی پتہ نہی ایسا کیا بولا کہ میرا بچہ پاگل ہو کہ گولی چلانے پہ مجبور ہو گیا۔"۔۔۔۔۔۔

کتنے لاڈ سے بیاہ کر لے گئ تھی۔۔۔۔۔کیا پتہ تھا اپنی خوشیاں بھی اجڑ جائیں گی۔۔۔۔وہ روتے ہوئے اپنے دل کا زہر نکال رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اب دعا کرو کہ مر جائے جان تو چھوٹے۔ان کی باتیں سن کے ٹینہ کو بہت افسوس ہوا۔۔۔۔۔۔اے چچی بھائی صاب کو بتائے گی جو ٹکر ٹکر دیکھ رہی ہو چل جا اپنا کام کر۔ چھپ چھپ کے باتیں سنتی ہے۔ٹینہ چپ چاپ ادھر سے چلی گئ

۔😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳

روبن۔۔۔۔۔جی موم۔۔۔۔۔۔کیسے ہو میرے بچے۔۔۔۔۔ہائے کتنا کمزور ہو گیا ہے میرا بچہ۔وہ اسکا زرد پڑتا رنگ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ کہاں اسکا شاندار وجاہت رکھنے والا بچہ اور کہاں آج زرد پڑتا۔۔۔اپنے بیٹے کو ایسے دیکھے اسکا دل کٹ کے رہ گیا۔۔۔۔۔۔

وہ جو اپنی کسی دوست کے گھر میں رکا ہوا تھا۔۔۔ماں کے گلے لگا آجاؤ موم اندر وہ بھی اسکے ساتھ اس گھر کے اندر چلی گئ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جو گھر سے نکلا تھا ائیر پورٹ کے ل ئے۔۔۔۔۔پر فلائیٹ نہی ملی وہ ہوٹل میں رک گیا۔۔۔۔۔ آرام سے سو گیا۔۔۔۔۔۔فون کی رنگ پہ آنکھ کھلی تو فون اٹھایا۔۔۔ کیا یار صبح صبح نیند خراب کر دی۔۔۔۔۔۔

ابے سالے تجھے نیند کی پڑی ہے اٹھ کہ ٹیوی دیکھ۔۔۔۔۔۔ جلدی کر۔۔۔۔۔وہ جلدی سے اٹھا ٹیوی آن کیا۔۔۔۔۔۔تو مسلسل خبر چل رہی تھی مشہور بزنس مین رچرڈ کو اسکے اپنے ہی بھانجے نے شادی کی پہلی رات ہی گولی چلادی۔۔۔۔لڑکی ہسپتال میں گنی چنی سانسیں لے رہی تھی۔۔۔۔۔۔

پولیس ہر جگہ مجرم کی تلاش میں ہے۔۔۔۔۔۔مجرم کی تصویر کے ساتھ فون نمبر لکھا تھا

۔۔۔۔۔۔جس کے دماغ میں فوراکلک ہوا۔۔۔۔۔۔۔

وہ بنا آوٹ کیے ہوٹل سے خالی ہاتھ نکل گیا۔۔۔۔۔۔اسے ہوش ہی نہ رہا پاسپورٹ اور ضروری کاغزات بھی وہیں چھوڑ دے۔۔۔۔۔جلدی سے دوست کے پاس آیا دوست نے اپنا گھر دے دیا۔۔۔۔۔پر کاغزات نہ لا کے دے سکا کیونکہ وہاں بہت سیکورٹی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اور تب سے روبن ادھر چھپا تھا پولیس ہر جگہ اسے تلاش کر رہی تھی۔۔۔۔۔اب اسکی ماں بھی چھپتے چھپاتے اسے ادھر ہی ملنے آئی تھی۔۔۔۔۔۔

۔گھر کی خستہ حالی دیکھ کے اسکا دل ڈوبا۔میں مر جاؤں ایسے گھر میں میرے بچے کو رکنا پڑھ رہا ہے۔دو کمروں کا چھوٹا سا مکان تھا فرش جگہ جگہ سے اکھڑا ہوا تھا مکان کی چھت بھی خراب حالت میں تھی۔صحن کے نام پہ تھوڑی سی جگہ تھی۔وہ اندر جا کہ بیٹھی۔۔۔۔۔۔شروع ہوتے ہی گھر ختم ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ہائے میرا پرنس کیسے رہتا ہو گا یہاں بیڑا غرق ہو گا اس کلموہی کا مرگ بستر پہ پڑھی ہے پر چین سے جینے نہی دے رہی میرے بچے کو"

یہ لو کھالو میں تمہارے ل ئے چکن پاستہ بنا کے لائی ہوں میرے چاند کا حلیہ کیسا بنا دیا کچھ دنوں میں اسکی شیو اور سر کے بال بڑھ چکے تھے ماتھے پر بکھرے بال ویرانگی ظاہر کر رہے تھے۔ چہرے پر سکون کی ایک رمک بھی باقی نہی تھی۔ اماں تمیں کسی نے دیکھا تو نہی یہاں آتے ہوئے۔۔۔۔۔

وہ کھاتے ہوئے بولا۔۔۔۔وہ بنا رکھے جلدی جلدی لقمے کھا رہا تھا جیسے عرصہ دراز ہوا کوئی ڈھنگ کی چیز نہ کھائی ہو۔۔۔۔۔

تمہارا بھتیجا ہاتھ دھو کہ پیچھے پڑھا ہے میرے دو دفعہ اسکے ہاتھ آتے آتے بچا ہوں۔ نہی نہی کسی کو کچھ پتہ نہی چلے گا۔ تم سکون سے یہ کھاؤ۔۔۔۔وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

ورنہ ایڈیم کے غصے سے خود اسے بھی بہت ڈر لگ رہا تھا۔۔۔وہ سر توڑ محنت کر رہا تھا روبن کو ڈھونڈنے کی۔۔۔۔۔۔ریٹا کا بھی پیچھا کیا جا رہا تھا۔۔۔۔۔ابھی بھی شاپنگ مال میں چینج کر کے وہ نکلی تھی تا کہ کسی کو شک نہ ہو۔۔۔۔۔۔

تُو بہت روکے گی لیکن میں جُدا ہو جاؤں گا

زندگی، اک روز میں تجھ سے خفا ہو جاؤں گا

آخری سیڑھی پہ جا کر تُو پکارے گی مجھے
اور میں نیچے کھڑا تری صدا ہو جاؤں گا
تُو مصلے پر مری نیت تو باندھے گی، مگر
میں نمازِ عشق ہُوں تجھ سے قضا ہو جاؤں گا
چاہتوں کے دائرے میں آؤ دوڑیں ایک ساتھ
تُو نے مجھ کو چُھو لیا تو میں ترا ہو جاؤں گا
خود کو اک دن بانٹ دوں گا دشمنوں کے درمیاں
کم سے کم قیدِ اَنا سے تو رہا ہو جاؤں گا
سانپ اور سیڑھی کے اُلجھے کھیل میں اک روز میں
درمیانی مرحلے میں لاپتا ہو جاؤں گا
میں جسے کرتا رہا اپنی دعاؤں میں شمار
کیا خبر تھی میں اُسی کی بد دعا ہو جاؤں گا
بے وفائی کا دیا اس نے حسن طعنہ مجھے
اور اب میں احتجاجاََ بے وفا ہو جاؤں گا

وہ اسکے پاس بیٹھا اسکا ہاتھ پکڑے بول رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔یار روز مانا کہ میں نے تم سے بہت نخرے اٹھوائے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

تمہاری کوئی بات جلدی نہی مانتا تھا۔۔۔۔۔۔۔ضد کرتا تھا پر یہ مطلب تو نہی کہ اب تم روٹھ کے بیٹھ جاؤ۔۔۔۔۔۔۔

ہائے بیوٹی مجھے منانا کہاں آتا ہے۔۔۔۔تم جانتی تو ہو تمہارا ایڈی تھوڑا پاگل بلکہ نہی پورا پاگل ہے تمہارے لیے۔۔۔۔۔تم چپ ہوتی ہو تو سب ویران لگتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

ایسے لگتا ہے یہ پوری دنیا قبرستان ہے۔۔۔اور میں تنہا کھڑا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بہت خوف آتا ہے یار اس تنہائی سے۔۔۔ہے بیوٹی۔۔۔۔اٹھ جاؤنہ۔۔۔اسکی آنکھ سے آنسو تواتر گر رہے تھے۔۔۔جو اسکے ہاتھ پہ گرتے تھے پر محسوس دل کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔اسی لیے تو اسکی آنکھ سے ایک آنسو گرا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ روز صبح اٹھتا ایک نئی امید کے ساتھ دل سے تیار ہوتا اسکی پسند کی پرفیوم لگاتا اس امید سے کہ آج وہ ضرور اٹھے گی۔۔۔ایڈی کو گلے لگائے گی۔۔۔۔۔۔

پھر اسکے پاس بیٹھے گھنٹوں باتیں کرنا اسکا معمول ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔روز مرہ کی چھوٹی چھوٹی باتیں اسے بتاتا تھا۔۔۔۔۔

اچھا ایڈی تم نے اُور نہی بتایا روز کے بارے میں۔۔۔۔۔وہ ہس دیا۔۔۔۔۔۔روز کا زکر اور اسکے ساتھ گزارے ہوئے لمحات دونوں ہی ان مول تھے اسکے ل ئے۔۔۔۔۔

ماضی۔۔۔۔۔

اپکو پتہ سب سے پہلے مجھے لگا کہ مجھے روز جان سے بھی پیاری تھی۔۔۔۔۔جب تائی موم اس دنیا سے چلی گئیں۔۔۔وہ بہت اُچھی تھیں۔۔۔۔۔

وہ کھوئے کھوئے سے انداز میں بول رہا تھا۔۔۔۔۔روز بہت روتی تھیں کھانا بھی نہیٔ کھاتی۔۔۔مما اور پھپھو اسکو فورس بھی نہیٔ کرتی تھیں۔۔۔۔وہ بہت بیمار ہو گئ سو کھ کہ کانٹا بن گئ۔۔۔۔

میں بوٗرڈنگ ہوتا تھا۔۔جب واپس آیا اسکیٔ حالت دیکھی تو جان نکلنے لگی۔۔۔ایسا لگ رہا تھا ریت کیطرح مٹھی سے پھسل رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔

جب اسکی یہ حالت دیکھی تو انکشاف ہوا کہ میں تو اسکے بغیر ایک منٹ نہی رہ سکتا۔۔۔۔تب بہت چھوٹا تھا۔۔۔۔اپنے احساس کا پتہ ہی نہ تھا۔۔۔۔۔پر میں نے اسے سنبھال لیا۔۔۔۔

اسمیں دوبارہ سے جینے کی اُمید ابھری اسکے بعد سکول کالج یونی کبھی اسے اکیلا نہی چھوڑا میں نے۔۔۔۔۔۔ہر جگہ پروٹیکٹ کیا اسے۔۔۔۔۔۔

اور آپکو پتہ ہے وہ پھر بھی نمبر لے جاتی تھی۔۔۔۔۔۔وہ مجھے مجھ سے زیادہ پیار کرتی تھی۔۔۔مزے کی بات بتاؤں۔۔۔۔۔۔۔۔

ایکدفعہ میں لڑکوں کے ساتھ ناردن ایریا گیا۔۔۔۔۔میں وہاں پر گر گیا۔۔۔۔پاؤں میں موچ آگئ۔۔۔۔۔میں نے کسی کو بھی نہی بتایا پر اسے پتہ چل گیا۔۔۔۔۔ کہتی ہے خواب دیکھا ایڈی تمیں موچ آئی ہے۔۔۔۔۔۔

اسے اکثر ہی پتہ چل جاتا تھا۔۔۔۔۔میں ابھی بھی سوچتا ہوں کے کیسے پر سمجھ ہی نہی اتی۔۔۔۔۔۔

میں اسکے لیۓ پاگل تھا۔۔۔۔۔میں ناراض ہوتا تھا تو خود کو نقصان پہنچاتا تھا۔۔۔۔۔۔پر وہ ہمیشہ کہتی تھی۔۔۔۔۔۔ایڈی جسدن میں ناراض ہو گئی نہ منانے کا موقع بھی نہی دونگی۔۔۔

۔

سسٹر بھی اسکی باتوں میں کھوئی بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔کہ دروازہ کھلا اور ڈاکٹر چیک اپ کے لیۓ آگیا۔۔۔۔وہ دونوں ہی اٹھ کے سائیڈ پہ ہو گۓ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔😢😢😃😃😢😢😢😢😢😢😢

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایڈی ایڈی۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ایڈی کو آوازیں دے رہی تھی ہائے میرا بچہ اٹھ گیا"۔۔۔۔۔۔ٹینہ بھاگتی ہوئی آئی شکر ہے خداوند کا "کتنا پریشان کر دیا تم نے "اسکی پیشانی چومتے ہوئے ٹینہ کی آنکھیں سفید موتیوں سے بھر گئیں۔۔۔۔۔۔

"روز تم نہی جانتی میں کتنی خوش ہوں آج"

تم میری جان ہو پل پل مرتی رہی۔ تمیں پتہ ہے تمہارے ل ئے میں خداوند سے بھی لڑ پڑی. تمیں پتہ ہے تمہارے پاپا بلکل اکیلے ہو گ ئے ہیں۔وہ نان سٹاپ بولے جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

میری!

تھوڑا توقف کے بعد بولی۔جی میرا بچہ۔ایڈی کیسا ہے۔پاگل ہے تمہارے پیچھے۔تمیں پتہ ہے گھنٹوں تمہارے پاس بیٹھا رہتا تھا۔۔۔۔۔

اسے تو کھانے پینے کا بھی ہوش نہی تھا۔۔۔۔۔۔تمہارے پاس ہی بیٹھا رہتا تھا۔۔ کہتا تھا ٹینہ میری روز بہت جلد ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔

۔۔اسنے روبن کے ساتھ تو کچھ نہی کیا نہ۔ نہی ابھی وہ غائب ہے ملا نہی۔ٹینہ اَج کیا تاریخ ہے آج نو ستمبر ہے تم چھ ماہ سے کوما میں ہو۔۔۔۔۔۔

ٹینہ۔۔۔۔۔۔۔

جی بچہ بولو۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹینہ اب میں بہت تھک گئی ہوں۔۔۔"

"۔ایڈی سے بھاگتے بھاگتے۔۔۔۔۔۔میں اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔"۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمیشہ کے لیئے اسکی ہونا چاہتی ہوں۔۔۔۔ٹینہ وہ شادی کرے گا نہ مجھ سے۔۔۔۔۔۔

ہاں ضرور کیوں نہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"جو زندگی کے دن بچے ہیں میں اسکے ساتھ سکون سے گزارنا چاہتی ہوں۔"میں ابھی ایڈی کو فون کرتی ہوں. نہی ٹینہ وہ آئے گا تو میں سرپرائز دوں گی وہ بہت خوش ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میری وجہ سے بہت اپ سیٹ ہوا ہے وہ۔۔۔۔۔۔۔۔اب اور نہی خوشی سے اسکا چہرہ تمتمارہا تھا۔۔۔

۔میرے بچے کو کسی کی نظر نہ لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خداوند خوش رکھے تمیں۔۔۔۔۔وہ اسکی پیشانی پہ بوسہ دیتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔

للی تم ؟۔۔۔۔۔۔۔وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اسکے بیڈ کے پاس آگئی۔۔۔۔۔۔۔ہائے روز کیسی ہو ؟

میں ٹھیک ہوں تم سناؤ۔روز۔۔۔۔۔۔۔۔وہ انگلیاں چٹخاتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔

مبارک ہو۔۔۔۔۔ تم ٹھیک ہو گئی ہو۔۔۔۔۔۔وہ کہنا کچھ اور چاہتی تھی پر کہہ کچھ اور رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ پریشان سی انگلیاں مروڑ رہی تھی۔۔۔۔ تم کچھ کہنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔۔روز نے اسکے لیے آسانی پیدا کر دی۔۔۔

وہ میں آج کچھ مانگنے آئی ہوں تم سے۔۔۔۔۔۔ تھوڑی خاموشی کے بعد وہ پھر بولی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں جانتی ہوں تمہاری جان بستی ہے اس میں پر میں کیا کروں میرے ساتھ بھی تو زیادتی ہوئی ہے نہ میں اس کے بچے کی ماں بننے والی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہہ کہ وہ نگاہیں جھکا گئی۔۔۔۔۔۔ پھر بولی بیشک وہ نشے میں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔پر جو ہوا اسے جھٹلایا نہی جا سکتا۔۔۔۔۔۔۔ ہر لفظ وہ ایسے ادا کر رہی تھی جیسے بہت بھاری بوجھ ہو دل پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں جانتی ہوں اس سے زیادہ میرا قصور ہے۔۔۔۔۔۔وہ تو ہوش میں نہی تھا۔۔۔۔۔۔پر میں تو جانتے بوجتے کہ یہ سب غلط ہے۔۔ پھر ہونے دیا سب۔۔۔۔۔۔۔

پہلے سوچا گرادوں بچہ کیا ساری زندگی بوجھ ڈھوتی پھروں گی۔۔۔۔۔۔۔پر پھر ضمیر کی آواز نے جنجھوڑ دیا۔۔۔۔

وہ بنا اسکی طرف دیکھے بولے جارہی تھی۔۔۔۔۔۔پر روزی کی شکل دھواں ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔میری ممتا نے مجھے مجبور کر دیا ہے۔۔۔۔۔

میں نہی کر سکتی۔۔۔۔میں اپنی غلطیوں کی سزا اس معصوم کو نہی دے سکتی۔۔۔۔۔۔۔اس بچے کا کیا قصور۔۔۔۔۔۔۔دنیا میں آنے سے پہلے ہی جسکا باپ اسکی سانسیں روکنے کو تلا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روتے ہوئے اس نے اس کے پاؤں پکڑ لیے وہ کہتا ہے آبوشن کرادو میں کیسے اپنی پہلی اولاد کا گلہ گھونٹ دوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں کیسے اس احساس کو ختم کر دوں۔۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر تب جب وہ میرے اندر سانسیں بھی لینے لگا ہے۔۔۔۔۔۔میں کیسے مار دوں اسے کیسے۔۔۔۔۔۔بتاؤ روز کیا غلطی ہے اس معصوم کی۔۔۔۔۔۔۔وہ مسلسل روئے جارہی تھی۔۔۔۔۔

ٹینہ روز کا سفید پڑتا چہرہ دیکھ کہ آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

۔دیکھو للی روز ٹھیک نہی ہے تم کیسے اتنی خود غرض ہو سکتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔اور ہاں ضروری نہی کہ تم سچ بول رہی ہو۔۔۔یہ جھوٹ بھی تو ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔

۔۔ نہی ٹینہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کو روز کی آواز ایسے لگی جیسے کسی گہرے کنویں سے آ رہی تھی۔۔۔۔۔ٹینہ کا دل کٹ کے رہ گیا تھا۔۔۔۔اسکی حالت دیکھ کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ خداوند ہمیشہ خوشیاں روز کے پاس لا کہ لے جاتا ہے۔۔۔۔للی اٹھو اوپر اٹھو روؤ نہی"

پلیز اگر تم سچ بول رہی ہو تو میں وعدہ کرتی ہوں کہ ایڈی تم سے ضرور شادی کرے گا" تم شادی کی تیاریاں کرو میں ڈیٹ کنفرم کر کے تمیں بتا دوں گی۔۔۔۔۔۔

شکریہ روز اپنی نم آنکھیں شرٹ کے بازؤ سے رگڑتے وہ شکر گزار نظروں سے تکتے ہوئے اٹھ کہ چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

روز پھیکی سی ہنسی ہس دی

روز تم کیسے۔"ٹینہ پلیز میں اپنی خوشی کے لیے کسی کی زندگی خراب نہی کر سکتی"

پر وہ نہی مانے گا۔۔۔۔۔۔۔۔

ماننا پڑیے گا اسے اس نے غلطی کی ہے وہ سزا کا حقدار ہے آپ پاپا کو فون کر کے بلاؤ مجھے ان سے ضروری بات کرنی ہے۔روز میں تم کو اب خود سے اور زیادتی نہی کرنے دوں گی۔میری پلیز جاؤ مجھے نیند آ رہی ہے کہتے ہی اس نے آنکھوں پہ بازو رکھ لیا وہ جانتی تھی اب گھنٹوں روؤئے گی۔افسوس کے مارے وہ باہر نکل آئی

😿😿😿😿😿😿😿😿😿😿

لو دیدی بچ گی۔وہ منحوس اب ضرور بہو بنے گی اپکی۔اور پھر ناچے گی ہمارے سروں پر۔چلو اٹھو ابھی ہسپتال بھی جانا ہے

😢😢😢😢😢😢😢

روز کیسی ہو ریٹا بناوٹی پیار دکھانے کے لئے آگے بڑھی وہ جانتی تھی اسکے ٹھیک ہونے کی کوئی خاص خوشی نہی ہے پر پھر بھی ایک بھرم تھا کہ پھپھو ہے پاس آگئی۔۔۔۔۔۔۔۔

۔ورنہ ایڈی کی ماں نے تو منہ بھی اسکی طرف نہی کیا تھا.شکر ہے خداوند کا میری بچی بچ گئ۔ہمارا گھر تو ویران ہی ہو گیا تھا۔یہ عورت کبھی نہی سدھرے گی۔۔۔۔۔۔۔۔

۔ایڈی پھپھو ہیں آپکی ایسے نہی بولتے۔پر پاپا انہیں بھی تو دیکھیں کیسے رنگ بدلتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ایڈبیبی وہ گھورنے لگے تو ایڈی چپ ہو گیا۔۔۔۔۔۔

سب ہی روز سے ملے وہ نارمل بات کر رہی تھی۔پر ایڈی کو کچھ کھٹک رہا تھا کچھ تھا ایسا جو بدل گیا تھا۔وہ انتظار کر رہا تھا سب کے جانے کا۔۔۔۔۔۔روز نے اتنے عرصے میں ایکدفعہ بھی اسکی طرف نہی دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔یہ نظر اندازی اسے پریشان کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

💀💀😫😫😫😫😫💀😫💀😫💀😫💀😫

روز سب کے جانے کے بعد وہ اسکے پاس آ کہ بیٹھا۔۔۔۔روز کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر اسے غور سے دیکھنے لگا جیسے اسے نظروں میں بلکل سمیٹ لے گا۔۔۔۔

۔اسکی نظریں روز کو اپنے اندر تک چبتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

ایڈی مجھے کچھ چاہیئے تم سے۔ کیا دو گے مجھے۔کتنے عرصے بعد وہ اتنے مان سے کچھ مانگ رہی تھی۔ تمیں پوچھنے کی ضرورت نہی روز میرا سب تمہارا ہے۔پکا نہ مکرو گے تو نہی

تمہارے سر کی قسم دونگا بولو۔۔۔۔۔۔۔

تم للی سے شادی کرلو۔وہ حیران آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔تم ٹھیک تو ہو۔۔۔۔کیا بول رہی ہو۔۔۔۔۔۔

میں پاگلوں کیطرح تمہارے بیڈ سے چمٹا رہا اور اب اس سے شادی۔۔۔ نہی کبھی نہی۔۔۔وہ غصے سے بولا۔۔۔۔۔میرے بیڈ تک ہی رہتے ایڈی۔۔۔

اسکے بیڈ تک نہ جاتے۔کم از کم آج اس دوراہے پہ تو نہ کھڑے ہوتے ہم۔۔۔۔پر۔۔۔۔وہ شرمندہ ہوتے ہوئے نظریں جھکا گیا۔۔۔۔

پر ور کی گنجائش نہی ہے ایڈی تمیں یہ بات پہلے سوچنی چاہیئے تھی اب نہی۔۔۔ابھی یہ آخری راستہ ہے۔۔۔ تمیں اس سے شادی کرنی ہے تم چاہو یا نہ چاہو۔۔۔۔

وہ تمہارا بچہ ہے میں اسکی موت یا کچھ غلط ہوتے برداشت نہیں کر سکتی۔ اسنے کوئی جواب نہی دیا وہ مسلسل روتا رہا اس کا ہر آنسو روز کے دل پر گر رہا تھا۔ پتہ نہی کتنا وقت گزر گیا۔۔۔۔۔ اور ہاں ایڈی یہ میری خواہش بھی ہے۔۔۔۔

میرا بھرم مت توڑنا۔۔۔۔ جاؤ ایڈی گھر جا کے سب سے بات کرو۔۔۔۔ اور شادی کی ڈیٹس کنفرم کرو۔۔۔۔ وہ چپ چاپ اٹھ کہ چلا گیا۔ اسکے جانے کے بعد دل کھول کے روز نے آنسوؤں کے ذریعے دل کی بھڑاس نکالی۔ صبح ہونے تک دل ہلکا اور آنکھیں سوجھ چکی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

پاپا! میرا بچہ!

وہ اسے گلے ملکر بولے۔۔۔۔۔

اسنے دیکھا اسکا باپ پہلے سے کمزور ہو گیا ہے منہ پہ جھریاں نظر آنے لگی تھیں۔ ہاتھ میں جدھر قیمتی سگار ہوا کرتا تھا آج ایک چھڑی تھی۔ اسکو اپنے باپ کی پرسنالٹی بہت روبدار لگتی تھی سارے انکے سامنے بات کرتے خوف کھاتے تھے پر بیٹی کے غم نے باپ کو بوڑھا کر دیا تھا۔۔۔۔۔

روز اپنے پاپا سے لپٹ گئی۔ اور رونے لگ گئی۔ عجیب تو یہ لگا کہ آج اسکا باپ بھی اسکے ساتھ مسلسل آنسو بہا رہا تھا۔ اور دھیرے دھیرے سے اسکے سر میں تھپکی لگا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

روز اگر تمیں کچھ ہو جاتا تو۔۔۔۔۔۔۔تو میرا کیا ہوتا۔۔۔یہی سوچتے میری جان حلق کو آتی تھی ۔مجھے بہت افسوس تھا کہ بہن کے پیار میں چھپے دھوکے کو میں دیکھ نہی پایا۔میں تمہارا گناہگار ہوں ۔۔۔۔۔میں کیسے نہی سمجھ پایا۔۔۔

میں نے خداوند سے بہت دعائیں کیں کہ میری غلطیوں کی سزا میرے بچے کو مت دو۔شکر ہے اسکا اس نے تمیں نئ زندگی دی۔۔۔۔۔۔پاپا وہ دونوں ہاتھ باندھ کے سامنے کھڑی ہو گئ۔آپ روتے ہوئے بلکل اچھے نہی لگتے۔بس کرو اب آپ۔۔۔۔

پاپا میں اب اس گھر میں نہی رہنا چاہتی۔۔۔۔۔۔۔۔ہم کہیں دور چلے جاتے ہیں دوسرے شر۔۔بلکہ کسی دوسرے ملک کیون نہ امریکہ چلیں۔۔۔۔۔میری پڑھایی بھی مکمل ہو جاے گی۔۔۔۔۔۔

آپ جلدی سے امریکہ کی تین ٹکٹ بک کریں ہم اب ادھر نہی رہیں گے۔ تین کیوں۔ہم تو دو ہین۔۔۔۔۔۔۔۔

۔میری بھی ہمارے ساتھ جائے گی نہ آپکی وائف بن کے۔کیا مطلب مطلب یہ کہ میں چاہتی ہوں اپ اور میری شادی کر لو۔پر۔پر ور کو گولی مارو بس تیاری کرو اور ہاں خفیہ خفیہ۔کسی کو پتہ نہ چلے۔وہ توٹھیک ہے پر ایسے اچانک شادی میں نہی کر سکتا۔کیوں نہی کر سکتے آپ نے گوڈ سے پرامس کیا تھا کہ میری ہر بات مانیں گے۔اوکے میں نہی ٹالوں گا پر میری ؟وہ آپ کو لائک کرتی ہے پاپا

😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤

اب جب سے روز ٹھیک ہوئی تھی ایڈی کی ماں کو دھڑ کا لگا رہتا تھا کہ اچانک ایڈی اسے بیوی بنا کے گھر نہ لے آئے۔اس کے سر پہ نہ مسلط کر دے۔۔۔۔۔۔

وہ چاہتی تھی روز کہیں غائب ہو جائے پر ایڈی تھا کہ اس سے دور جانے کے تصور سے ہی پاگل ہو جاتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

پچھلے چھے ماہ میں اسکا پاگل پن دیکھ چکی تھی وہ۔اسکو ایڈی کے باپ پر بھی بہت غصہ آتا تھا۔وہ ایڈی کو روکتا ہی نہی تھا

😳😳😳😥😳😳😳😳😳

ریتا سب سے چھپ کہ روبن سے ملنے کے ل ۓ گئ۔۔۔۔۔۔ایڈی نے بہت سختی کر وادی تھی۔۔۔۔روبن کا جینا حرام ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔

ابھی تو بند گھر میں رہتے رہتے اور پولیس سے ڈرتے ڈرتے روبن نیم پاگل ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

روبن کیا حالت بنائی ہے تم نے۔ماں وہ مار دے گی مجھے۔۔۔۔۔۔وہ دیکھو۔۔۔میرا پیچھا نہی چھوڑتی وہ دونوں ہاتھوں سے ماں کو جنجھوڑ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

۔بیٹا وہ نہی ہے یہاں۔ہے۔ہے وہ ہس رہی ہے مجھ پہ وہ مار دے گی مجھے وہ دیکھو وہ وہ وہ آرہی ہے کہاں چھپوں میں وہ بھاگ کے بیڈ کے نیچے چھپ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ششششی ماں اسکو نہ بتانا میں ادھر ہوں وہ سر گوشی کر کے بولا۔۔۔۔۔۔اسکو بیٹے کی حالت دیکھ کو بہت دکھ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

۔کاش روز کے ساتھ اسنے زیادتیاں نہ کی ہوتی تو آج ایسے ماں بیٹا تنہا نہ ہوتے۔باپ کے سائے میں پلتا تو اچھے برے کی پرکھ ہوتی وہ دوزانو بیڈ کے پاس بیٹھی روئے جارہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنی کی ہوئی غلطیاں کسی فلم کیطرح سامنے چل رہی تھیں۔آج جان سے پیار بیٹا اسکے پاس آنے سے ڈر رہا تھا۔۔۔وہ دونوں ہاتھوں سے اپنے بال نوچ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ایمبولینس بلائی اور روبن کو ہسپتال لے گئی۔روبن کی حالت سیریس تھی۔۔۔۔۔

اسے ابھی بہت کام کرنے تھے روز سے بھی معافی مانگنی تھی۔شائد اسکی معافی سے انکی سزا میں کمی ہو جائے

۔😔💫😔💫💫💫💫💫💫💫💫💫💫

اسکو گھر میں آئے دو دن ہو چکے تھے۔ایڈی کی شادی دھوم دھام سے منائی جا رہی تھی۔ایڈی نے کیا بولا سب کو کیسے منایا وہ نہی جانتی تھی۔بس سکون تھا دل میں کہ کسی کے ساتھ زیادتی نہی کی اس نے۔۔۔۔۔۔

جو بچہ ابھی دنیا میں نہی آیا اسکے ساتھ وہ کیسے زیادتی کرتی۔۔۔ماں باپ کے پیار سے کیسے دور کرتی ۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے ضمیر پر کوئی بوجھ نہی تھا۔۔۔۔پر دل کے لئے بہت مشکل تھا۔۔۔۔سب دیکھنا۔۔۔۔۔۔وہ تو شادی سے پہلے ہی امریکہ کے لئے نکل جاتی پر ایڈی نے اس سے وعدہ لیا تھا کہ اسکی شادی کی تیاریوں میں بھرپور حصہ لے گی۔اور دل کو مارے وہ وہی سب کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج ایڈی کی مہندی کا فنکشن تھا گھر میں ہلچل مچی تھی۔۔۔۔۔۔روشنیوں سے گھر جگمگا رہا تھا۔۔۔۔صباء بیگم نے دلہن کیطرح گھر کو سجایا ہوا تھا ایک ہی تو بیٹا تھا۔۔۔۔۔۔۔

للی بھی پیاری رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔پیلے رنگ کی کامدار قمیض نیچے شرارہ تھا اسنے کالے رنگ کی کامدار فراک پہنی تھی بال کھلے چھوڑ دیے تھے۔ایسے لگ رہا تھا کوئی لمبی گہری کالی گھٹا ہے اتنے لمبے خوبصرت بال۔میکاپ کے بغیر دھلا دھلایا چہرہ وہ کسی شفاف موتی جیسی لگ رہی تھی۔ہر نظر اسکی

طرف اٹھ رہی تھی۔ اور وہ سب سے بیگانہ بڑی مشکل سے بکھرے وجود کو سمیٹنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اوپر سے ایڈی پاگل ہو رہا تھا پتہ نہی کیسے شادی تک وہ سب سنبھالے رکھے گی۔ وہ ایک طرف چپ چاپ اپنی سوچ میں مگن تھی۔ اسکے ڈیڈی اسکے پاس آ کے بیٹھ گ ۓ۔ اسے کچھ خبر ہی نہی ہوئی۔ انکے بلانے پہ وہ خجل سی ہو گئی۔ پاپا سوری کب آۓ آپ مجھے پتہ ہی نہی چلا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے۔ آج میری بہت پیاری لگ رہی ہے۔ میں نے ہی یہ سب لیکر دیا ہے اسے۔ مطلب کے میری مان گئی شادی کے ل ۓ۔ ہاں۔ میں بہت خوش ہوں پاپا مما کے بعد سے آپ بہت اکیلے ہو گ ۓ تھے۔ وہ تو ٹھیک ہے بچے پر آپ کا کیا خیال ہے شادی کے بارے میں۔ پاپا پلیز۔ میں شادی نہی کرنا چاہتی۔ لیکن ؟ پلیز پاپا۔ وہ دونوں بلکل خاموش ہو گ ۓ۔ اور انکا سناٹا ڈھولک کی تھاپ میں دھب سا گیا۔ سب للی کو مہندی لگا رہے تھے۔ صبا چچی پھولے نہی سما رہی تھی۔ بہو انکی پسند کی ہو نہ ہو روز نہی ہونی چاہیے۔ یہ سوچ کر روز کے چہرے پر ایک زہریلی مسکراہٹ دوڑ گئی۔ ایک بات عجیب تھی کہ گھر میں اسے پھپھو نظر نہی آر ہی تھی۔ اسنے میری سے پوچھا بھی۔ پر میری کو کونسا وہ کہیں بتا کے جاتی ہیں۔ تھوڑی دیر بعد صبا چچی سٹیج سے اتر کے اسکی طرف آئیں اور انگلی پکڑ کے لے گئیں۔ کجا تو وہ بات کرنا بھی پسند نہی کرتی۔ اور اب پکڑ کے لے جا رہی ہیں۔ سٹیج پہ ایڈی اور للی بیٹھے تھے بس ایک لمحے کے لے روز نے اوپر دیکھا ایڈی اسے ہی دیکھ رہا تھا اور بہت بے باکی سے دیکھ رہا تھا۔ روز کے اندر بھی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

چنگاری سلگنے لگی۔اور چنگاری کو ہوا چچی کی بات نے دے دی۔للی یہ اکلوتی تمہاری نند ہے بھلا یہ کیوں نہ تمیں مہندی لگائے۔لگاؤ گی نہ روز وہ روز کی بگڑتی حالت کے مزے لے رہی تھیں اسکا چہرہ فق سفید پڑھ گیا تھا بولو نہ روز چپ کیوں ہو۔بڑی مشکلر وگ

پاپا!میرا بچہ !

وہ اسے گلے ملکر بولے۔۔۔۔۔

اسنے دیکھا اسکا باپ پہلے سے کمزور ہو گیا ہے منہ پہ جھریاں نظر آنے لگی تھیں۔ہاتھ میں جدھر قیمتی سگار ہوا کرتا تھا آج ایک چھڑی تھی۔اسکو اپنے باپ کی پرسنالٹی بہت روبدار لگتی تھی سارے انکے سامنے بات کرتے خوف کھاتے تھے پر بیٹی کے غم نے باپ کو بوڑھا کر دیا تھا۔۔۔۔۔

روز اپنے پاپا سے لپٹ گئی۔اور رونے لگ گئی۔عجیب تو یہ لگا کہ آج اسکا باپ بھی اسکے ساتھ مسلسل آنسو بہا رہا تھا۔اور دھیرے دھیرے سے اسکے سر میں تھپکی لگا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

روز اگر تمیں کچھ ہو جاتا تو۔۔۔۔۔۔۔تو میرا کیا ہوتا۔۔۔یہی سوچتے میری جان حلق کو آتی تھی ۔مجھے بہت افسوس تھا کہ بہن کے پیار میں چھپے دھوکے کو میں دیکھ نہی پایا۔میں تمہارا گناہگار ہوں ۔۔۔۔۔میں کیسے نہی سمجھ پایا۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

میں نے خداوند سے بہت دعائیں کیں کہ میری غلطیوں کی سزا میرے بچے کو مت دو۔ شکر ہے اسکا اس نے تمیں نئ زندگی دی۔۔۔۔۔۔ پاپا وہ دونوں ہاتھ باندھ کے سامنے کھڑی ہوگئ۔ آپ روتے ہوئے بلکل اچھے نہی لگتے۔ بس کرو اب آپ۔۔۔۔

پاپا میں اب اس گھر میں نہی رہنا چاہتی۔۔۔۔۔۔۔ ہم کہیں دور چلے جاتے ہیں دوسرے شر۔۔ بلکہ کسی دوسرے ملک کیون نہ امریکہ چلیں۔۔۔۔۔ میری پڑھائی بھی مکمل ہو جاے گی۔۔۔۔۔۔

آپ جلدی سے امریکہ کی تین ٹکٹ بک کریں ہم اب ادھر نہی رہیں گے۔ تین کیوں۔ ہم تو دو ہین۔۔۔۔۔۔۔

۔ میری بھی ہمارے ساتھ جائے گی نہ آپکی وائف بن کے۔ کیا مطلب یہ کہ میں چاہتی ہوں اپ اور میری شادی کرلو۔ پر۔ پرور کو گولی مارو بس تیاری کرو اور ہاں خفیہ۔ کسی کو پتہ نہ چلے۔ وہ تو ٹھیک ہے پر ایسے اچانک شادی میں نہی کر سکتا۔ کیوں نہی کر سکتے آپ نے گوڈ سے پرامس کیا تھا کہ میری ہر بات مانیں گے۔ اوکے میں نہی ٹالوں گا پر میری؟ وہ آپ کو لائک کرتی ہے پاپا

😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤

اب جب سے روز ٹھیک ہوئی تھی ایڈی کی ماں کو دھڑکا لگا رہتا تھا کہ اچانک ایڈی اسے بیوی بنا کے گھر نہ لے آئے۔ اس کے سر پہ نہ مسلط کر دے۔۔۔۔۔۔

وہ چاہتی تھی روز کہیں غائب ہو جائے پر ایڈی تھا کہ اس سے دور جانے کے تصور سے ہی پاگل ہو جاتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پچھلے چھ ماہ میں اسکا پاگل پن دیکھ چکی تھی وہ۔اسکو ایڈی کے باپ پر بھی بہت غصہ آتا تھا۔وہ ایڈی کو روکتا ہی نہی تھا

😳😳😳😥😳😳😳😳😳

ریٹا سب سے چھپ کہ روبن سے ملنے کے لیۓ گئ۔۔۔۔۔۔ایڈی نے بہت سختی کروادی تھی۔۔۔۔۔روبن کا جینا حرام ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔

ابھی تو بند گھر میں رہتے رہتے اور پولیس سے ڈرتے ڈرتے روبن نیم پاگل ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

روبن کیا حالت بنائی ہے تم نے۔ماں وہ مار دے گی مجھے۔۔۔۔۔۔وہ دیکھو۔۔۔میرا پیچھا نہی چھوڑتی وہ دونوں ہاتھوں سے ماں کو جنجھوڑ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

۔بیٹا وہ نہی ہے یہاں۔ہے۔ہے وہ ہس رہی ہے مجھ پہ وہ مار دے گی مجھے وہ دیکھو وہ وہ آ رہی ہے کہاں چھپوں میں وہ بھاگ کے بیڈ کے نیچے چھپ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ششششی ماں اسکو نہ بتانا میں ادھر ہوں وہ سرگوشی کر کے بولا۔۔۔۔۔اسکو بیٹے کی حالت دیکھ کو بہت دکھ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

۔کاش روز کے ساتھ اسنے زیادتیاں نہ کی ہوتی تو آج ایسے ماں بیٹا تنہا نہ ہوتے۔باپ کے سائے میں پلتا تو اچھے برے کی پرکھ ہوتی وہ دوزانو بیڈ کے پاس بیٹھی روئے جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنی کی ہوئی غلطیاں کسی فلم کیطرح سامنے چل رہی تھیں۔آج جان سے پیار بیٹا اسکے پاس آنے سے ڈر رہا تھا۔۔۔وہ دونوں ہاتھوں سے اپنے بال نوچ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ایمبولینس بلائی اور روبن کو ہسپتال لے گئی۔روبن کی حالت سیریس تھی۔۔۔۔۔

اسے ابھی بہت کام کرنے تھے روز سے بھی معافی مانگنی تھی۔شائد اسکی معافی سے انکی سزا میں کمی ہو جائے

ـ😩😭😩😭😭😭😭😭😭😭😭

اسکو گھر میں آئے دو دن ہو چکے تھے۔ایڈی کی شادی دھوم دھام سے منائی جا رہی تھی۔ایڈی نے کیا بولا سب کو کیسے منایا وہ نہی جانتی تھی۔بس سکون تھا دل میں کہ کسی کے ساتھ زیادتی نہی کی اس نے۔۔۔۔۔۔

جو بچہ ابھی دنیا میں نہی آیا اسکے ساتھ وہ کیسے زیادتی کرتی۔۔۔ماں باپ کے پیار سے کیسے دور کرتی

۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے ضمیر پر کوئی بوجھ نہی تھا۔۔۔۔پر دل کے ل ئے بہت مشکل تھا۔۔۔۔سب دیکھنا۔۔۔۔۔۔وہ توشادی سے پہلے ہی امریکہ کے ل ئے نکل جاتی پر ایڈی نے اس سے وعدہ لیا تھا کہ اسکی شادی کی تیاریوں میں بھرپور حصہ لے گی۔اور دل کو مارے وہ وہی سب کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج ایڈی کی مہندی کا فنکشن تھا گھر میں ہلچل مچی تھی۔۔۔۔۔۔روشنیوں سے گھر جگمگا رہا تھا۔۔۔صباء بیگم نے دلہن کیطرح گھر کو سجایا ہوا تھا ایک ہی تو بیٹا تھا۔۔۔۔۔۔

للی بھی پیاری رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔پیلے رنگ کی کامدار قمیض نیچے شرارہ تھا.۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور ساتھ میں مصنوعی پھولوں سے بنی جیولری۔۔۔۔۔وہ بچ رہی تھی۔۔۔۔۔اور ساتھ میں ایڈم سفید سوٹ بلکل سادگی کے ساتھ بیٹھا تھا پر پھر بھی قہر ڈھا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اسنے کالے رنگ کی کامدار فراک پہنی تھی بال کھلے چھوڑ دئے تھے۔ایسے لگ رہا تھا کوئی لمبی گھری کالی گھٹا ہے اتنے لمبے خوبصورت بال۔میکاپ کے بغیر دھلا دھلایا چہرہ وہ کسی شفاف موتی جیسی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

۔ہر نظر اسکی طرف اٹھ رہی تھی۔اور وہ سب سے بیگانہ بڑی مشکل سے بکھرے وجود کو سمیٹنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔اوپر سے ایڈی پاگل ہورہا تھا پتہ نہی کیسے شادی تک وہ سب سنبھالے رکھے گی۔وہ ایک طرف چپ چاپ بیٹھی اپنی سوچ میں مگن تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

۔اسکے ڈیڈی اسکے پاس آ کے بیٹھ گ ئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسے کچھ خبر ہی نہی ہوئی۔ہمممممم۔۔۔انکے بلانے پہ وہ خجل سی ہو گئ۔۔۔۔۔پاپا سوری کب آئے آپ مجھے پتہ ہی نہی چلا۔۔۔ ۔ابھی تھوڑی دیر پہلے۔آج میری پری بہت پیاری لگ رہی ہے۔میں نے ہی یہ سب لیکر دیا ہے اسے۔۔ٹینہ پاس آ کہ بولی۔۔۔مطلب کے ٹینہ مان گئ شادی کے ل ئے۔ہاں۔میں بہت خوش ہوں پاپا مما کے بعد سے آپ بہت اکیلے ہو گ ئے تھے۔وہ تو ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔

بچے پر آپ کا کیا خیال ہے شادی کے بارے میں۔پاپا پلیز۔میں شادی نہی کرنا چاہتی۔لیکن ؟پلیز پاپا۔وہ دونوں بلکل خاموش ہو گ ئے۔اور انکا سناٹا ڈھولک کی تھاپ میں دھب سا گیا۔سب للی کو مہندی لگا رہے تھے۔صبا چچی پھولے نہی سما رہی تھی۔بہو انکی پسند کی ہو نہ ہو روز نہی ہونی چاہیے۔یہ سوچ کر روز کے چہرے پر ایک زہریلی مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔۔۔۔۔

ایک بات عجیب تھی کہ گھر میں اسے پھپو نظر نہی آ رہی تھی۔اسنے ٹینہ سے پوچھا بھی۔پر ٹینہ کو کونسا وہ کہیں بتا کے جاتی تھیں۔۔۔

تھوڑی دیر بعد صبا چچی سٹیج سے اتر کے اسکی طرف آئیں اور انگلی پکڑ کے لے گئیں۔ کجا تو وہ بات کرنا بھی پسند نہی کرتی۔ اور اب پکڑ کے لے جا رہی ہیں۔۔۔۔۔۔

۔ سٹیج پہ ایڈی اور للی بیٹھے تھے بس ایک لمحے کے لے روز نے اوپر دیکھا ایڈی اسے ہی دیکھ رہا تھا اور بہت بے باکی سے دیکھ رہا تھا۔ روز کے اندر بھی چنگاری سلگنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

۔ اور چنگاری کو ہوا چچی کی بات نے دے دی۔ للی یہ اکلوتی تمہاری نند ہے بھلا یہ کیوں نہ تمیں مہندی لگائے۔ لگاؤ گی نہ روز وہ روز کی بگڑتی حالت کے مزے لے رہی تھیں اسکا چہرہ فق سفید پڑھ گیا تھا بولو نہ روز چپ کیوں ہو۔ بڑی مشکل سے روز نے خود کو سنبھالا اور بنا کچھ بولے ہی آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

۔ چچی ہسنے لگ گئی ایڈی غصے سے انہے دیکھنے لگا۔ سے روز نے خود کو سنبھالا اور بنا کچھ بولے ہی آگے بڑھ گئی۔ چچی ہسنے لگ گئی ایڈی غصے سے انہے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر میرا بچہ ٹھیک تو ہو جائے گا نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسے ہوا کیا ہے؟؟؟۔ وہ کیوں ایسے کر رہا ہے؟؟؟۔ وہ ڈاکٹر سے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر روبن کی رپورٹس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ دیکھیے ریٹا جی آپ کا بیٹا ڈپریشن میں سے گزر رہا ہے ۔۔۔۔۔ وہ پاگل نہی ہے۔۔۔۔۔۔ پر اگر ایسے چلتا رہا تو پاگل ہو بھی سکتا ہے۔۔۔۔۔۔

بہت احتیاط سے علاج کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔اسکا پروپر علاج ہو گا آہستہ آستہ وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔پر آپ کو ہمارا ساتھ دینا پڑے گا۔۔۔۔۔۔۔

اسکو کس چیز کا ڈر ہے وہ کیوں ایسے کر رہا ہے۔یہ آپ ہمیں باتیں گی تبی ہم صیح طرح سے اسکا علاج کر پائیں گے۔۔۔۔۔۔۔

اسکی زندگی کی تمام ہسٹری بتانی پڑے گی۔۔۔۔وہ۔۔وہ ہچکچانے لگی۔دیکھیے ریٹاجی جب تک ہمیں اسکی پیچھے کی کہانی پتہ نہی ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہم صیح طریقے سے اسکا علاج نہی کر پائیں گے۔وہ سوچ میں ڈوب گئی۔خیر آپ بتا دیجے گا ابھی ہم ٹریٹمنٹ شروع کریں گے اسکا۔جی ڈاکٹر صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔میں ابھی چلتی ہوں کل آؤں گی۔وہ کمزور سی لگ رہی تھی اور ڈاکٹر ہمایوں کو ایک بے بس اور تھکی ہوئی ماں نظر آرہی تھی جو اپنے بچے کے لئے بہت پریشان تھی۔اسکے جانے کے بعد ڈاکٹر ہمایوں پھر سے اسکی فائل دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

ریٹا روبن کو اپنے فیملی ڈاکٹر ذاکر کے پاس لیکر آئی تھی۔۔۔۔۔اسی نے ڈاکٹر ہمایوں کی صلاح دی ۔کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ اسے سائیکاٹرسٹ کی ضرورت ہے۔اور ڈاکٹر ذاکر نے ہی روبن اور روز کے کیس کے بارے میں بتایا تھا۔بڑے انہماک سے وہ اسکو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک نوجوان ڈاکٹر روبی نے ڈور ناک کیا۔جی آ جائے مس روبی۔روبی ایک زندہ دل اور خوش اخلاق لڑکی تھی۔ہر کسی مریض کے ساتھ گل مل جاتی تھی۔اندر داخل ہوتے ہی ہاتھ سے سلوٹ کا اشارہ کیا جسے ہمایوں نے مسکراہٹ سے قبول کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کنیز حاضر ہے حکم کیجے"

ہستے ہوئے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"روبی تمہاری یہی باتیں تمیں باقی سب سے مختلف بناتی ہیں اور یہی تمہار کامیابی کے لئے بہت اہم ہے۔مجھے یقین تم میری اس کرسی تک ضرور آؤ گی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے نہی نہی سر ہم اس قابل کہاں بس جو آپ نے سکھایا ہے کاپی کر لیتے ہیں" تھوڑا بہت۔۔ وہ بھی مسکرانے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا روبی یہ خاص پیشنٹ آیا ہے مجھے کہیں جانا ہے۔۔۔۔مجھے کچھ دن کام ہے تو تم اسے ہینڈل کرو گی۔۔۔یہ اسکی فائل ہے۔باقی کل طریقے سے اسکی ماں سے پوچھ لینا۔جی سر۔وہ بھی فائل پکڑ کے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

😳😳😳😳😳😳😳مہندی کا فنکشن اچھے سے مکمل ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔سب سونے کے لئے اپنے اپنے کمرے میں آگئے۔روز بھی اپنے کمرے میں جا کے لاک ہو گئ۔وہ جانتی تھی ایڈی کو موقع ملا تو فوراً بھاگ کے آجائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔اور وہ کسی کے حق پہ ڈاکہ نہیں ڈال سکتی تھی۔وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ لمحے اسکے لئے اتنے ناقابلِ برداشت ثابت ہونگے وہ فرش پہ بیٹھ گئی۔اور کتنی ہی دیر ایڈی کی فوٹو سینے سے لگائے بے آواز آنسو بہاتی رہی۔۔۔۔۔۔۔۔

۔جانے کب آنکھ لگی اسے کچھ خبر نہیں تھی۔رات خواب میں دیکھا کہ روبن بہت رو رہا اپنی ماں کے پاس جانا چاہتا ہے پر روز اسے جانے نہیں دیتی۔۔۔۔وہ بہت درد میں تھا کراہ رہا تھا۔۔۔۔۔ پر روز سامنے سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔وہ درد سے ہولناک چیخیں مار رہا تھا۔۔۔۔روز بچے۔۔۔۔اسے اپنی ماں کی آواز آئی۔۔۔۔جی موم بچے اسے جانے دو معاف کر دو۔۔۔۔۔ پر مما اسنے مجھے۔۔۔۔۔بچے اس نے غلط کیا۔۔۔پر بدلہ لیکر تم بھی تو غلط کر رہی ہو معاف کر دو اسے آزاد کر دو۔۔۔خود کو بھی اور اسے بھی۔۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

جی مما اسنے رستہ چھوڑ دیا۔۔وہ اپنی ماں کی طرف بھاگ گیا۔۔۔۔اسکی ماں ماتھے پہ بوسہ دیتے ہوئے چلی گئ۔۔۔۔اور وہ اٹھ کہ بیٹھ گئ۔۔۔نیند کوسوں دور تھی۔۔باقی کی رات آنکھوں میں کٹ گئ۔۔۔۔۔

😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳

ایڈی مہندی کے بعد کمرے میں آیا تو اسے بہت غصہ تھا۔کیوں ایسا کر رہی ہو میرے ساتھ کیوں میرے جزبات کو ٹھیس پہنچا رہی ہو جانتی ہو مر جاؤں گا تمہارے بغیر پھر بھی کیوں ترس نہی آتا تمیں مجھ پر۔۔۔۔۔

۔وہ اسکی تصویر جو کہ دیوار پہ آویزاں تھی اسکے سامنے کھڑا ہو کے زور زور سے چلا رہا تھا۔پہلے بھی۔۔۔۔۔۔اب بھی بار بار ایسا کرتی ہو۔۔۔۔۔۔

۔دوسروں کی خوشیوں کے لۓ ہمیشہ ایڈی کو پیچھے کر دیتی ہو۔ت۔۔م۔تم اچھے سے جانتی ہو یہ چھ فٹ لمبا آدمی تمہارے آگے ریت کا ڈیر ہے۔۔۔

پھر بھی۔۔پھر بھی میرے ساتھ ایسا کر رہی ہو۔۔وہ جتنے زور سے چلا رہا تھا اب آنسوؤں نے اسکی آواز کم کر دی تھی وہ گھڑ گھڑانے والے انداز میں فرش پہ بیٹھ کہ رونے لگا۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

یہ لو یہ چڑھاوا یہ آنسو وہ اپنے ہاتھوں سے تر آنکھوں کو رگڑتے ہوئے بولا۔یہ تحفہ ہے عشق کرنے والے کا۔یہی چاہتی تھی نہ یہ لو۔رکھ لو۔۔۔۔۔۔۔۔وہ روئے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

اگر وہ ظالم یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتی تو شائد پگھل جاتی۔۔۔جھک جاتی اسکے عشق کے آگے ۔۔۔وہ مرد ہو کر ایک عورت کے لئے پھوٹ پھوٹ کے رو رہا تھا۔۔۔اسکی جگہ پہ کوئی اور ہو تا تو ضرور رشک کرتا خود پر پر وہ روز تھی جو محبت سے کنارہ کیئے بیٹھی تھی۔۔۔۔

😩😩😩😩😩😩😩😩😩😩

روز صبح پھپو کے کمرے آئی وہ وہاں پہ نہی تھی۔وہ انہیں ڈھونڈنے لگ گئی کیوں کہ پتہ چل گیا تھا کہ روح کے زخم معافی سے ہی ختم ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

بیشک گناہ کرنے والا سزا پاتا ہے لٹکا رہتا ہے۔۔۔۔۔معاف کر دینے سے اپنا دل سکون محسوس کرتا ہے۔۔۔۔انسان لٹکتا رہتا ہے۔۔۔اپنی نفرت غصے اور دشمنی میں۔۔۔۔۔۔

اور جب سے اس نے روبن اور پھپھو کو معاف کرنے سے دل سے بوجھ ہوتا اسلئے اسنے اپنا کیس واپس لے لئا تھا۔اور یہی وہ ابھی پھپو کو بتانے آ رہی تھی۔پر یہ اتنا آسان نہی تھا۔۔۔۔۔۔۔ہر قدم بہت بھاری تھا اسکے لئے۔۔۔۔۔۔۔۔

۔من من بھر کے قدم اٹھاتی وہ آگے بڑھ رہی تھی۔اسے خود پہ بیتی وہ رات یاد آرہی تھی۔۔۔چلنا دشوار ہورہا تھا۔۔۔۔

پھپھو روبن کے کمرے میں تھی۔پہلے سوچا کہ واپس چلی جائے پر اب ہمت کرنا پڑے گی۔اسنے آگے بڑھ کہ دروازہ ناک کیا۔پھپھو نے دروازہ کھول دیا۔وہ بھی اندر بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

ہر قدم پہ اسے اپنے اوپر بیتی ایک ایک بات یاد آرہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہر بات ایک فلم کی طرح اسکی آنکھوں کے سامنے سے گزر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

۔شکل دیکھی ہے تو نہ کیا سمجھتی ہو بڑی خوبصورت ہو۔اسکا منہ ہاتھ میں پکڑ کہ مروڑتے ہوئے بہت غصے سے چنگاڑتے ہوئے وہ بول رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

تم سے بے انتہا خوبصورت لڑکیاں روبن پر مرتی ہیں پر روبن گھاس بھی نہی ڈالتا۔تو تو ضد ہے روبن کی۔کیا بولا تھا اس نے ہاتھ لگانا تو دور اسکے قریب آئے تو جان نکال دونگا۔۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا تمسخر اڑاتے ہوئے بولا۔۔۔۔بولو اسکو کرو فون۔بولو آکے قتل کر دے مجھے۔بیچارہ ڈر کے کسی بل میں چھپ گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں اتنی غلطاں تھی۔۔۔کہ کب ریٹا آئی اسے پتہ ہی نہی چلا۔کیا سوچ رہی ہو روز۔

۔۔۔۔۔کچھ نہی۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

وہ جھینپ گئ۔جی جی پھپو۔کچھ کام تھا۔جی وہ۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔یہ کہنے آئ تھی۔۔۔۔۔کہ میں نے روبن کو معاف کر دیا ہے۔آپ اسکو گھر لے آئیں۔اب کوئی اس پہ کاروائی نہی کرے گا۔۔۔۔۔

اس سے وہاں پر کھڑا نہی ہوا جا رہا۔پھپو نے خوش کے مارے اسے بانہوں میں لے لیا۔وہ بہت کچھ کہہ رہی تھیں پر روزسن کدھر رہی تھی اسکی شکل دھواں ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

۔فرش پہ پڑا اسکا بکھرا وجود۔۔جسم سے رستا خون سفید رنگ کا ریت ویل سرخ رنگ ہو گیا۔۔روبن کا اسے زلیل کرنا۔۔۔اور پھر سفاکی سے روبن جاتے وقت پاؤں سے دھکا دے کہ منہ پہ تھوک کے چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

۔پھپو پلیز۔۔۔۔۔۔۔جب برداشت سے باہر ہو گیا۔۔۔۔تو وہ آہستہ سے بولی۔۔۔۔۔پھپھو میں چلتی ہوں۔۔۔۔۔وہ یہ بات کہہ کے رکی نہی۔وہ وہاں سے بھاگ گئ۔۔۔۔۔

۔لیکن زیادہ دور نہ چل سکی گھاس پہ ہی بیٹھ گئ۔وہ کھڑکی میں کھڑا بے بسی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ جو دنیا جہان سے بیگانہ گھاس پہ بیٹھی تھی جسکی دودھیا رنگت سورج کی روشنی میں چمک رہی تھی۔پھر بھی کچھ تھا اسکی آنکھوں میں شائد وہ رو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

۔وہ اس دن سے ناراض تھا اسنے بات نہی کی تھی اس سے۔پر اب اسکو اسطرح دھوپ میں بیٹھے دیکھ غصہ آرہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔ٹینہ جو کسی کام سے اسکے کمرے میں آئی اسے روز کو دیکھتے پا کر رک گئی۔اور باہر دیکھنے لگی۔ٹینہ روز کو کیا ہوا ہے جب سب اسکی مرضی کہ مطابق ہو رہا ہے تو کیوں وہ ایسے بیٹھی ہے۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا کچھ باتیں انسان نہ ہی سمجھے تو اچھی بات ہے۔وہ ٹھیک ہو جائے گی۔تم اسکو اسکے حال پہ چھوڑ دو۔پر۔۔۔۔پر پھر بھی وہ رکا نہی اور تقریبا دوڑتے ہوئے اسکے پاس آیا۔۔۔۔۔۔

رو رہی ہو تم اچانک سے آ کے اس سے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔وہ چپ رہی اچھا ہے رو لو میں ابھی جانے لگا ہوں اور مر کے ہی واپس آؤں۔۔۔۔پھر اچھے سے رو لینا۔۔۔۔۔

تڑا تخخخخ ذور دار تھپڑ ایڈیم کے منہ پہ مارا خبر دار جو دوبارہ مجھ سے بات کی تو۔۔۔۔وہ انگلی دکھاتے ہوئے بولی

😆😔🎊😔🎊😔🎊🎊😔😔😔

ڈاکٹر اسلام علیکم۔جی بیٹھے ریٹا جی میں آپ کا ہی انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔ابھی کیسا ہے میرا بچہ وہ متفکر ہو کر بولی۔۔۔۔۔۔۔

فلحال تو کچھ نہی کہہ سکتے۔۔۔ تھوڑا وقت لگے گا۔۔۔سیٹاپ مس۔۔۔۔۔جی۔۔۔وہ متفکر سی بولی۔۔۔جی ڈاکٹر صاحب یہ ڈائیری ہے روبن کی آپ دیکھ لو۔۔۔اگر اُپ کی کچھ ہیلپ ہو سکے تو۔۔۔۔

گڈ اس سے ہمیں کافی ہیلپ ملے گی۔ ابھی فلحال ہم نہ ان کو نیند کے انجکشن لگائے ہیں تا کہ انکا دماغ ریلیکس ہو سکے۔ پھر ہم ٹریٹمنٹ شروع کریں گے۔جی ڈاکٹر صاحب۔۔۔۔۔۔۔

خداوند بہتری لائے گا۔۔۔۔۔

😳😥😤😿😥😳😤

آج ایڈی کی شادی تھی گھر میں زوروشور سے تیاریاں چل رہی تھیں۔وہ فارغ تھی کیا کرتی۔ڈائیری لیکر بیٹھ گئ۔اس میں کچھ لکھنے لگ گئ

مجھ تم سے محبت ہے
یہی دن رات کہتی تھی
سمجھتی تھی کہ تم سے دور جانے پر تھم جائیں گی یہ سانسیں۔۔۔۔
پر نہ سانسیں یہ تھمتی ہیں
نہ یہ دھڑکن بھی رکتی ہے

دل زوروں سے دھڑکتا ہے

کاش اک دن بھی ایسا ہو

یہ سانسیں تھم ہی جائیں تو

یہ دھڑکن رک ہی جائے تو

دھڑکنا دل بھی چھوڑے تو

یہی دن رات کہتی ہوں

میں بار بار کہتی ہوں۔۔۔

اسکی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگ گ ۓ۔بہت رونے کہ بعد وہ فریش ہو گئ۔اور ہاتھ لینے واش روم چلی گئ۔۔۔۔۔۔

😩😔😩😩😩😔😩😩😩😔😩

دو دن کے بعد اسے ہوش آئی تو وہ پہلے سے بہت بہتر لگ رہا تھا۔اس نے آنکھیں کھولیں پہلے تو وہ چت لیٹا سچویشن کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

۔چھت بلکل ٹھیک تھی۔دیواریں بھی اس گھر جیسی نہی تھی جس میں وہ رہتا تھا۔وہ اسکا اپنا گھر بھی نہی تھا۔کہیں وہ جیل میں تو نہی تھا پریشانی اسکے چہرے پر عیاں تھی۔۔۔۔۔۔

اسنے ادھر ادھر دیکھا تو ہوسپٹل کا سامان نظر آیا۔وہ اسوقت ہوسپٹل میں تھا۔نرس نے اسکی حرکات وسکنات دیکھ کے ڈاکٹر روبی کو انفارم کر دیا......

وہ ہر چیز کو بہت غوروحوض سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔پہلے تو سب دھندلہ نظر آرہا تھا اسے کچھ سمجھ نہی آرہی تھی۔۔۔۔۔پھر آہستہ آہستہ اسے سمجھ آنے لگی۔۔۔۔۔۔

شائد کوئی وی آئی پی ہوسپٹل لگ رہا تھا۔روم میں صرف اسی کا بیڈ تھا کھڑکیوں پر خوبصورت پنک کلر کے پردے لگے تھے۔سفیدی مائل دیواریں اوپر سے سبز رنگ کی بتیاں جو پر سکون ماحول بنا رہی تھی۔آج کتنے دنوں بعد وہ خود کو تھوڑا بہتر محسوس کر رہا تھا۔وہ اپنے جسم کو چیک کر کے سوچ رہا تھا۔ کہ وہ بلکل ٹھیک ہے تو ہوسپٹل میں کیوں ہے پھر۔۔۔۔۔۔

اسی کشمکش میں تھا کہ اسے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔اس نے آواز کا تعاقب کیا تو دیکھتا ہی رہ گیا۔ خوبصورت نیلی جھیل جیسی آنکھیں جو اندر تک اتر کے دل کو سکون دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

معصوم خوبصورت دھلا ہوا چہرہ۔بھورے بال کچھ لٹیں جو گلابی گال کے اوپر آرہی تھی۔وہ اتنا مگن ہو گیا کہ یاد ہی نہی تھا کہ وہ کچھ کہہ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔

۔وہ بہت قریب آئی اور کان کے پاس چٹکی بجائی ہیلو مسٹر۔۔۔۔ مانا کہ میں بہت خوبصورت ہوں ۔۔۔۔۔۔پر اتنی نہی کہ آپ دنیا جہان کو بھول جائیں۔۔۔۔۔۔

وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔سوری وہ میں۔۔۔۔۔ . .اس سے بات ہی مکمل نہی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

چھوڑیں جی اب اس سب کی عادت ہو گئ ہے گلی میں سڑک پہ بس میں ہوسپٹل میں کوئی نہ کوئی ٹکر ٹکر دیکھنے والا مل ہی جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔وہ میں۔وہ خجل سا ہو کہ بول رہا تھا۔ ہمہمہمم چلیں جی چھوڑیں۔۔۔۔۔ہم آپ کو بتاتے ہئں ہم کون ہیں۔۔۔۔۔میرا نام روبی ہے میں یہاں پر آنے والے پریشان لوگوں کی دوست ہوں دوست مثالی ہوں اسلیے دوستوں کو ڈپریشن میں نہی رہنے دیتی۔

شیریں لب میٹھی آواز وہ جب بول رہی تھی تو کانوں میں رس گول رہی تھی.اسکا لہجہ دل کو سکون دے رہا تھا۔۔۔۔۔

اچھا تو آپ ڈاکٹر ہیں۔۔۔۔۔نہی جی ہم سئکاٹرسٹ ہیں وہ سر کو خم دئے بولی۔۔۔۔۔۔۔کیا میں سائیکو ہوں۔نہی بلکل نہی۔یہ آپ سے کس نے کہا۔۔۔۔۔۔

تو پھر پاگل ہوں۔۔۔۔۔ارے نہی بھئ نہی۔۔۔۔۔تو میں یہاں کیوں ہوں ؟؟؟؟گڈ کیو سچن۔۔۔۔۔ہم آپ کے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہتے ہیں بس اسی ل ئے۔۔۔۔

پریشان کیوں ہو رہے ہیں چلیں ہم کچھ باتیں کرتے ہیں۔میں نے آپ کو اپنے بارے میں بتایا۔اب آپ کی باری۔۔۔۔۔۔۔آپ بتائے کون ہیں کیا کرتے ہیں۔۔۔۔کتنا پڑھے ہیں۔۔۔۔۔

۔میرے بارے میں۔ہاں گھر میں کتنے لوگ ہیں۔کیا کرتے ہیں۔میں روبن ہوں اور ماں کا نام ریٹا ہے۔یہ کہہ کر وہ چپ ہو گیا۔۔۔۔۔۔

بس۔۔۔۔بس مطلب وہ الجھن سے روبی کیطرف دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

بھئ آپ کے پاپا کا نام اور آپکے پاپا کدھر ہیں۔پاپا۔۔۔۔۔وہ سوچنے لگا۔۔۔۔

پاپا تو ہمیں چھوڑ کے چلے گئے تھے۔۔۔کہیں دور۔۔۔۔کیوں گیے تھے پتہ نہی۔۔۔۔مما سے کبھی نہی پوچھا۔۔۔۔پوچھا تھا نہ۔۔۔۔وہ بچوں کیطرح اسکے ہر سوال کا جواب دے رہا تھا۔۔۔۔

کیا کہا پھر انہوں نے۔۔۔۔۔۔ممانہ بولا کہ وہ گندے آدمی تھے ہمیں چھوڑ کے چلے گ ئے۔۔۔۔۔تمہارا کبھی ملنے کو دل نہی کیا ان سے۔۔۔۔بہت کرتا تھا پہلے جب وہ چھوڑ کے گ ئے تھے۔۔۔۔

وہ غمزدہ ہو گیا۔۔۔۔اچھا چھوڑو یہ بتاؤ یہ روز کون ہے۔جیسے ہی اسنے روز کا نام لیا۔وہ اپنی کنپٹیاں مسلنے لگا۔روز۔۔روز۔۔روز۔۔مار دے گی۔۔۔مار دے گی۔۔۔مار دے گی مجھے۔۔۔ڈاکٹر بچا لو۔۔۔بچا لو مجھے۔۔۔وہ مار دے گی۔۔۔

ڈاکٹر میرے سر میں بہت پین ہو رہا ہے .۔۔۔۔۔میرا سر ڈاکٹر پلیز۔۔۔۔روبی نے اسکی بدلتی حالت دیکھ فورا نیند کا انجیکشن لگا دیا۔وہ نیند کی کیفیت میں بول رہا تھا مار دیا اسے میں نے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر۔۔۔۔اتنا کہہ کہ وہ ہوش سے بیگانہ ہو گیا۔روبی کچھ دیر تو اسے دیکھتی رہی۔۔۔پھر پین اور پیڈ اٹھائے باہر چلی گئی۔۔۔۔

😒😬😳😤😥😬😳

شادی کا دن تھا۔۔۔ہر کوئی تیاری میں مصروف تھا۔۔۔وہ بھی دل کو مارے اپنے کمرے میں روانہ ہو گئی۔۔۔۔دل پہ بہت بوجھ تھا۔۔۔۔۔کسی قل چین نہی تھا۔۔۔۔۔

سکون تو جیسے گم ہی ہو چکا تھا۔۔۔۔۔اتنی گہری چوٹ دل پہ لگی تھی۔۔۔۔اور لگانے والی بھی تو وہ خود تھی۔۔۔۔ایڈی نے پیار میں شرکت دی تھی کسی اور کو اب سزا کا حقدار تو تھا۔۔۔۔

اور وہ کہتے ہیں نہ گیہوں کے ساتھ گن بھی پس جاتا ہے بس وہ ساتھ پس رہی تھی۔۔۔۔۔۔پر چاہ کہ بھی کچھ بول نہی سکتی تھی۔۔۔۔۔

وہ بہت رونا چاہتی تھی۔۔۔۔چیخنا چاہتی تھی ایڈی سے اس رات کا حساب چاہتی تھی۔۔۔کہ کیسے اس نے اپنی قربتیں اتنی آسانی سے کسی اور کو دے دیں۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

پر وہ کچھ نہی کر پا رہی تھی وہ تو سسک بھی نہی پا رہی تھی۔۔۔ایک ننھی سی جان نے باندھ دیا تھا اسے۔۔۔وہ اسکے ساتھ کیسے ناانصافی کرتی۔۔۔۔۔

بس یہی سوچتے ہوئے وہ خود کو مضبوط کر کے شادی میں شامل ہو رہی تھی۔۔۔حالانکہ ایک ایک لمحہ ایسے گزر رہا تھا جیسے روز کے اوپر کوئی بھاری سل رکھی ہو سانس لینا بھی دشوار ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ شادی کے لئے تیار ہوئی پنک کلر کی فراک کے ساتھ مہرون کامدار ڈوپٹہ فراک بلکل سمپل نیچے چوڑی دار پاجامہ نیچے کھسہ پہنے۔۔۔تھوڑی بہت جیولری پہنے وہ بہت ہی پیاری لگ رہی تھی ۔بالوں کو پونی میں مقید کیے چھوڑ دیا تھا جو کمر کے نیچے تک جھول رہے تھے۔ہلکے سے بینگلز ہاتھ میں پہنے وہ باہر نکل گئی۔۔۔۔۔۔

سب تیار ہو کہ چرچ جا رہے تھے۔اس نے ٹینہ کو دیکھا وہ بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔ٹینہ نے ریت ویل پہنا ہوا تھا۔۔۔اس عمر میں بھی کمال لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

۔آج بہت کچھ بدلنے والا تھا۔۔۔۔ٹینہ اسکی مما بن جائے گی۔اور ایڈی ہسبینڈ وہ بھی کسی اور کا۔آج اپنے اوپر گزرتی تکلیف کا سوچ کہ اسے ایڈی یاد آیا۔ایڈی بھی اتنی ہی تکلیف سے گزرا تھا اس دن جسدن میری شادی تھی

تبھی تو اس سے وہ گناہ سرزد ہوا تھا۔۔۔سب میری غلطی تھی۔۔۔۔سر کو جھٹک کہ وہ آگے گزر گئ کہ اب ان سب سے اسے بہت دور جانا تھا۔بس ایک دن کی بات ہے۔۔۔۔

۔پر اسے یہ نہی پتہ تھا کہ زندگی نے اسکے لئے کچھ اور سوچ رکھا ہے۔وہ ٹینہ کے ساتھ چرچ میں چلی گئ جہاں پر ایڈی کا نکاح تھا۔۔۔۔۔وہ جا کے چیئرز پہ بیٹھ گئ۔۔۔۔۔۔۔

وہ داخلی دروازے سے داخل ہوئے۔۔۔للی ریت ویل پہنے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ایڈی بھی بلیک تھری پیس میں کسی پرنس چارمنگ سے کم نہی لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

پہلے ٹینہ اور روز کے پاپا کا نکاح کروایا گیا چچی کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا سب انہیے مبارک باد دے رہے تھے۔۔۔۔۔وہ بھی جا کے انہے گلے ملی۔۔۔۔

پھر ایڈی اور للی کے نکاح کا وقت آیا جب فادر نے نکاح شروع کیا تو ایڈی فادر سے اجازت طلب کر کے بولنے لگا۔۔۔۔

۔میں یہاں سب کے سامنے کچھ کہنا چاہتا ہوں.سب اسکی طرف متوجہ ہو گئے۔روز کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ بلکل سناٹا چھا گیا۔۔۔۔۔۔

میں نے ہمیشہ روز سے محبت کی ہے۔اسکے بغیر کبھی کچھ سوچا ہی نہی۔جب بھی کبھی شادی کا خیال آیا۔۔تو روز کی ہی شکل آنکھوں کے سامنے نظر آتی تھی۔۔۔۔۔

دیکھو قسمت کی ستم ظریفی۔۔۔۔اور کچھ میرے اس صنم کی جس نے مجھ سے میری خوشیاں ہی چھین لیں۔پر اب میری بھی ایک شرط ہے روز

۔میری پہلی بیوی تم ہی بنو گی ورنہ میں للی سے شادی نہی کروں گا۔روز کا چہرہ دھواں ہو گیا۔

تمام آنکھیں اس پہ ٹکی تھیں پر وہ سر نیچے کیے اپنی جگہ پہ بیٹھی رہی۔

اپنی انگلیاں مروڑ رہی تھیں۔۔۔ٹینہ نے اسکا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ تھوڑے توقف کے بعد پھر ایڈی بولا۔

روز جلدی بولو سب نے گھروں کو بھی جانا ہے۔۔۔

۔ٹھیک ہے نہ کرو تم شادی وہ اٹھ کہ جانے لگی کہ للی بھاگتی ہوئی آئی۔روز تم نہ وعدہ کیا تھا کہ میری شادی ایڈی سے کرواؤ گی۔اور اب تم بھاگ رہی ہو۔۔۔۔۔

للی اسطرح نہ تم خوش رہ پاؤ گی نہ میں خوش رہ پاؤں پلیز سمجھنے کی کوشش کرو۔میں کچھ نہی جانتی روز۔

میرے بچے کو اسکے پاپا کا سایہ ملنا چاہیئے۔پلیز۔وہ گڑگڑانے لگی۔۔۔۔۔

پلیز پلیز۔۔۔للی کیوں ایسا کر رہی ہو۔۔اوکے۔میں شادی کروں گی پر تم کبھی مجھے کسی بھی کام کے لیئے فورس نہی کرو گے۔۔۔

۔اوکے ڈارلنگ۔ نینسی میم کو لیکر جاؤ اور پانچ منٹ میں ریڈی کر کے لاؤ۔جی سر وہ روز کو ساتھ لے گئی۔اور روز کے لیئے ہر چیز وہاں پر پہلے ہی تیار کر کے رکھی گئ تھی۔۔۔۔۔۔

۔اسے ریت ویل پہنایا گیا اور اتنی جلدی انہوں نے روز کو تیار کر دیا۔پانچ منٹ بعد وہ جب سفید رنگ کے جوڑے میں باہر نکلی تو وہ کوئی پاک روح لگ تھی۔۔۔۔۔۔

کہیں آسمانوں سے اتری ہوئی کوئی خوبصورت اپسرہ ہو۔۔۔۔ایڈی تو ایڈی باقی سب بھی مبہوت ہو کہ اسے دیکھ رہے تھے۔وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی آرہی تھی۔۔۔۔۔ہر قدم بہت مشکل تھا۔۔۔۔۔۔

یہ کیسا فیصلہ تھا قدرت کا۔۔۔۔جب پاس آنا چاہتی تھی تب دور بیھج دیا۔۔۔۔اور اب دور جانا چاہتی ہوں تو باندھ رہا ہے

۔اوپر سٹیج پہ پہنچی تو فادر نے نکاح شروع کر دیا اور وہ ایڈی کی ہو گئی۔۔۔۔۔ایڈی کتنا مطمئن تھا۔۔۔پر وہ سٹیج سے اتری بغیر کسی کو ملے باہر بھاگ گئی۔۔۔۔۔۔۔

اس نے کمرے میں پہنچ کر خود کو مقید کر لیا۔۔۔ہر چیز اٹھا کے نیچے پھینکنے لگی۔۔۔۔پرفیوم کی شیشی اٹھا کے دیوار سے مار دی۔۔۔۔۔اسکی کرچیاں پورے کمرے میں بکھر گیں۔۔۔۔۔۔

۔چادر پلو سب نیچے پھینک دیے اور غصے کے مارے نیچے زمین پر بیٹھ کہ زور زور سے چیخنے لگی۔۔۔آہاہاہہہا۔۔۔۔۔باہر کافی دیر دروازے پر دستک ہوتی رہی۔پر اسنے کان ہی نہ دھرا۔روتی رہی

۔jeuesکی فوٹو جو دیوار پر لگی تھی۔اس سے باتیں کرنے لگی۔کیوں آپ مجھے اسطرح مشکلات میں ڈالتے ہو جانتے ہو تھک گئی ہوں پھر بھی۔پھر بھی ترس نہی اتا۔۔۔۔۔۔

مار دیتے نہ جب مر رہی تھی۔۔۔کیون بچایا۔۔۔اسدن کے لے تاکہ مجھے ٹوٹتے ہوئے دیکھ سکو۔۔۔۔۔۔بہت خوشی ہو گی نہ تمیں دیکھو کتنی بے بس ہون۔۔۔۔۔۔۔

کوئی گلہ شکوہ نہی کیا آپ سے۔۔مما کو چھین لیا۔۔۔۔۔روبن نے میری لائف تباہ کر دی۔پھر بھی کچھ نہی بولا آپ سے۔۔۔۔۔۔۔میں جب ایڈی کے ساتھ رہنا چاہتی تب روبن کو میری زندگی میں شامل کر دیا۔اور آج جب میں ایڈی سے دور جانا چاہتی تھی تو مجھے پھر باندھ دیا اس سے۔کیوں کیوں ایسا کر رہے ہو میرے ساتھ۔۔۔۔۔

۔😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢🙂🙂

ایڈی جانتا تھا کہ اسکے اس فیصلے نے روز کو بہت ہرٹ کیا ہے۔۔۔۔۔۔پر وہ اس لئے سکون میں تھا کہ روز اب اسکی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ وہ بھی سمجھ جائے گی۔۔۔۔۔۔۔

۔شادی سے فارغ ہو کہ وہ سب گھر آئے۔اسنے روز کے کمرے کیطرف دیکھا لائٹ آف تھی۔اپنے جگتے ہوئے ارمانوں کو سلا کے وہ چپ چاپ آگے بڑھ گیا۔رات کافی ہونے کیوجہ سے سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔۔۔۔۔

صباء بھی بہو کو ایڈی کے کمرے میں چھوڑ کے اپنے کمرے میں پہنچ گئی۔ وہ غصے سے آگ بگولہ کمرے میں ادھر سے ادھر چلے جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

کافی دیر دیکھنے کے بعد ایڈی کے پاپا نے پوچھ ہی لیا۔ کیا بات ہے بتا دو نہی تو بمب پھٹ جائے گا۔ اپ نہ چپ ہی رہیں۔ وہ تو جیسے انتظار میں تھی۔۔۔۔۔۔۔

شروع ہو گئی۔ تب تو بولے نئ۔۔۔۔ تب کیا زبان گھاس چرنے گی تھی۔۔۔ یا ن منہ میں چنے تھے۔۔۔ جب ایڈی نے اتنا بڑا اڈرامہ کیا اس منحوس کو میرے سر پہ بٹھا دیا۔۔۔۔

۔اپنی بکواس بند رکھو۔ اس بچی پر اتنے ظلم کر کے بھی سکون نہی۔ یہ نہ ہو ریٹا کی طرح خدا اپچھتانے کا موقع بھی نہ دے۔ سدھر جاؤ ورنہ میں اب تمہارا برا حال کر دونگا۔ شوہر کے غصے کو دیکھ کہ وہ دب گئ اور سہم گئ

۔😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳

صباء اسے چھوڑ کے کمرے سے چلی گئ تھی۔ اس نے دیکھا کہ کمرہ بہت بڑا اور علیشان تھا۔ ہر چیز دنیا کی اس کمرے میں اتنی بڑی l.e.d ایسے لگے جسے سامنے بیٹھ کہ کوئی بندہ ایکٹنگ کر رہا ہے۔ بہت ہی بڑا آئنہ جس میں پورا انسان صیح سے نظر آ جائے۔ ایک سائیڈ پہ پڑی چھوٹی سی روم فرتج بیڈ کے

اوپر دیوار پر خوبصورت سی ایڈی کی فوٹو۔اور جہازی سائز بیڈ۔ہر چیز کسی نہ کسی برینڈ کی تھی اور خوبصورتی اور معیار کا دوسرا نام تھی۔۔۔۔۔۔

وہ بڑے غور سے کمرے کا معائنہ کر رہی تھی۔۔۔اتنے میں پیچھے سے دروازہ کھلا اور ایڈی اندر آگیا۔ایڈی کو دیکھ کے وہ مڑی۔۔۔۔۔۔

وہ سرد چہرہ لیے بغیر کوئی تاثر دیے اندر داخل ہوا۔۔اور بنا لچک کے گویا ہوا۔۔۔۔للی وارڈروب میں تمہارے کپڑے پڑے ہیں چینج کر کے لیٹ جاؤ اس حالت میں گھبراہٹ ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

للی بھی اسکی زندگی میں اپنی جگہ سمجھ چکی تھی۔۔۔اسے کچھ خاص توقع نہی تھی ایڈی سے ۔۔۔۔۔وہ جانتی تھی کہ یہاں وہ صرف روز کیوجہ سے ہے۔۔۔۔بس اس کے بچے کو اسکا حق مل جائے کافی ہے۔۔۔اسے اور کچھ نہی چاہیے تھا۔۔۔۔

اسلیے اس نے بھی مختصر جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔جی۔اتنا کہہ کہ وہ باتھ روم میں چلا گیا۔کپڑے چینج کر کے لیٹ گیا۔اور سو گیا۔وہ بھی کپڑے بدل کے لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔وہ سمجھ گئی تھی کہ جس پیار کو پانے کے لیے اس نے شادی کے پہلے ناجائز تعلق قائم کیا تھا ۔۔۔ایڈی اسے کبھی نہی دے پائے گا۔بس سوچوں میں گم پتہ نہی کب اسکی آنکھ لگ گئی۔

😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳

اج جب روبی گئی۔ روبن کے کمرے میں تو وہ پہلے سے بہت بہتر لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔ ارے اٹھ گ ےئے آپ کیسے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ ناشتہ کیا آپ نے۔ جی۔ وہ تھوڑا بہت ہی جواب دے رہا تھا۔۔۔۔۔ جو روبی نے واضح محسوس کیا۔۔۔۔۔۔

ارے آج تو ہمارے دوست ناراض ہیں شائد۔۔ نہی۔۔۔۔۔ مطلب بہت زیادہ ناراض ہیں۔۔۔۔۔ نہی تو۔۔۔۔۔ تو پھر ہماری طرف دیکھا کیوں نہی۔۔۔۔ بھئی بتاؤ ہم کیسے لگ رہے ہیں۔۔۔۔

اس نے نظریں اٹھا کے اسے غور سے دیکھا۔۔۔۔۔ جس نے لائٹ پنک کلر کی شرٹ نیچے ہم رنگ پلازو اور پنک ہی ڈوپٹہ گلے میں ڈالا تھا۔۔۔۔ بالوں کو کیچر میں مقید کیے دو تین لٹیں باہر نکالیں تھیں۔۔۔۔ جو گلابی گالوں پہ سوٹ کر رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسکے دل کو بہت اچھی لگی۔۔۔ اب دیکھتے رہو گے کہ بتاؤ گے بھی کہ کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔۔ وہ اس خود میں مبہوت ہوتے دیکھ کر بولی۔۔۔۔۔۔ اچھی لگ رہی ہیں وہ خجل ہو کہ بولا۔۔۔۔۔۔۔

۔ چلیں آج کہیں باہر چلتے ہیں۔۔۔ آج موسم بہت پیارا ہے۔۔۔۔۔ نہی۔۔۔۔۔ وہ باہر جانے کے نام سے ڈر گیا خوف اسکے چہرے سے ٹپکنے لگا۔۔۔۔۔ کیوں؟ روز نے اس سے استفسار کیا۔۔۔۔۔۔

وہ آجائے گی۔۔۔۔۔۔وہ کون ؟روبن۔۔۔۔۔

وہ روز ؟وہ آجائے گی۔۔۔۔

نہی آئے گی میں آپ کے ساتھ ہوں۔ اَپ کو کچھ نہی ہونے دونگی

وہ۔و۔ہ۔وہ۔ماردے گی مجھے۔۔۔۔۔۔ نہی مارے گی۔۔۔۔میں ہوں نہ میں کو۔ آپ بچالو گی جب سے اَپ آئے ہو کیا آئی وہ ادھر۔۔۔۔۔اسنے سوال پوچھا۔۔۔۔

نہی اسنے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔تو چلو پھر۔۔۔اور ہاں ہم اپنے گارڈز لیکر جائیں گے آپ کو کچھ نہی ہو گا۔ ٹھیک ہے پھر۔وہ اسے ہوسپٹل کے پیچھے بنے پارک میں لے گئ۔۔۔۔۔۔

۔وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ تھراپی کہ بعد کتنا سٹریس کم ہوا ہے اسکا۔وہ وہاں جا کہ بہت خوش ہوا وہاں مور تھے۔ چھوٹے چھوٹے خرگوش تھے وہ انہے دیکھ کہ تالیاں بجارہا تھا۔۔۔۔۔۔

بچوں کیطرح خوش ہو رہا تھا۔۔اپ کو پتہ ہے میرے پاپا کہ گھر میں خرگوش تھے۔پاپا میرے ساتھ مل کے کھیلتے تھے۔بہت مزا آتا تھا۔بہت چیزیں تھیں اس گھر میں۔۔۔۔۔

بہت اچھا لگتا تھا مجھے۔۔۔۔۔وہ بہت پیار کرتے تھے مجھ سے۔پھر پاپا کو چھوڑا کیوں۔۔۔۔۔

۔مما کو پاپا پسند نہی تھے ہر روز انکی لڑائیاں ہوتی تھیں۔پاپا ہر بات مانتے تھے مما کی پر وہ علیدہ ہونا چاہتی تھیں۔میں نے بہت واویلا کیا مجھے پاپا کے ساتھ رہنا ہے۔۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

پر مما نے بولا وہ مجھے مار دیں گے۔۔۔۔۔پر میں ابھی پانچ سال کا تھا۔میں ڈر گیا۔۔۔پاپا چھپ چھپ کے ملنے آتے تھے مجھے اسکول میں۔ مما کو پتہ چل گیا انہوں نے مجھے باہر بھیج دیا۔۔۔۔۔۔اسکے بعد ملاقات ہی نہی ہوئی ان سے۔روبی نے دیکھا کہ اپنے باپ کی بات کرتے ہوئے اسکی آنکھوں میں ایک معصوم بچہ اتر آیا۔اسے بہت ترس آیا روبن پہ۔۔۔۔۔۔۔۔

۔روبن چلیں دوائی کا وقت ہو گیا۔کل پھر آئیں گے یہاں ہاں کیوں نہی۔وہ چپ چاپ اسکے ساتھ چلنے لگا۔اور وہ ہسپاتل میں داخل ہو گ ئے۔۔۔۔۔

۔ڈاکٹر روبی ریٹا میم آئی ہیں۔ بھیج دیں اندر۔ گڈ آفٹر نون ڈاکٹر۔ کیسی ہیں آپ۔۔۔۔جی میں ٹھیک ہوں آپ سنائیں۔میں بھی ٹھیک ہوں میرے بچے میں امپر وومنٹ ہے پہلے سے آج وہ خوش لگ رہا ہے میں نے سوچا اپکو مل کہ شکریہ بولوں۔۔۔۔۔۔

خوشی انکی باتوں سے جھلک رہی تھی۔۔۔۔۔شکریہ کی کوئی بات نہی یہ میرا کام ہے۔میں وہی کر رہی ہوں۔آپ سے کچھ چاہیے تھا مجھے امید ہے اپنے بچے کے ل ئے آپ منع نہی کر پائیں گی۔۔۔۔۔

۔جی بول ئے۔میرے پاس جو کچھ بھی ہے وہ روبن کا ہی تو ہے۔وہ اپنے پاپا سے ملنا چاہتا ہے۔اپ اسکے پاپا کو اطلاع کریں یا ہمیں ایڈریس دیں ہم انکو بلا لیں گے۔۔۔۔

روبی نے انکے متغیر ہوتے رنگ دیکھے جو انکے چہرے پر واضع نظر آرہے تھے۔۔۔۔میں اسے وہاں نہی بھیجنا چاہتی ڈاکٹر۔۔۔۔وہ کچھ توقف کے بعد بولی۔۔۔۔۔

۔آپ کے چاہنے کیوجہ سے پہلے ایک بچے نے اپنا بچپن ماں باپ کے ہوتے ہوئے بھی لاچاری اور محرومی سے گزارا ہے۔اب آپ چاہنا چھوڑ دیں۔۔۔۔۔

۔اسکے اس روئے کے پیچھے آپ کا ہی کردار ہے۔آپ نے جائز فرمائشوں کو نظر انداز کر کے ہمشہ اسکی غلط خواہشات پوری کی ہیں۔جسکا نتیجہ نہ صرف روبن کو بھگتنا پڑا ہے بلکہ روز ایڈی اور روبن کے پاپا کے بھی نقصانات ہوئے ہیں۔۔۔

۔ابھی بھی آپ کو سمجھ نہی آرہی ہے کہ وہ اپکی پراپرٹی نہی ہے بچہ ہے آپکا۔جسکے زہن پر آپکے ہر فیصلے کہ نشانات ہیں۔اسے ٹھیک کرنے سے پہلے خود کو ٹھیک کیجے۔۔۔

۔پلیز۔۔۔۔ریٹا جانتی تو تھی کہ اسکی غلطیاں ہیں پر اپنی انا میں وہ ماننا نہی چاہتی تھی۔پر ڈاکٹر کی دو ٹوک اور بلکل سیدھی باتیں اسکے دل میں چب رہی تھیں وہ اٹھ کے باہر نکل گئ۔۔۔۔۔۔

۔ارے روبی آپ نے کسی سے سختی کی نہی اور آج کیا ہو گیا تھا اپکو۔پتہ نہی یار۔پر آج روبن نے باتیں کی تو مجھے ترس آیا۔تمام غلطیاں اسکی ماں کی ہیں۔باقی سب فری میں سزا پا رہے ہیں۔اور انہیے تو دیکھو کوئی احساس ہی نہی۔۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

زہِ نصیب! جان قربان جان کی امان ملکہ عالیہ۔۔۔۔ کہیں ہم خواب تو نہی دیکھ رہے۔۔۔۔۔۔اور کوئی ہے تو ہمیں چٹکی کاٹو۔۔۔۔۔ بھئی آج ہماری بیوی نے ہمیں خود کال کی۔۔۔۔۔۔

فون نمبر دیکھ کے اٹیک ہوتے ہوتے بچا۔۔۔۔۔ ضرور کوئی اہم کام ہو گا۔ورنہ اس غریب کی اوقات کہ پرنسز ریٹا یاد کرے۔بکواس بند کرو۔ہائے ئے ئے دل چیر دیتا ہے تمہارا یہ پیار بھرا انداز ۔۔۔۔۔۔۔۔

ہائے ئے ئے ئے ئے ئے۔۔۔۔اپنی فضول بکواس بند کرو۔۔۔۔۔اور میری بات غور سے سنو۔۔۔۔جی جی محترمہ فرمائے۔۔۔وہ اسکے لہجے کی سنجیدگی کو عام حالت سمجھ رہا تھا کیونکہ ریٹا نے کبھی خاص انداز میں بات ہی نہی کی۔۔۔۔۔۔

۔وہ روبن؟۔۔۔۔وہ اتنا کہہ کہ رونے لگی۔۔۔ کیا ہوا روبن کو؟۔۔۔روبن کا زکر اور ریٹا کا اسطرح رونا یاور کے لیے جان کنی کے مترادف تھا۔۔۔ کیا ہوا روبن کو۔۔۔ کیسا ہے؟۔۔۔۔۔ریٹا پلیز رونا بند کرو سیدھی طرح بتاؤ۔۔۔۔ کیوں جان نکال رہی ہو میری۔۔۔۔۔۔۔۔

جلدی بتاؤنہ۔روبن کا زکر سنتے ہی اسکی ٹون فوراہی بدل گئی۔آخر کو باپ تھا۔اسکی طبیعت ٹھیک نہی ہے۔۔۔بڑی مشکل سے اٹکتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

طبیعت کیا ہوا اسے ریٹا پلیز کھل کے بتاؤ مجھے۔۔۔ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ اسے آپ کی ضرورت ہے۔کہاں ہے۔۔۔۔آپ پلیز آجاؤنہ تم فکر نہ کرو ریٹا میں ابھی پہنچتا ہوں۔۔۔۔۔

پر پہلے صیح طرح سے بتاؤ کہ کیا ہوا اسے ؟ریٹا پلیز بتاؤنہ۔کیوں جان نکال رہی ہو؟۔اسے پل کے ل ئے روبن پہ بہت ترس آیا۔اپنی ضد میں اسنے ایک باپ کو بیٹے سے دور کر دیا۔۔۔۔۔۔

سنو پلیز وہ جسمانی طور پہ بلکل ٹھیک ہے بس مینٹلی تھوڑا ڈسٹرب ہے میں ایڈریس بیجھتی ہوں تم آجاؤ۔۔۔۔باقی ادھر آکے دیکھ لینا پلیز۔۔۔۔۔جلدی بیجھو ایڈریس۔۔۔میں ابھی نکلتا ہوں شام تک پہنچ جاؤں گا۔۔۔۔اوکے بائے میں سینڈ کرتی ہوں۔بائے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔ٹینہ وہ کہاں ہو گی اسوقت ؟۔وہ بہت ہی پریشانی سے گویا ہوا۔وہ ٹھیک تو ہو گی نہ۔؟کہیں کچھ کر نہ لے؟کیا میں نہ غلط کیا اسکے ساتھ ؟

پتہ نہی بچے تم نے غلط کیا کہ صیح۔۔۔۔بس میں تو یہ جانتی ہوں کہ سب فیصلے خداوندہی کرواتا ہے ۔ہم تو بس کٹھ پتلیاں ہیں۔اور خدا کے کیے ہوئے فیصلے غلط نہی ہوتے انکے پیچھے کچھ نہ کچھ مصلحت ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔باقی بچی روز تو وہ بھی آہستہ آہستہ قبول کرلے گی یہ فیصلہ کچھ وقت دوا سے وہ ٹھیک ہو گی کچھ غلط نہی کرے گی۔تم بس حوصلہ مت ہارنا۔آؤ ناشتہ کرو بیٹھ کہ۔وہ بھی انکے ساتھ چل پڑا۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

للی کو بہت تذلیل محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔کل سے لیکر آج تک اس نے ایک پل کے لئے بھی للی کو نہی دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔ایسے فیل کروا رہا تھا جیسے وہ اکیلا ہی اس کمرے میں رہتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جانتی یہ زبردستی کا رشتہ ہے اسمیں اتنی ہی خوشیاں ہیں۔۔۔۔۔دماغ مانتا تھا پر دل کے ہاتھوں مجبور تھی۔۔۔۔گستاخ دل کوئی بات ماننے کو ہی تیار نہی تھا۔۔۔۔۔۔بار بار بے ایمان ہو تا تھا۔۔۔۔۔۔

وہآئینے کے سامنے کھڑی ہوئی تو اپنا ضمیر سامنے آ کے کھڑا ہو گیا۔اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کہ اسے ملائمت کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

تمیں کیا لگا تھا دھوکے سے بنایا ہوا رشتہ تمیں بہت خوشیاں دے گا۔جس گھر کی بنیاد ہی کمزور ہو اس پہ کہاں منزلیں بنیں گی۔۔۔۔۔۔وہ گھر مکمل ہونے سے پہلے ہی نیست و نابود ہو جائے گا۔۔۔۔۔اور صرف تباہ برباد نہی ہو گا۔۔۔۔۔اس میں رہنے والے انسانوں کی روحوں کے جنجوڑ کے زخمی کر دے گا۔۔۔۔۔اور پھر چاہ کر کے بھی کوئی دعا یا دوا اثر نہی کرے گی۔۔۔۔۔۔تمام عمر زخموں سے خون رستا رہے گا۔۔۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

یہ سب رؤز کا حق ہے۔ یہاں تک کہ یہ بچہ بھی۔ کیوں کہ اس نے تو صرف رؤز پر اپنا آپ نچھاور کیا تھا۔ تم تو کہیں بھی نہی تھی۔ روز نے یہ سب بھیک میں تمیں دے دیا۔۔۔۔۔

اور تم نے تم نے بدلے میں اسے کیا دیا۔۔ اسکا ضمیر چیخ چیخ کر اسے ملامت کر رہا تھا۔۔۔۔ تم نے تو اس جھولی بھر بھر کے لٹایا کبھی نہ ختم ہونے والے آنسو۔۔۔۔۔ جدائی کا غم۔۔۔ تنہائی۔۔۔۔۔۔ واہ لیلی واہ تم زندگی میں پیار سے محروم رہی تو کیا تم دوسروں کا پیار بھی چھین لوگی۔۔۔۔۔ بہت ظالم ہو تم تم نے اپنی خود غرضی میں دو دلوں کو دور کر دیا۔۔۔ تف ہے تم پر۔۔۔۔۔

۔ یہ سب تمہارا ہی بویا ہوا ہے اب برداشت کرو۔ اسکی آنکھوں سے آنسو سفید موتیوں کیطرح لڑیوں کی صورت گالوں پہ گرنے لگے۔ سب دھندلا گیا۔ جب آنکھیں صاف کی تو سب غائب تھا۔ وارڈ ڈروب کھول کے اپنے لۓ کپڑے نکال کے وہ واش روم میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔

شادی تو مجبور ہو کہ کر لی تھی ایڈی سے پر اب وہ اس سے دور ہی رہنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ اسیلۓ شادی کے دوسرے دن ہی وہ بغیر بتاۓ صبح صبح گھر سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔

جب وہ گھر سے نکلی اسوقت ابھی رات نے اندھیرے کی چادر ابھی لپیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔ چاند بھی ساری رات چمکتے رہنے کے بعد تھکاوٹ سے چور اپنے گھر روانہ ہونے کو تیار تھا۔۔۔۔ سورج گھر سے نکلنے کی تیاری میں تھا اور بادل آہستہ آہستہ سفیدی میں تبدیل ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔

رات کی خنکی اور گہرا سکوت دل کو سکون دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔وہ بنا سوچے سمجھے گھر سے نکلی اور اس کے قدم خود با خود چرچ کی طرف مڑ گئے۔۔۔۔وہ کافی دیر چرچ میں اکیلی بیٹھی jesus کو دیکھتی رہی۔۔۔۔۔

آج اس نے دعا کے لیے ہاتھ بھی نہیں اٹھائے تھے ایسا لگ رہا تھا جیسے اب اسے کچھ نہیں چاہیے سوائے دل کے سکون کے۔۔۔۔کافی دیر آنکھوں ہی آنکھوں میں وہ باتیں کرتی رہی پھر اٹھ کے چرچ کے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

ابھی وہ گھر نہیں جانا چاہتی تھی اس لیے وہ بے سود سڑکوں پہ گھومنے لگی۔۔۔چلتے چلتے اچانک بورڈ پہ نظر پڑی جس پر ضرورت برائے اساتذہ بلا معاوضہ لکھا تھا۔۔۔بس ایک منٹ نہیں لگا یا فیصلہ کرنے میں۔۔۔اور اندر چلی چلی گئی۔۔۔۔

پرنسپل سکول کے متعلق اس سے بات کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ سکول ہم نے انجیو کے بی ہاف پہ کھولا ہے۔۔۔۔۔۔نیا نیا ہے ابھی زیادہ کوئی ایکسپرٹ تو نہیں ہیں پر ہم پورے دل سے کام کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ہماری کوشش ہے کہ یہ بچے کسی مقام تک پہنچ جائے۔۔۔۔۔

۔جی میں بھی ہنڈرڈ پرسنٹ دوں گی۔۔۔۔ آپ بے فکر ہو جائیں۔۔۔۔۔۔۔ گڈ گرل۔۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔۔۔۔ بیل بجا کے شیلہ کو بلایا۔وہ فوراً ہی آئی۔یس میم۔بچے یہ روزی ہیں یہ بھی کولیگ ہیں۔۔۔۔۔۔۔

۔آپ انکو سب سے ملواؤ اور کچھ دن اپنے ساتھ رکھو تا کہ یہ بچوں کی زبان سمجھ سکیں۔۔۔۔۔ شیور میم۔چلیۓ روز وہ بہت ہی پیاری مسکراہٹ کے ساتھ گویا ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

سادے سے کپڑوں میں ٹیل والی پونی اور گالوں میں پڑھتے ڈمپل اسے منفرد بنا رہے تھے۔وہ بھی اٹھ کہ شیلہ کہ ہمراہ چلی گئ۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیلہ اسے اپنے ساتھ لے گئ سکول کا وزٹ کروانے کے لیۓ۔سکول کافی بڑا نہی تھا۔کسی گھر کی بلڈنگ میں سیٹ اپ کیا گیا تھا۔پر لان بہت ہی اٹریکٹو تھا۔رنگ برنگے پھول اور بہت ہی پیاری خوشبو جو سب سے پیارا لگا اسے وہ گلاب تھا سفید رنگ کا بے داغ اور بے خوشبو

جو اسے اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔کیا ہوا روزی کو روز پسند آ گیا۔بس اس نے دھیما سا ہسنے پر ہی اکتفا کیا۔چلو تمیں سٹاف سے ملواتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

۔کل ملا کہ ہم چھ لوگ ہیں یہاں سارے ہی اپنے کاموں سے وقت نکال کے یہاں آتے ہیں

ہیلو۔۔۔۔۔۔کیسی ہیں آپ یہ مس علینہ۔۔۔۔۔۔۔و

وہ ہیں میتھ میں ایکسپرٹ ہیں۔بچوں کو اشاروں سے بہت اچھے سے پڑھاتی ہیں۔ہائے۔مس علینہ یہ روزی ہے ہماری نئ کولیگ واہ" یہ تو بلکل ہمارے باغیچے کے سفید روز جیسی بے داغ اور خوبصورت ہے "۔۔۔۔۔۔۔

تھنکس۔کچھ مدد کی ضرورت ہو بلا جھجک پوچھ لیجے گا ہم فیملی ممبرز کیطرح ہیں۔تمیں اچھا لگے گا ہم لوگوں کا ساتھ۔جی ضرور۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑا آگے ایک اور بتیس تیتس سال کی ایک اور لڑکی آرہی تھی۔یہ نادیہ ہے یہ صبح میں یونی جاتی ہے اور شام میں سکول کو وقت دیتی ہے۔یہ بچوں کو اسلامیات اردو جیسے سبجیکٹ پڑھاتی ہیں۔مس نادیہ یہ نئ ٹیچر ہیں۔۔۔۔۔۔۔

۔روزی ہائے۔مل کے خوشی ہوئی۔مجھے بھی۔چلیں۔آگے چالیس سال کے پر خوبرو چاک وچوبند آدمی کھڑے بڑی شفقت سے مسکرا رہے تھے۔لگتا ہے۔آج ایک اور نوجوان ملک کی ترقی میں حصہ لینے آیا جی سر آپ نے صیح بولا یہ مس روزی ہیں۔آج سے ہمیں جوائن کر رہی ہیں۔گڈ گرل

"ایک دن اسطرح یہ چمن لگن کے قیمتی پھولوں سے بھر جائے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"۔انشاللہ ضرور۔روزی یہ سر عاشر ہیں۔یہ انگلش بہت اچھی پڑھاتے ہیں بچوں کو اور پی ٹی بھی کرواتے ہیں۔اوکے گرل میں چلتا ہوں۔جی سر۔۔۔۔۔۔۔

۔ایک اور سر ہیں یقیناً ان سے مل کے خوشی ہو گی آپ کو وہ کافی خوش مزاج اور گڈ لکنگ اور میرا تو کرش ہیں۔اسکی ہسی نکل گئ۔روز تم ہستے ہوئے کتنی پیاری لگتی ہو۔۔۔۔۔۔شکریہ۔۔۔۔

۔تھینکس۔اب تم بتاؤ تمیں کس سبجیکٹ میں انٹرسٹ ہے۔میرے خیال میں میں آرٹس میں بہت اچھی ہوں۔مجھے رنگوں سے خاص انسیت ہے۔میں ڈرائنگ کروالیا کروں گی۔۔۔۔گڈ۔آپ شروع کرو بچے خود بخود آپ کے پاس آجائیں گے۔۔۔۔۔۔۔

پر آپ کو اپنا سامان فلحال خود ہی لانا ہو گا۔نو پرابلم میں صبح لے آؤں گی۔گڈ چلو سب سٹاف روم میں ہوں گے میٹنگ ٹائم ہیے۔سارے دن کی پراس یس پہ بات ہوتی ہے بہت کچھ پتہ چلتا ہے۔چلو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پاپا آپ ؟ایڈی باپ کو دیکھ کہ پھدک کہ اسکے گلے لگ گیا۔خوشی اسکے ہر زاوے سے چھلک رہی تھی۔بچوں کیطرح چمٹ کہ رونے لگا۔وہ اسے پیار سے تھپکتے رہے۔وہ ان سے چھوٹی چھوٹی۔۔۔۔۔

وہ باتیں کرنے لگا۔ان کے باغیچے کے پھولوں کی انکی مرغیوں کی موروں کی وہ بڑے پیار سے اسے جواب دے رہے تھے۔روزی اور ریٹا مبہوت ہو کے انہیے دیکھے جا رہی تھی۔ریٹا نے آج سے پہلے روبن کو کبھی اتنا خوش نہی دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

۔اندر ہی اندر اسے گھٹن ہو رہی تھی۔پچھتاوے کی آگ اسے جھلسا رہی تھی۔پاپا آپ مجھے کبھی ملنے نہی آئے۔اب چھوڑ کہ تو نہی جاؤ گے۔نہی میں اپنے بچے کو چھوڑ کہ نہی جاؤں اسکی آنکھوں میں بھی آنسو تھے۔وہ باپ بیٹا ایسے گھل مل گۓ تھے جیسے برسوں سے ساتھ ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے کبھی۔۔۔۔۔۔۔اور ریٹا ایسے اکیلی کھڑی جیسے بہت بیگانہ ہو ان کے لۓ۔آج پہلی دفعہ ریٹا نے خود کو اپنے شوہر سے کمتر محسوس کیا تھا۔اسکے چہرے کی ہوائیاں اڑ گیں تھیں وہ ڈاکٹر کے ساتھ باہر آگئ۔وہ بہت دیر تک اباتیں کرتے رہے۔کھانا بھی اکھٹے کھایا۔ڈاکٹر کو روبن میں بہت امپروومنٹ نظر آرہی تھی۔اسے ایڈی کے پاپا کو بلانے والے فیصلے پہ فخر ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

سب ملاقات والے کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ میڈیم وہاں آگئ۔۔۔۔۔۔میڈیم بہت اچھی اور سلجھی ہوئی باشعور عورت تھیں۔۔۔۔۔بہت نرم دل اور مشفق عورت تھیں۔۔۔۔سب دل سے انکی عزت کرتے تھے۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

سب انکے احترام میں کھڑے ہو گئے۔۔۔۔۔انہوں نے آتے ہی بلند آواز میں سلام لیا۔۔۔سب نے سلام کا جواب دیا۔۔۔۔۔میں آپ لوگوں کی شکر گزار ہوں کہ آپ لوگ میری اتنے اچھے طریقے سے بغیر معاوضے کے مدد کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

خدا آپکو اس بات کا اجر ضرور دیں گے۔۔۔۔۔چھوٹی چھوٹی چیزیں کر کے ہمارا سکول کافی بہتر اور مکمل ہونے والا ہے۔۔۔میری سوچ سے جلدی بچے قالین سے اٹھ کے بنچ پہ بیٹھنے کے قابل ہو گئے ہیں۔۔۔۔

پر ایک اور فیور چاہیے مجھے آپ لوگوں سے میں چاہتی آپ لوگ مل کر کوشش کرو تاکہ بچوں کے لئے گراونڈ میں جھولے لگ سکیں۔۔۔بچے تفریح بھی پھر اچھے سے کریں گے۔۔۔۔۔

میں نہی چاہتی کہ کہیں سے بھی یہ چیرٹی سکول رہے۔۔۔اسلئے یہ میری طرف سے دس ہزار باقی آپ لوگ جیسے کر سکیں۔۔۔۔میم میں نے محلے میں چیرٹی بوکس لگایا ہوا ہے ہفتے کے یہ تین ہزار ہوئے ہیں۔۔۔۔

میرے پاس یہ دو ہزار ہیں میں نے بچا کے رکھے تھے۔۔۔۔۔میرے بھی یہ تین ہزار۔۔۔سب نے اپنا اپنا حصہ ڈالا۔۔۔اب روز کی باری تھی پر اسکے ہاتھ خالی تھے۔۔۔۔۔

سوری میں گھر سے نکلتے وقت کچھ بھی نہی لا پائی وہ خجل سی ہو گئی۔۔۔۔ نہی بچے آپکا پہلا دن ہے آپ کو کونسا پتہ تھا۔۔۔۔۔۔جی

بریک ختم ہوئی تو وہ سب کلاس روم کیطرف بڑھ گ ئے وہ بھی شیلہ کے ساتھ چلی گئ۔۔۔۔۔وہ بچوں کو متھیس پڑھارہی تھی۔۔۔۔۔اور اتنے پروفیشنل طریقے سے پڑھارہی تھا۔۔۔۔۔

کہ وہ حیران ہی رہ گئی۔۔۔۔۔

وہ اپنے پاس بالٹی گیندوں کی رکھ کے بیٹھی تھی۔۔۔۔اور بچوں کو جمع کے سوالات کروارہی تھی۔۔۔۔۔بورڈ پر دو پلس دو لکھا تھا۔۔۔۔اس نے بالٹی میں سے پہلے دو گیندیں نکالیں۔۔۔۔۔

پھر درمیان میں پلس کا نشان بنایا پھر دو اور نکال کے انہے اکٹھا کیا۔۔۔۔پھر بچوں کو گننے کے ل ئے بولا۔۔۔۔وہ چار چار انگلیاں کھڑی کرے تھے۔۔۔۔پھر شیلہ نے بھاری بھاریٔ سب بچوں سے بورڈ پر سوالات کے۔۔۔۔تو وہ صیح جواب دینے لگے۔۔۔۔۔۔

اسے مزا آرہا تھا یہ سب نیا تھا اسکے ل ئے۔۔۔۔۔۔

🙄🙄🙄🙄🙄🙄🙄🙄🙄🙄🙄🙄🙄🙄🙄🙄🙄

وہ کافی دیر روز کا انتظار کرتا پھر ڈھیٹ بنتا اسی کمرے میں لیٹ گیا۔۔۔۔اور کب انتظار کرتے کرتے سو گیا اسے پتہ ہی نہی چلا۔۔۔۔۔۔۔

وہ بہت دیر سے گھر میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔۔سیدھی کچن کی طرف گئی۔۔۔کل سے کچھ نہی کھایا تھا ابھی اسکو بھوک لگی تھی۔۔۔فریج سے کھانا نکال کے گرم کر رہی تھی کہ ٹینہ بھی آ گئی۔۔۔۔

وہ خوش مزاجی سے گویا ہوئی۔۔۔ارے آپ آ گئیں۔۔۔وہ اسکا سر چومتے ہوئے بولی۔۔۔۔جی لائے ہم کھانا گرم کر کے دیتے ہیں۔۔۔۔وہ بہت نرمی سے بات کر رہی تھیں۔۔۔روز کو بہت افسوس ہوا اپنی حرکت پر صرف ایک ایڈی کیوجہ سے وہ کتنے اہم رشتوں سے اجتناب کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ٹینہ اور بابا جان چھڑکتے ہیں اس پر اور وہ ناشکرے کیطرح کمرے میں بند ہو کر رہ گئی۔۔۔۔دل میں مسوس کے رہ گئی۔۔۔۔ٹینہ کہ ہاتھ پکڑ کے چوم کے عقیدت سے آنکھوں پہ لگا لیا۔۔۔۔۔

ٹینہ کی آنکھوں سے آنسو نکل کر اسکے ہاتھوں کے پوروں میں جزب ہونے لگے۔۔۔۔ٹینہ میں آپ کو بہت دکھی کرتی ہوں نہ آپ کی بری بیٹی ہوں نہ میں۔۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے نہ میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔۔میری ایک بات مانو گی روز۔۔۔۔جی بولو

آپ۔۔۔۔پرامس کرؤ۔۔۔مانو گی آپ بولو۔۔۔۔۔

میں چاہتی ہوں تم ایڈی کو موقع دو ایک۔۔۔۔وہ بات سن کے خاموش ہو گئ۔۔۔۔۔۔کچھ دیر گہرے سکوت کے بعد ٹینہ نے خاموشی کو توڑا۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

دیکھو روز تم چاہتی تھی کہ وہ للی سے شادی کرے۔۔۔۔۔اس نے ناچاہتے ہوئے بھی کی۔۔۔۔وہ اپنے تمام فرائض بھی نبا رہا ہے بہت اچھے سے۔۔۔پھر اسے بھی اسکا حق ملنا چاہی ئے۔۔۔پھر چاہے بیوی کے فرائض نہ سہی پر ایک دوست تو بن کے رہ سکتی ہو۔۔۔۔

تم جانتی ہو روز وہ روح کی گہرائیوں سے تمیں محبت کرتا ہے۔۔۔جب تم تھوڑا دور جاتی ہو تو اسکا جسم مردہ ہو جاتا ہے۔۔۔۔تم نہی جانتی وہ چھ ماہ تمہارے مردہ وجود کے ساتھ کیسے بیٹھا رہا ہے۔۔۔۔۔ایک ایک پل اس نے انتظار میں کاٹا ہے۔۔۔۔۔۔ہم سب نے امید چھوڑ دی تھی۔۔۔۔پر اسے یقین تھا تم جلد ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔۔۔اور دیکھو اسکے یقین کی طاقت تم ٹھیک ہو گئ۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کہتے ہیں معجزہ ہے پر میں کہتی ہوں یہ ایڈی کے پیار اور یقین کی وہ مضبوط ڈوری تھی جس نے تمہاری ٹوٹتی سانسوں کو مجتمع کر کے انہیے پختگی عطا کی۔۔۔جسکی بدولت آج تم زندہ سلامت کھڑی ہو۔۔۔۔۔۔

بھا گو مت سامنا کرو اپنے رشتے کا۔۔۔جی۔۔۔وہ بس اتنا ہی بول سکی۔۔۔۔ٹینہ میں وعدہ نہی کرتی پر میں کوشش کروں گی۔۔۔۔۔ٹینہ اسکی غلطی نہی۔۔۔۔۔۔ غلطی کو تو انسان معاف کر دیتا ہے۔۔۔۔۔پر شرک ٹینہ۔۔۔۔اسے تو خدا نہی معاف کرتا ہم تو عام انسان ہیں۔۔۔کہاں سے اتنا بڑا دل لیکر آئیں۔۔۔۔۔

ٹینہ نے اسکی بات سن کے چپ سادھ لی۔۔۔۔وہ بھی کھانا گرم کر کے زہر مار کرنے لگی کیوں کہ بھوک تو اب اسکی اڑ چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

للی کھانا کھا کے شام سے ہی ادھر ادھر ٹہل رہی تھی۔۔۔۔پر وہ ستم گر نہی آیا۔۔۔۔پھر تھک ہار کے میڈیسن کھا کے وہ لیٹ گئی۔۔۔نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔۔۔

وہ دل ہی دل میں اس سیر اب کے بارے میں سوچ رہی تھی جو کبھی اسکا ہو نہی سکتا۔۔۔۔جو نہ تو خود سیر ہو سکتا ہے اور نہ ہی کسی کی پیاس بجھا سکتا ہے۔۔۔۔سب جانتی تھی پھر بھی آنسو ٹوٹ کر گال پر سے ہوتے ہوئے اسکی بے ترتیب زلفوں میں جزب ہو گیا۔۔۔۔

اور پھر نا جانے کس پہر اسکی آنکھ پر نیند کی پری مہربان ہو گئیکہ وہ دنیا مافیا سے بیگانہ ہو گئی۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے آفس میں بیٹھی تھی جب یاور اور ریٹا کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔اس نے پر مسرت مسکراہٹ اچھالی۔۔۔۔وہ آگے چل کر کرسیوں پر بیٹھ گ ئے۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ڈاکٹر صاحبہ کیا ہمارے بچے کی دماغی حالت ابھی تک ٹھیک نہی ہوئی۔۔۔وہ پر متفکر بولا۔۔۔۔۔وہ مسکرادی۔۔۔کیا ہوا

وہ کافی بہتر ہے آپ دونوں کے ساتھ کیوجہ سے۔۔۔۔آپ اسی طرح اس کے سامنے رہیں وہ جلد بہتری کی طرف قدم بڑھائے گا

بچے تم اتنے سخت کیسے ہوگ ئے۔۔۔۔وہ ڈاکٹر کے کہنے پہ اسے ہوسپٹل سے دور سمندر کے کنارے لیکر گیا سورج ڈھوب رہا تھا ٔاور جاتے جاتے سارادن جل جل کے جب تھک کہ جارہا تھا تو شعاعوں کے رنگ دیکھنے والوں کو مسحور کررہے تھے۔۔۔۔۔

پانی کے اوپر پڑتی شعاعیں ٹوٹے دل والے لوگوں کو اپنی طرف کینیچ رہی تھیں۔۔۔۔وہ بھی مسحور ہوکر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے بیٹے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔اس نے یہ جو زندگی پائی تھی اسمیں ریٹا اور وہ دونوں ہی زمہ دار تھے۔۔۔۔اپنی اپنی انا اور خود غرضی میں ایک ابھرتے ہوئے ستارے کو غلط رستہ دکھا بیٹھے تھے۔۔۔۔۔۔

ایک ٔانسو ٹوٹ کر کے اسکی ٔانکھ سے بے مول ہوگیا۔۔۔۔پاپا آپ رو کیوں رہے ہیں۔۔۔۔روبن کی ٔاچانک نظر پڑھی تو اسکا باپ رورہا تھا ٔ۔۔۔۔بچے وہ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر بولا۔۔۔

یار تو ایسا تو نہی تھا۔۔۔۔ مطلب روبن نہ سمجھی سے بولا۔۔۔۔ یار اتنا سخت۔۔۔ اتنا بے رحم تجھے یاد ہے ایک دفعہ تیرے ہاتھوں سے ایک جانور کا بچہ مر گیا تھا۔۔۔ تم کتنا روئے تھے۔۔۔۔۔؟ کتنے دن کھانا نہی کھایا تم نے۔۔اور اب؟ وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

ایک انسان کو وہ بھی ایسے۔۔۔ وہ روبن کیطرف دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔ پتہ نہی پاپا کیا ہو گیا تھا مجھے اسکی آنکھ سرخ رنگ ہو گئیں تھیں جیسے ابھی خون چھلک جائے گا۔۔۔۔۔

میں کیوں ایسے ضد میں آ گیا۔۔۔ میں نے اسے سچ میں میں محبت کی تھی۔۔۔۔ وہ موم کی خوبصورت آنکھوں والی گڑیا مجھے بہت پسند تھی۔۔۔

پاپا جب وہ ہستی تھی تو دل کو سکون ملتا تھا عجب سی خوشی ہوتی تھی۔۔۔ وہ سحر زدہ بتا رہا تھا۔۔۔۔ میرا دل چاہتا تھا کہ وہ میرے ساتھ کھیلے۔۔۔۔

پر ایڈی ہمیشہ بیچ آ جاتا تھا۔۔۔ آہستہ آہستہ میرے دل میں نفرت بڑھنے لگی پھر جب ایڈی نے مجھے مارا تو وہ نفرت لاوا بن کے میرے دماغ پر چھا گئی۔۔۔ بابا میں یہ تک بھول گیا کہ میں کتنا پیار کرتا تھا اسے۔۔۔۔۔

بابا میں نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنے پیار کا قتل کیا ہے۔۔۔۔اس نے مجھے معاف کر کے ساری زندگی کے لئے مجھے سولی پر لٹکا دیا ہے۔۔۔چاہ کر بھی میں خود کو معاف نہی کر سکتا۔۔۔۔۔اس سے اچھا تھا وہ مجھے کوئی سزا دے دیتی تا کہ اس من پہ تو بوجھ نہ ہوتا۔۔۔۔۔۔ابھی تو سانس لینا بھی مشکل ہے۔۔۔آنسو لڑیوں کی صورت اسکے چہرے پر تواتر سے بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جب اپنے کمرے میں آئی تو ایڈی کو سویا ہوا دیکھ کہ وہ ڈرائنگ روم ہی میں کاوچ پر لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔نیند کسے آنی تھی ساری رات آنکھوں میں کٹ گئ۔۔۔۔۔صبح اٹھ کہ وہ کافی دیر سوچتے رہنے کے بعد کمرے میں چلی گئ۔۔۔۔

وارڈروب سے اپنا سوٹ نکالا۔۔۔۔۔واش روم میں گھس گئ۔۔۔۔فریش ہونے کے بعد ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہوتی بال ڈرائر سے خشک کرنے لگی کہ پیچھے سے ایڈی نے آ کے زور سے پکڑ لئا۔۔۔۔

اسکی زلفوں کے گیلے گیلے قطروں اسکی آنکھوں کو سکون دے رہے تھے۔۔۔۔وہ سانس روکے بس آئینے میں اسی کا عکس دیکھ رہی تھی۔۔۔۔وہ اسے پرے دھکیلنا چاہتی تھی لڑنا چاہتی تھی۔۔۔چیخنا چلانا چاہتی تھی۔۔۔پر وہ کچھ نہی کر پائی۔۔۔

وہ اسکے بالوں سے ہوتا ہوتا اسکے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔وہ بے خودی میں آنکھیں میچ گئی۔۔۔۔۔وہ کتنی دیر اسے ایسے ہی تکتا رہا۔۔۔۔

دروازہ نوک ہوا تو فوراً اس نے آنکھیں کھولی۔۔۔پر وہ اسے چھوڑ ہی نہی رہا تھا۔۔۔اپنے حصار میں اسے قید کیۓ بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

دروازہ نوک کر کے ٹینہ اندر آئی اسے ایڈی کی موجودگی کا پتہ نہی تھا۔۔وہ ان دونوں کو ایسے دیکھ کہ خجل سی ہو گئ۔ناشتہ آکہ کر لو تم دونوں وہ فوراً واپس چلی گیی پر ایڈی ٹس سے مس نہی ہوا۔۔۔۔۔

ایڈی چھوڑو مجھے۔۔میری طرف دیکھو۔۔۔۔۔ایڈی چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔وہ اُسکی بے رخی دیکھ نہی پارہا پاس پڑی پرفیوم پر زور سے پنچ مار کے باہر نکل گیا۔۔۔

وہ پرفیوم کی شیشی اور اسکے ہاتھ سے نکلتے خون کے قطرے دیکھ اپنی جگہ جامد ہو گیی۔۔۔پرفیوم کہ شیشی کتنے ہی ٹکروں میں بھٹ گی تھی۔۔۔۔۔اور وہ خالی نگاہوں سے بس اسے تکے جا رہی تھی

-----------. . . ------

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

بابا میرے دل کو سکون نہی مل رہا آپ بتاؤ میں کیا کروں۔۔۔۔تم معافی مانگو سب سے۔۔۔۔پر بابا وہ نہی معاف کریں گے۔۔۔۔۔بیٹا وہ کیا کرتے ہیں۔۔۔۔یہ بعد میں دیکھا جائے گا پر ابھی جو میں بول رہا ہوں۔۔۔وہ کرو۔۔۔جی پاپا اسنے باپ کے کندھے پہ سر رکھ دیا۔۔۔۔۔

بابا ایک بات پوچھوں آپ سے۔۔۔۔۔ایک نہی دو پوچھو میرے بچے۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے بولے۔۔۔بابا آپ مما کو گھر لے جاؤنہ کب تک ایسے تنہا رہو گے۔۔۔۔ابھی تو تنہا نہی ہوں۔۔۔۔تم ہو تو۔۔۔۔۔

جانتا ہوں میں ہوں پر روبن بات کروں گا اگر تمہاری مما مان گئی تو۔۔۔۔مان جائیں گی انشااللہ۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹینہ میں روز کی ماں سے بہت پیار کرتا تھا۔۔۔۔۔اسکے بغیر ایک منٹ بھی گزارنا قیامت لگتا تھا۔۔۔۔۔وہ مر گئی۔۔۔۔۔میں ٹوٹ گیا بہت زیادہ روز نے مجھے سنبھالا۔۔۔۔۔میں نے سوچا تھا کہ اسکی جگہ میری زندگی میں کوئی نہی لے سکتا۔۔۔۔۔۔

اور یہ سچ بھی ہے کافی حد تک کیونکہ تم نے الگ سے جگہ بنالی ہے میرے دل میں۔۔۔۔۔میں چاہ کر بھی تمیں فراموش نہی کر پاتا۔۔۔وہ اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کے لہجے میں پیار سموئے بول رہا تھا۔۔۔۔۔۔

میں تم سے بہت خوش ہوں ٹینہ پر مجھے روز کی پریشانی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔وہ اتنی چھوٹی سی عمر میں ٹوٹ کہ رہ گئی ہے۔۔۔۔۔اسکی آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی صورت گرنے لگے۔۔۔۔

خداوند بہتر کرے گا آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔۔۔دروازہ نوک ہوا۔۔۔۔۔آجائے روز آپ ایسے کیوں۔۔۔۔وہ روز کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔۔پاپا کچھ کام تھا مجھے آپ لوگوں سے۔۔۔۔۔۔

جی بولئے بچے۔۔۔۔۔وہ اسے پیار سے پچکارتے ہوئے بولے۔۔۔۔۔مجھے کچھ پیسے چاہیے۔۔۔۔کتنے بچے۔۔۔۔تقریبا دس لاکھ لے لیں ٹینہ سے جی پاپا

للی جب سے شادی کر کے آئی تھی ایڈی کی بے توجہی پر کڑھتی رہتی تھی۔۔۔۔۔ٹھیک سے کھانا تو وہ میڈیسن بھی نہی لے رہی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ چھوٹا سا وجود جو نا چاہتے ہوئے بھی دنیا میں آرہا تھا۔۔۔۔۔اسکلیئے وہ تل تل مر رہی تھی۔۔۔۔اپنے لیئے اسے کچھ نہی چاہیے تھا۔۔۔۔جیسے تیسے وہ گزارہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

پر وہ نہی چاہتی تھی کہ ایک اور للی اس دنیا میں پیدا ہو۔۔۔ جسکی کوئی اہمیت نہ ہو اسکے والدین کی زندگی میں۔۔۔۔۔۔ جو سکول کالج اور کمیونٹی میں ہمیشہ ناجائز ہونے کا تانا ملے۔۔۔۔

جو خود کو دوسروں کی باتوں سے بچانے کے لیے بدتمیزی کرنے لگے۔۔۔ اور دوسروں کی توجہ پانے کے لیے اوٹ پٹانگ حرکتیں کرے۔۔۔۔ جیسے للی کرتی آئی تھی۔۔۔۔۔

پر ایڈی اسکی طرف کوئی توجہ نہی دیتا تھا۔۔۔ اور یہی بات ہر وقت اسکا کلیجہ کاٹتی رہتی تھی۔۔۔۔۔۔

😴😴😴😴😴😴😴😴😫😴😫😴😫😴😫😴

وہ صبح ایڈی کو روز کے کمرے سے غصے سے نکلتا ہوا دیکھ جلے پیر کی بلی بن گی۔۔۔ وہ اسکا زخمی ہاتھ دیکھ چکی تھی۔۔۔۔

غصے میں نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ دیکھا۔۔۔ سید ھا روز کے پاس پہنچ گئی۔۔۔ جو ڈریسنگ کے پاس بیٹھی گھٹنوں میں سر دیے رو رہی تھی۔۔۔۔۔

اب کس کا ماتم منا رہی ہو رو کر۔۔۔۔۔ چچی صباء کی آواز کمرے میں گونج۔۔۔۔۔ رونا تو ہمیں چاہیے۔۔۔ جسکے بچے کے نگلے بیٹھی ہو۔۔۔۔

ہر جگہ آ ٹپکتی ہو شادی والے دن بھی شادی کے لیۓ ہاں بول دیا۔۔۔کوئی خود کی عزت نہی ہے۔۔۔۔۔۔پر ہاں۔۔۔۔وہ ہاتھ پہ ہاتھ مارتے ہوۓ بولی۔۔۔۔۔بھئ تم تو سدا کی سگی ساوتری ۔۔۔۔دوسروں کے لیۓ جان دے دیتی ہو۔۔۔۔۔

ابھی بھی اپنی بیوی کے بجاۓ یہاں تمہارے پاس بیٹھا ہے۔۔۔۔سوچا تھا جان چھوٹ جاۓ گی تم سے۔۔۔مر جاؤ گی پر پھر آ گئ ہماری چھاتی پہ مونگ دلنے۔۔۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ چچی شروع سے ہی اسے پسند نہی کرتی پر اتنا زہر تھا انکے دل میں یہ اسے آج پتہ چلا تھا۔۔۔۔آج اسکا دل صیح مانو میں ٹوٹا تھا۔۔۔۔

کیا وہ سچ میں سب کی خوشیوں کا گرہن تھی۔۔۔آنسو تواتر سے اس کے چہرے پر بہہ رہے تھے۔۔۔۔للی جو اسکے کمرے میں آ رہی تھی کہ اسے لیکر میڈیسن لینے جاۓ گی پر اپنی ساس کی خرافات سن کے اسکا دماغ گھوم گیا۔۔۔۔۔

اسے چپ رہنا کب آتا تھا۔۔۔۔دونوں ہاتھوں سے تالی بجاتے ہوۓ بولی۔۔۔۔۔واہ بھئ واہ کتنی احسان فراموش ہو آپ اپنے بیٹے کی غلطیوں کی سزا اوار اسے بنا رہی ہو۔۔۔للی۔۔۔۔تم۔۔۔ بس چپ بلکل چپ روز۔۔۔۔آپ اسے بول رہی ہیں کے آپ کی جان نہی چھوڑ رہی۔۔۔۔ارے وہ تو دو دفعہ چھوڑ پر آپ کے بیٹے نے اسے باندھ دیا۔۔۔۔۔

وہ توکب کی امریکہ پہنچ جاتی۔۔۔۔ آپ کہتی ہو کہ وہ آپ کے سینے پر مونگ دل رہی ہے۔۔۔۔اصل میں وہ کام آپ کر رہی ہو کیوں کہ یہ سارا ایمپائر اسکے باپ کا ہے۔۔۔ جس پہ آپ لوگ ایش کر رہے ہو۔۔۔۔۔

اسکے چیخ چیخ کر بولنے کیوجہ سے سارے وہاں اکٹھے ہوگئے تھے۔۔۔۔للی پلیز یہ کیا بول رہی ہو۔۔۔۔ٹینہ نے اسے روکنا چاہا۔۔۔ پلیز آنٹی آپ دونوں بہت اچھی ہو پر کچھ لوگوں کو آئینہ دکھانا بہت ضروری ہوتا ہے۔۔۔۔۔

اپنی بکواس بند رکھو جانتی ہو کس سے بات کر رہی ہو صباء سب کی موجودگی میں اپنی بے عزتی نہی برداشت کر پائی۔۔۔۔۔۔۔اس لئے بپھری شیرنی کی مانند چنگھاڑنے لگی۔۔۔۔۔

آپ جو بھی ہو مجھے حق بات کرنے میں کوئی خوف نہی ہے۔۔۔ آپ غلط ہو سراسر تو میں کیوں ڈروں۔۔۔۔۔وہ بولتی جا رہی تھی۔۔۔۔روز کو اپنا تماشا بننا اچھا نہی لگا۔۔۔اسلئیے کار کی چابیاں لیکر وہ باہر نکل گئ۔۔۔۔۔۔

ڈیوڈ اب بہتر وقت ہے ہم الگ ہو جائیں۔۔۔۔۔میں اب اور آپ لوگوں کے ساتھ نہی رہ سکتا۔۔۔۔میری بچی کی عزت کا سوال ہے۔۔۔۔۔۔۔

ڈیوڈ شرمندگی میں روک بھی نہی پایا۔۔۔۔ٹینہ اور ڈیوڈ اپنا سامان شفٹ کر رہے تھے کہ صباء نے للی کا سامان بھی باہر پھینک دیا۔۔۔تم بھی یہاں نہی رہو گی۔۔۔۔پتہ نہی کس کا پاپ لئے گھوم رہی ہو۔۔۔۔۔

ٹینہ کو بہت افسوس ہوا کہ بھابھی اسکی ایسی حالت کا بھی لحاظ نہی کر سکی۔۔۔وہ للی کو سہارا دیتے اٹھایا۔۔۔چلو تم بھی ہمارے ساتھ پر میں کیسے۔۔۔۔کچھ نہی بولو گی تم چلو وہ ڈپتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

روز کا سامان پہلے ہی شفٹ کر دیا گیا تھا وہ ابھی وہیں موجود تھی۔۔۔۔۔وہ بھی گاڑی میں بیٹھ کے نکل گئے۔۔۔

😥😥😥😥😥😥😥😥😥😥😥😥😥😥😥😥😥

اسکے دل کو سکون ملا کہ آج وہ پورے گھر کی مالکن بن گئی۔۔۔اس منحوس کا سایہ اسکے سر سے ہمیشہ کے لئے اٹھ گیا۔۔۔۔

اب سارا گھر اسی کا تھا۔۔۔۔وہ خوشی سے مسرور اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔الماری کھول کے نیا سوٹ نکالے پہن کے واشروم سے باہر نکلی۔۔۔

ڈیوڈ اسکا یہ زرق برق والا سوٹ دیکھے حیران ہو گیا تھا۔۔۔ کہ سب کو گھر سے نکال کے وہ کتنا خوش ہے اسکی اس جھوٹی خوشی کا ماتم مناتے ہوئے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔

وہ سر جھٹکتے انے کام میں مگن ہو گئ۔۔۔۔۔

ایڈی میٹینگ کے ل ئے ملک سے باہر گیا ہوا تھا۔۔۔۔ اسکے پیچھے اتنا کچھ ہو گیا تھا۔۔۔۔ ڈیوڈ جانتا تھا جب وہ آئے گا تو دنیا ادھر سے ادھر کر دے گا۔۔۔۔۔

ان کو بس اسکے غصے سے ڈر لگتا تھا۔۔۔ کہیں وہ غصے میں گھر نہ چھوڑ دے۔۔۔ پر صباء تو سب بلائے بیٹھی تھی۔۔۔ پتہ نہی کن خوشیوں میں وہ خوش تھی۔۔۔۔

وہ بس اسی پریشانی میں گھلے جا رہا تھا۔۔۔

🙄🙄🙄🙄🙄🙄🙄🙄🙄🙄🙄🙄🙄🙄🙄🙄🙄

ٹینہ کو اپنا نیا گھر بہت پسند آیا تھا۔۔۔ پر لوگ کم تھے۔۔۔۔۔۔ اور یہ کمی بہت کھلتی تھی اسے۔۔۔ اوپر سے روز اگھر بیٹھتی ہی نہی تھی۔۔۔۔۔۔

للی کی طبیعت اچانک سے خراب ہو گئ۔۔۔۔ ٹینہ نے روز کو فون کیا وہ آئی اور وہ دونوں اسے ہوسپٹل لے کر گئیں۔۔۔

ڈاکٹر نے معائنہ شروع کیا وہ دونوں باہر آکر بیٹھ گئیں ٹینہ اسے کیا ہوا ہے وہ ٹھیک تو ہو گی نہ۔۔۔۔ خداوند حفاظت کرے اسکی۔۔۔۔ دعا کرو۔۔۔۔۔۔۔ مریض کے ساتھ کون ہے ڈاکٹر بلا رہی ہیں۔۔۔۔ نرس کے آواز دینے پر وہ اٹھ کہ اندر چلیں گئی۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر اب وہ کیسی ہے۔۔۔۔۔ دیکھیے مس ٹینہ آپ شکل سے تو اچھے لوگ لگ رہے ہیں پر بہو کی ایسی حالت ٹینہ شرمندہ ہو گئی روز بھی اپنی انگلیاں مروڑنے لگی۔۔۔۔

مجھے لگتا آپ لوگوں کو بچہ نہی چاہیے حالت دیکھی ہے آپ نے اسکی۔۔۔۔ زرد رنگ خون کی کمی اوپر سے ڈائیٹ بھی ٹھیک نہی آپ پڑھے لکھے لوگ بھی ایسا کر سکتے ہیں بہت افسوس کی بات ہے۔۔۔۔

ایم سوری ڈاکٹر آج کے بعد ایسا نہی ہو گا اب ہم اسکا پورا خیال رکھیں گے روٹین چیک اپ بھی کروائیں گے۔۔۔۔ آپ ساس ہیں انکی۔۔۔ نہی میں چچی ساس ہوں۔۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے یہ کچھ ٹیسٹ لکھ کہ دے رہی ہوں میں۔۔۔۔ وہ بھی کروالئں اور یہ ڈائیٹ پلین ہے انکا۔۔۔ پندرہ دن بعد دوبارہ چیک اپ کے لیے آجائے گا۔۔۔۔۔

جی ڈاکٹر صاحب وہ اٹھ کہ للی کو اٹھاتے ہوئے باہر لیکر آئی۔۔۔۔۔ اسے للی کا رنگ دیکھ کر واقع میں ہی افسوس ہوا ایڈی تو پہلے ہی اسکا خیال نہی رکھتا تھا۔۔۔۔ تائی جان کے روے سے تو وہ پہلے ہی واقف تھی۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اور اس نے خود شادی کے بعد سے للی کیطرف کوئی توجہ ہی نہی دی تھی۔۔۔۔اسے خود پہ غصہ آرہا تھا۔۔۔اسے لیکر وہ گھر کیطرف چل دیں۔۔۔۔۔گھر پہنچ کر اسے بڑے احتیاط سے باہر نکالا۔۔۔۔۔

روز میں للی کے لئے سوپ بنا کے لاتی ہوں تم اسے کمرے میں لے جاؤ۔۔۔جی۔۔۔وہ اسے کمرے میں لے گئی۔۔۔اسے بٹھا کر گیزر سے تھوڑا گرم پانی لیا اس میں تھوڑا سا نمک ڈال کے للی کے پاس رکھا۔۔۔۔

للی کے پاوں سے جوتا اتارنے لگی۔۔۔روز کیا کر رہی ہو۔۔۔وہ اپنے پیر چھڑانے لگی۔۔۔۔شٹ اپ للی تمیں زرا بھی اندازہ ہے کہ تم بے احتیاطی میں ننھی سی جان کے ساتھ زیادتی کر رہی ہو۔۔۔۔۔

وہ اسے ڈپٹتے ہوئے بولی۔۔۔۔خبر دار اگر اب کچھ غلط کیا تو۔۔۔۔۔۔رکھو پاؤں اس میں دیکھو کتنی سوجن ہوئی ہوئی ہے۔۔۔وہ اسکی ٹانگیں اٹھا کے بالٹی میں رکھنے لگی۔۔۔۔۔

اسے واقع میں ہی سکون ملا۔۔۔۔اسکی آنکھوں میں آنسو آنے لگے۔۔۔۔۔روز پریشان ہو گئی۔۔۔ارے کیا ہوا پانی زیادہ گرم ہے کیا۔۔۔سوری مجھے ہی نہی چلا۔۔۔نہی اس نے سر ہلا کہ نہ بولا۔۔۔۔۔

تو پھر کہیں درد ہو رہا ہے اس نے پھر ناں میں سر ہلایا۔۔۔۔ آنسو متواتر اسکے چہرے پہ بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔ مجھے معاف کر دو روز۔۔۔۔۔ میں اس قابل نہی ہوں۔۔۔۔ جتنی تم میری خدمت کر رہی ہو۔۔۔۔۔ مجھے تو میرے مما پاپا نے کبھی اتنی توجہ نہی دی۔۔۔۔۔۔

پیدا کر کے چھوڑ دیا آج تم نے حق سے ڈانٹا مجھے اچھا لگا۔۔۔۔ اسی ل ئے آنسو نکل رہے ہیں۔۔۔۔ بری بات۔۔۔۔ وہ اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔ تم کوئی غیر ضروری چیز نہی ہو۔۔۔۔ بہت انمول ہو۔۔۔۔۔

جنہیں قدر نہی انہے چھوڑ دو۔۔۔۔۔ جو ہاتھ میں نہ ہو اسکے ل ئے رونے سے بہتر جو پاس ہے اسکے خوش ہو۔۔۔۔ ایک ایک مومنٹ کو انجوائے کرؤ۔۔۔۔۔ میں ماں تو نہی ہوں پر عورت ہوں ۔۔۔۔۔ جانتی ہوں ماں بننے کا احساس سب سے اعلی ہے۔۔۔۔۔

تم کسی کے ل ئے اپنے بچے کے ل ئے جیو۔۔۔۔۔ اسکو تمہاری ضرورت ہے۔۔۔۔ تا کہ آنیوالا یا آنیوالی ننھی سی مہماں غصے والی نہ ہو وہ منہ پھلاتے ہوئے بھولی۔۔۔۔ ورنہ اپنی اس ماسو سے مار کھائے گا۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

تم ماسونہ ماں ہو گی روزا سکی۔۔۔یہ بات وہ اسکے سامنے بولنا چاہتی تھی پر بول نہی پائی۔۔۔ایڈی کا کوئی قصور نہی روز تم چاہے جانے کے قابل ہو کوئی چاہ کے بھی تم سے نفرت نہی کر سکتا۔۔۔۔وہ اپنے دل میں ہی سوچ رہی تھی۔۔۔۔

😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢

یاور اپنے بیٹے کو لیکر آج اسی گھر میں آیا تھا۔۔۔۔جہاں کبھی اپنا سب کچھ چھوڑ کے چلا گیا تھا۔۔۔۔کتنی منتیں کیں تھیں ریٹا کی پر اس ظالم کو زرا ترس نہی آیا ایک باپ کو بیٹے سے دور کر دیا۔۔۔۔۔

اسکی زندگی کی تمام تر اچھی بری یادیں کسی فلم کیطرح اسکی آنکھوں کے سامنے سے گزر رہیں تھیں۔۔۔۔۔

ریٹار کو کدھر جارہی ہو۔۔۔۔یاور پلیز روز روز مجھے تنگ مت کیا کرو۔۔۔۔تم جانتے بھی ہو پارٹی کی ئے بنا مجھے نیند نہی آتی۔۔۔۔پر ایڈی کو بخار ہے۔۔۔۔تو۔۔میں کوئی ڈاکٹر ہوں۔۔۔۔لیجاؤ ڈاکٹر کے پاس۔۔۔۔وہ چلی گئی۔۔۔ایڈی بہت رویا۔۔۔۔

بڑی مشکل سے اس نے بچے کو سنبھالا۔۔۔۔اسکے بعد اسنے ایڈی کی مکمل زمہداری خود لے لی پھر ریٹا کو نہی بولا۔۔۔۔

پھر بھی ریٹا خوش نہی تھی۔۔۔۔۔اسے کوئی خوبصورت امیر بگھڑا ہوا شرابی بوائے فرینڈ چاہیے تھا۔۔اسکی وجہ سے یہ ممکن نہی ہو رہا تھا۔۔۔بڑھتی ہوئی روز کی لڑائیاں آخر میں سرد جنگ کی شکل اختیار کر گئیں۔۔۔۔۔اور وہ ہمیشہ کے لئے یہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

اسکی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر بے مول ہو۔۔۔۔روبن نے مضبوطی سے اسے خود میں بھینچا۔۔تو وہ آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔

اندر داخل ہوئے ڈیوڈ کے سامنے وہ گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گیا۔۔۔۔ماموں مجھے معاف کر دو آپ لوگوں کو بہت تکلیف دی ہے میں نے میری وجہ سے ایڈی کی زندگی بھی خراب ہوگئی میں معافی کے قابل نہی ہوں جانتا ہوں پر پھر بھی ساری زندگی معافی کا طلبگار رہوں گا۔۔۔۔

وہ اٹھ کہ اسکے گلے لگائے رونے لگے۔۔۔۔بچے اولاد سے بھی کوئی ناراض ہوتا ہے خدا تمیں نیک بنائے۔۔۔اسکو چھوڑ کے وہ یاور سے بغلگیر ہوئے۔۔یار تو تو غائب ہی ہو گیا تھا کتنا عرصہ ہو گیا یار۔۔۔۔۔

بس حالات انسان کو بہت دور کر دیتے ہیں۔۔۔ملازمہ چائے لیکر آئی۔۔۔باقی لوگ کدھر ہیں گھر خالی خالی لگ رہا ہے۔۔۔۔۔صدمے کے ساتھ ڈیوڈ نے ساری بات بتادی۔۔۔۔بہت دکھ ہوا ڈیوڈ۔۔۔۔۔

ڈیوڈ یار یہ بہت غلط ہوا ہے وہ بچی بہت پیاری ہے اور ہمارے بچوں کیوجہ وہ ایسے گھر سے بھی چلی گئی۔۔۔۔یاور میں شرمندگی کہ مارے بھائی صاا سے نظریں نہی ملا پایا۔۔۔۔

ساری زندگی انہوں نے ہمیں بٹھا کر کھلایا اور ہم نے ایسے۔۔۔۔اصل میں ڈیوڈ ہم لوگوں کی غلطی ہے ہم نے ہر جائز ناجائز ہر بات میں بیویوں کے مانی جسکا نتیجہ ہمارے بچوں نے بھگتا ہے۔۔۔۔

وہ بھی شرم سے نظریں جھکا گ ئے۔۔۔تم سہی کہتے ہو یاور۔۔۔یہ ہم لوگوں کی ہی غلطی ہے۔۔۔۔چلو روبن چلیں۔۔۔کہاں جارہے ہیں۔۔یار آج میرا میرے ساتھ جارہا ہے اپنی مٹی میں۔۔۔۔۔

میں بہت خوش ہوں ڈیوڈ۔۔۔jesues تمیں ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔وہ دونوں ابھی دروازے تک ہی گ ئے تھے کہ ریٹا کو بیگ پکڑے دیکھ ڈیوڈ نے اسے پکارا۔۔۔۔۔

آپ بھی جارہی ہو۔۔۔۔۔انکے قدم بھی تھم گ ئے۔۔۔ہاں بھائی صاب۔۔۔۔سوچتی تھی زندگی کا سب کچھ میرے آزادی پیسہ بچہ۔۔۔پر آج جب بچہ چھوڑ کے جانے لگا تو خالی خود کو دیکھ کے دل کٹ گئا۔۔۔۔

میں مزید خسارہ نہی کر سکتی اپنی زندگی میں جو تھوڑی بہت زندگی بچی ہے میں خوش و خرم جینا چاہتی ہوں۔۔۔۔

یا ور پہ چہرے پہ مسکراہٹ دیکھ کہ روبن بھی واہ پاپا ابھی بھی پیار کرتے ہو۔۔۔۔۔۔

وہ بھی اسکی بات سے مسکرا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

😊😇😊😊😊😁😁😁😊😊😊😊😁😊😊😊😊😇

للی پہلے سے کافی بہتر تھی۔۔۔۔۔میڈ سن بھی صیح طرح سے لیتی تھی۔۔۔۔۔اور کھانا بھی ٹینہ اور روز اپنی نگرانی میں کھلاتی تھیں۔۔۔۔وہ اسکا بہت خیال رکھتی تھی۔۔۔۔۔

چلو بھئ للی جلدی کرو مجھے جانا ہے۔۔۔۔۔روز تم کہاں جاتی ہو وہ اسکی عجلت دیکھے بولی۔۔۔۔۔۔روز کے ہاتھ تھمے پھر کچھ سوچتے ہوئے بولی۔۔۔۔ہے اک پیارا سا آنگن جو رنگ برنگے پھولوں سے مزین ہے۔۔۔۔

انکی خوشبو اور میرے اندر روح تک کو سکون دیتی ہے۔۔۔۔جہاں جا کہ میں سب بھول جاتی ہوں۔۔۔۔کہ میں کون ہوں کیسی ہوں۔۔۔۔پر یہ بات خوشی دیتی ہے کہ میں ان پھولوں کے لئے بہت اہم ہوں۔۔۔۔۔

اسکے چہرے پہ ایک خوبصورت مسکان تھی وہ سحر زدہ سی بتائے جا رہی تھی۔۔۔۔۔میں بھی تمہارے ساتھ جانا چاہتی ہوں۔۔۔۔وہ کچھ سوچنے لگی۔۔۔یار میں بور ہو جاتی ہوں اکیلی۔۔۔۔۔

اگر تمیں کوئی مسلہ نہی ہے تو۔۔۔۔۔۔ نہی للی مجھے تو کوئی مسلہ نہی۔۔۔۔ اچھا فیصلہ ہے وہاں پر خوش رہو گی تم ویسے بھی تمہارا چڑچڑا پن بھی ختم ہو جائے گا چلو اٹھو جلدی سے۔۔۔۔۔۔

وہ بھی خوش ہو گئ جلدی سے فریش ہو کہ اسکے ساتھ چلی گئ۔۔۔۔۔۔😵😵😵😵😵😵😵😵

وہ اپنے گھر میں داخل ہوا تو غیر معمولی خاموشی کا راج تھا۔۔۔۔۔۔ وہ آتے ہی پہلے روز کے کمرے میں گیا کمرہ خالی تھا۔۔۔۔۔۔

کوئی گھر پر نہی تھا ٹینہ بھی نہی پھر وہ اپنے کمرے آیا تو للی بھی نہی تھی۔۔۔۔۔ اس نے للی پر کبھی دھیان تو نہی دیا تھا۔۔۔۔۔ پر وہ گھر سے نہی نکلتی تھی۔۔۔۔۔

وہ پاپا کے کمرے میں گیا تو وہ پہلے سے کمزور لگے۔۔۔۔۔ پاپا سب ٹھیک ہے گھر میں کوئی نہی ہے۔۔۔۔۔ اور آپ بھی بیمار لگ رہے ہو۔۔۔۔۔۔ کچھ ہوا ہے کیا۔۔۔۔۔

ڈیوڈ نے روتے ہوئے سب بتا دیا..۔۔۔۔۔۔ ایڈی کے منہ کے زاوے بدل گ ئے۔۔۔۔۔ اسی وقت صباء اندر داخل ہوئی۔۔۔۔۔۔۔ ارے واہ میرا بچہ آ گیا۔۔۔۔۔ وہ اسکی طرف لپکیں۔۔۔۔۔

بس رک جائیں وہیں پر مما۔۔۔۔۔ بہت ہو گیا یہ دکھاوا اب اور نہی۔۔۔۔ تھک گیا ہوں میں آپ سے ایڈی کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔۔۔۔۔۔۔

ایڈی میرا بچہ تیری جان چھوٹ گئی اس چڑیل سے ساری زندگی تیری جان نہی چھوڑی اس نے۔۔۔۔مجھے یہ بہت پہلے کرلینا چاہیے۔۔۔۔۔جب اسکی ماں نے تمیں قابو کیا تھا۔۔۔۔۔

ہاں بہت پہلے کرلینا چاہیے پتہ ہے کب۔۔۔۔ نہی پتہ وہ کسی روہانسے بچے کی مانند بولا۔۔۔۔تب مما جب چار سال کے بچے کو نوکروں کے رحم وکرم پر چھوڑ کر پوری رات دعوتیں کرتیں تھیں۔۔۔۔ اور چڑھتے سورج نشے کی حالت میں گھر آتی تھیں۔۔۔۔۔اور آکہ پوراپوراپورادن سونے میں گزار دیتی تھیں۔۔۔۔۔ کبھی پوچھا آپ نے مجھے کھانا کون دیتا تھامیرے کون کپڑے کون چینج کرتا ہے۔۔۔مجھے سکول کون بھجتا تھا۔۔۔۔۔

ارے آپ کوتو یہ تک نہی پتہ میں نے کبھی نوکروں کے ہاتھ سے پکاہوا کھانا نہی کھایا۔۔۔۔جن کو آپ انکے مرنے کے سالوں بعد جادو گرنی بول رہی تھیں وہ سنبھالتی تھیں آپکے اس بچے کو جسے آپ پیدا کرکے بھول گئیں تھیں۔۔۔۔۔۔

دیکھاڈیوڈ دیکھا کتنے کان بھرے ہیں ان لوگوں نے اسکے ابھی بھی تم سمجھتے ہو میں غلط ہوں۔۔۔۔۔وہ اسی لائق ہے میں نے سب سہی کہا مجھ سے میرے بیٹے کو چھین لیا اس چڑی۔۔۔۔وہ اسکی بات کو بیچ میں ہی ٹوک گیا۔۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

بس ایک لفظ اور بولا تو یہاں کھڑے میں خود کو شوٹ کر دوں گا۔۔۔۔وہ نہی پیچھے پڑی میرے میں پڑا ہوا ہوں میری وجہ سے اسکی زندگی تباہ ہوئی۔۔۔وہ روبن وہ اسنے صرف میرا غصہ نکالا اس پہ۔۔۔وہ جا رہی تھی امریکہ سب چھوڑ کے تمہارے اس ایڈی نے بلیک میل کر کے شادی کی۔۔۔۔

اور وہ للی جسے تم نے نکالا۔۔۔وہ بچہ تمہارے ایڈی کا تھا زرہ ترس نہی آیا اس پہ بھی مما انتقام میں آپ اس حد تک پہنچ گئیں۔۔۔کہ آپکو کبھی یہ نظر ہی نہی آیا کہ ایڈی کی دنیا تو اس میں بستی ہے۔۔۔۔۔۔آپ اسکے بغیر کونسی دینا چاہتی تھیں ایڈی کو۔۔۔۔۔دیکھو آج تمہارے اس فیصلے سے تمہارا ایڈی کتنا خوش دیکھو نہ۔۔۔وہ اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

وہ زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔۔۔ارے آپ ایک دفعہ تو میری خوشی سمجھ اسے قبول کر لیتی وہ کسی ہارے ہوئے جواری کیطرح گھٹنوں کے بل بیٹھا رو رہا تھا۔۔۔جسکے ہاتھ میں صرف خسارے تھے۔۔۔۔

آپ چاہتی ہے نہ میں اس سے دور جاؤں میں چھوڑ دیتا ہوں اسے اب نہی جاؤں گا۔۔۔۔پر اب یہ ایڈی آپ کے ساتھ بھی نہی رہے گا آپکو بھی تو پتہ چلے کہ جب کوئی اپنا کنارہ کر لے تو روح ہوتے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہوئے بھی جسم مردہ ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔خالی ڈھانچا رہ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔میں نہی رہوں گا یہاں اب یہی سزا ہے آپکی۔۔۔۔۔۔

رکو ایڈی مت جاؤ پلیز ایڈی رکو جانے دو اسے یہ تنہائیاں خود چنی ہیں تم نے اپنے لیئے۔۔۔۔۔وہ اتنا کہتے ہوئے منہ پھیر گئے اور وہ وہیں بیٹھ گئ کیونکہ ایڈی جا چکا تھا۔۔۔

للی اور روز گاڑی میں بیٹھ کے سکول کی طرف روانہ ہو گیں۔۔۔۔۔سکول پہنچ کر روز نے گاڑی پاکنگ میں کھڑی کی اور اندر کی جانب چل دی للی بھی اسکے ساتھ ہی چلنے لگی۔۔۔۔۔۔

للی بڑے پر شوق انداز میں دیکھ رہی تھی کوئی وہیل چیر پہ بیٹھا کوئی بول نہی سکتا تھا کوئی دیکھ نہی پاتا تھا اور کسی کو سنائی نہی دیتا تھا۔۔۔۔۔۔

کچھ بچے ہر لحاظ سے ٹھیک تھے۔۔۔۔۔سب اپنے اپنے طریقے سے روز سے مخاطب ہو رہے تھے روز بھی بڑی خوش اخلاقی سے سب سے مل رہی تھی۔۔۔۔اور چاکلیٹیس بھی بانٹ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

روز میں ادھر بیٹھتی ہوں پھولوں کے پاس ایک بینچ پر وہ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ٹھیک ہے تم بیٹھو میں زرہ بچوں کو دیکھ لوں روز کچھ بچوں کے پاس گئی۔۔۔۔۔۔جو سکیچ بک لیئے بیٹھے تھے وہ کچھ نہ کچھ بنانے لگی۔۔۔۔۔

کسی کو سٹار کسی کو گڈا اتنے میں للی کے پاس شیلہ آ کہ بیٹھ گی۔۔۔۔۔ہیلو سٹائلش گرل۔۔۔۔۔وہ اسکے ٹیٹوز اور حلیے کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

اُس نے بھی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔۔۔۔ شکل سے آپ دونوں بہنیں تو نہی لگتی حلے سے بھی مختلف ہو دوست ہو آپ روزی کی۔۔۔۔۔ شیلہ تکے لگانے لگی۔۔۔۔ بلکل بھی نہی۔۔۔۔۔

ہمارا رشتہ بہت انوکھا اور عجیب ہے۔۔۔۔۔انوکھا بھی اور عجیب بھی ایکساتھ۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔ مطلب کہ ہم دونوں منہ بھولی بہنیں ہیں۔۔۔۔ پر اسکا دل بہت بڑا ہے۔۔۔ .

وہ میرے شوہر کی پہلی بیوی ہے۔۔۔۔۔ کیا۔۔۔وہ منہ کھولے بھولی ہاں۔۔۔۔ میں نے تو پہلے ہی بولا تھا انوکھا اور عجیب۔۔۔۔۔روز غباروں میں بچوں کو ہوا بھر بھر کے دے رہی تھی۔۔۔۔۔

روز شادی شدہ لگتی تو نہی اسنے سامنے کھڑی معصوم سی بلکل سادہ سا ہلکے پنک رنگ کا لباس پہنے لڑکی کو دیکھا جس کا شفاف آئینے کیطرح چمکتا چہرہ بہت ہی دلکش لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

بس میری غلطیوں کی سزا بھگت رہی ہے پر مجال ہے کبھی زبان سے ایک لفظ بھی ادا کیا ہو اہو اوپر سے میرا اتنا خیال رکھتی ہے۔۔۔۔۔وہ سحر زدہ سچے دل سے اسکی تعریف کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اسکی آنکھیں سچائی بیان کر رہی تھیں۔۔۔۔۔ شیلہ کے دل میں اس نے ایک الگ ہی جگہ بنالی تھی۔۔۔۔اسدن بھی وہ آفس میں میڈیم کو دس لاکھ کا چیک دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ارے آپ سب کے سامنے دیجیے گا اسطرح سب کا ٗدل بڑھے گا۔۔۔۔ نہی میم۔۔۔ وہ سب محنت سے پیسے کما کے آپکو دیتے ہیں۔۔۔۔ میں نے ابو سے لیکر آیی ہوں اسطرح انہے احساس کمتری ہو گا جو میں نہی چاہتی۔۔۔ آپ بول دیجیے گا کسی اپنے نے مدد کی ہے۔۔۔۔

میڈیم کی آنکھوں میں بھی تشکر کے آنسو نکل آئے۔۔۔۔ تم بہت اچھی ہو میم پلیز اسلئے تو میں نے سب کے سامنے نہی دے۔۔۔ میں چاہتی سب ویسے ہی میرے ساتھ رہیں جیسے سب کے ساتھ رہتے ہیں۔۔۔ مجھے زیادہ اہمیت نہی چاہیے میں یہاں اپنے دل کے سکون کی خاطر آتی ہوں مجھے اچھا لگتا ہے۔۔۔۔۔

شیلہ کی نظر میں وہ اعلی درجہ اختیار کر گئی تھی۔۔۔۔ جو بچوں میں بچی بنے غبارے کے ساتھ اچھل اچھل کے کھیل رہی تھی۔۔۔ آئے آپ ہماری ہم چائے پلاتے ہیں آپ کو شیلہ اسے ساتھ لئے چلی گئی۔۔۔۔

وہ وہیں بچوں کے ساتھ لگی رہی۔۔۔۔۔

😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢

اس نے اپنی بات سچ کر دکھائی تھی ضدی تو وہ شروع سے ہی تھا۔۔۔ غصے میں ہمیشہ اپنا بڑے سے بڑا نقصان بھی کر جاتا تھا بنا سوچے سمجھے۔۔۔۔

ابھی بھی اس نے یہی کیا تھا اپنی مما کو سزا دینے کی بجائے خود کو سزا دے دی تھی سب کچھ چھوڑ کر ملک سے باہر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

بنا کسی کو بتائے۔۔۔۔ یہ بھی نہی سوچا تھا کہ ایک ننھی سی جان اسکی وجہ سے اس دنیا میں آ رہی ہے۔۔۔ جسکا حق کا باپ کا سایہ۔۔۔ پر وہ غصے میں کب سوچتا تھا ہمیشہ خسارہ کر دیتا تھا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔😥😥😥😥😥😥😥😥😥۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

للی چلیں گھر یار کافی وقت ہو گیا ہے۔۔۔۔ وہ اب اسکے ساتھ باقاعدگی سے آتی تھی۔۔۔ بچوں میں آ کے وہ سب بھول جاتی تھی۔۔۔۔۔ روز بھی یہی چاہتی تھی کہ اس حالت میں وہ پریشانی نہ لے۔۔۔۔۔

یار تھوڑی دیر اور۔۔۔۔ ٹینہ کا فون آیا ہے گھر میں کوئی مہمان آئے ہیں پلیز کل زیادہ دیر رہ لینا یار وہ التجائیہ انداز میں بولی۔۔۔۔۔

اوکے چلو ان میں اچھی دوستی ہو چکی تھی۔۔۔۔ وہ دونوں گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھے روانہ ہو گئیں۔۔۔ روز تم بہت بری ہو روز جو گاڑی ڈرائیو کر رہی تھی۔۔۔ سر خم کر کے بولی۔۔۔۔۔ شکریہ تعریف کے لئے۔۔۔۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔

وہ گھر سے اترے آگے پیچھے اندر داخل ہوئیں۔۔۔۔۔سامنے روبن کو دیکھے روز لڑ کھڑا گئی۔۔۔۔۔جلدی سے للی نے اسکو سہارا دیا روز کا رنگ فق ہو گیا۔۔۔وہ جہاں کھڑی تھی کھڑی ہی رہ گئی۔۔۔۔۔

اسکے چہرے کی ہوائیاں اوڑھ گئیں دھواں دھواں چہرہ اسنے کسی اور طرف دیکھا ہی نہی زندگی کے تمام خسارے اسکی آنکھوں کے سامنے کسی فلم کیطرح چلنے لگے۔۔۔۔۔۔

وہ اٹھ کہ اسکے پاس چلا گیا۔۔۔۔گھٹنوں کے بل بیٹھے رونے لگا روز میں جانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا میں اپنی زندگی بھی تمہارے قدموں میں ڈال دوں اپنے گناہ کا مداوا نہی کر سکتا۔۔۔

پر پھر بھی چاہتا ہوں پلیز معاف کر دو مجھے میرے ہر گناہ کے لئے۔۔۔اس ازیت کے ل ئے جو میں نے تمیں دی۔۔۔ہر اس تکلیف کے ل ئے جو میری وجہ سے تم نے جیھلی۔۔۔

آنسو تو اتر سے بہہ رہے تھے۔۔۔وہ اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لئے پیشانی سے رو رہا تھا۔۔۔۔اور وہ سپاٹ چہرہ ل ئے بغیر کسی رد عمل کے کھڑی تھی۔۔۔۔روز مجھے سکون دے دو صرف تم ہی دے سکتی ہو۔۔۔۔۔

روز کے چہرے پر سب کی نگاہیں ٹکی ہوئیں تھیں۔۔۔۔۔للی نے اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھاما۔۔۔۔۔۔۔جاؤ روبن روز نے تمیں معاف کیا تمہاری ہر غلطی ہر گناہ ہر ازیت کے لیۓ تمیں معاف کیا سکوت کو توڑتے اسکی آواز پورے ہال میں گونجی۔۔۔۔۔

اسکے بعد وہ ٹھہری نہی بھاگتی کمرے کی طرف چلی گئی۔۔۔۔۔

ایڈی تمہارے پاس ہر چیز ہے پیسہ ہے بینک بیلنس شادی شدہ ہو پھر کیوں تم اس دلدل میں آنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔۔اسکا دوست اسے سمجھانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا جو ایکدفعہ کرائم کی دنیا میں چلا جاۓ اسکا پلٹ آنا موت کے سوا ممکن نہی۔۔۔۔۔تو جانتا ہے میں اب واپس نہی مڑوں گا کسی صورت بھی۔۔۔۔۔

وہ بھی اسکا اٹل انداز دیکھ کہ چپ کر گیا۔۔۔۔چلو آج رات تمیں البرٹو سے ملاواتا ہوں۔۔۔۔ابھی کیوں نہی کیوں کہ ابھی وہ ملنا نہی چاہتا۔۔۔۔۔

وہ اسوقت کسینو میں بیٹھے تھے۔۔۔۔شراب نوش کر رہے تھے۔۔۔۔۔اور کیمروں میں البرٹو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔غیر قانونی سلطنت کا بے تاج بادشاہ۔۔۔۔جس کے نام سے بڑے بڑے سیاستدانوں کی پتلونیں گیلی ہو جاتی تھیں۔۔۔۔۔

جو اسٹہ شراب اور لڑکیاں فروخت کرنا اسکے عام دھندوں میں شامل تھا۔۔۔۔۔اسکے علاوہ منشیات فروشی مار پیٹ کڈنیپنگ اور قتل کرنا بھی اسکے دھندوں میں شامل تھا۔۔۔۔

وہ بہت غور سے ایڈی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔وہ تھری پیس سوٹ میں ملبوس گوری رنگت پر رف حلیے کے ساتھ بھی خوبصورت شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔۔کسی پڑھی لکھی فیملی کا لگتا ہے۔۔۔۔۔

امتحان لیں اسکا پتہ چلے کس حد تک جا سکتا ہے۔۔۔۔۔جیسا آپ چاہو البرٹو۔۔۔۔۔۔اس نے اشارہ کیا۔۔تو چار آدمی نیچے چلے گئے۔۔۔۔جو حلیے کے حساب سے ہی گینگسٹر لگتے تھے منہ پہ جگہ جگہ کٹس اور نشانات تھے۔۔۔۔

ایڈی چپ چاپ شراب کا گلاس پکڑے بیٹھا تھا۔۔۔۔کہ کان میں آواز آئی۔۔۔۔۔ چچچچچ۔۔۔۔ارے یہ دیکھو یہ چھلا ہوا مرغا گینگ میں شامل ہونے آیا ہے۔۔۔۔۔

آجکل پتہ نہی کیوں جسکا دل ٹوٹا وہ سمجھتا ہے کہ وہ تو سب کچھ کر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔اب اسے دیکھو دشمن آئے گا تو پستول کیسے پکڑے گا۔۔۔۔استاد بیٹھ کے رونا شروع کر دے گا۔۔۔۔۔پیچھے سے کسی نے لقمہ دیا۔۔۔۔۔

ایڈی چپ چاپ سن رہا تھا۔۔۔۔چلو استاد کسی عورت کے گھر کام ہوا تو بھیج دیں گے۔۔۔۔ارے اس سے عورت بھی نہی سنبھلی جائے گی۔۔۔۔وہ بھی ہم جیسے مرد سنبھالتے ہیں۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اچھا۔۔۔۔وہ طنزیہ قہقہ لگانے لگے۔۔۔پتہ ہے بیچارے کی دو بیویاں ہیں دونوں ہی ہاتھ سے نکل گئ۔۔۔کیوں یہ مرد نہی جو کسی اور کے پاس چلی گیں۔۔۔۔۔

پاس پڑی بوتل پکڑے وہ کھڑا ہوا جا کے اس لیڈر کے سر میں دے ماری۔۔۔۔اسے گردن سے پکڑ ٹیبل پر کرتے ہوئے۔۔۔ٹوٹی ہوئی کانچ کی بوتل اسکے گلے پر رکھے بولنے لگا۔۔۔۔

میرے کپڑوں اور حلیے پہ مت جاؤ جب مجھے غصہ آتا ہے نہ تو پاگل ہو جاتا ہوں پھر سامنے موت ہی کیوں نہ لڑے بغیر پیچھے نہی ہٹتا۔۔۔۔۔اور دوسری بات رہے کیا بولا تم نے۔۔۔۔

پستول کیسے پکڑے گا۔۔۔۔تو یہ دیکھ جگرا۔۔۔وہ دل کے مقام پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔۔۔۔اگر جگرا ہو نہ بغیر ہتھیار کے تمہارے ہی کسینو میں تمہارے بندوں کے سامنے تمیں دبوچے بیٹھا ہوں۔۔۔۔۔۔شیر کا جگرا ہے۔۔۔

۔وہ اسکی آنکھوں میں آئی سفاکیت دیکھ کر کانپ گیا۔۔۔البرٹو کیمرے کی آنکھ سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔اسکے چہرے پر مسکراہٹ آ گئ۔۔۔۔۔

بین اج رات اسے ڈائمنڈ ڈلیوری کے ل ئے بیجھو۔۔۔۔۔پر سر یہ نیا ہے آپ تو جانتے ہیں۔۔۔ملک بڑے سے بڑے بندے کا دماغ خراب کر دیتا ہے۔۔۔۔یہی تو اسکا دوسرا امتحان ہے البرٹو مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔جیسا آپ کا حکم باس۔۔۔۔۔

😂😂😂😂😂😂😂😂😂😂😂😂😂😂😂😂😂

کمرے میں جا کہ روز لا کڈ ہو گی۔۔۔۔بہت روئی بیٹھ کہ۔۔۔۔۔ایڈی کاش تم نے یہ سب نہ کیا ہو تا تو آج ہم ایکساتھ ہوتے۔۔۔۔۔خوش ہوتے چچی اور چچایوں اکیلے نہ ہوتے للی تڑپ نہ رہی ہوتی۔۔۔۔۔

وہ اسکی فوٹو سینے سے لگائے رونے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔۔۔تم نے کیا کر دیا ایڈی۔۔۔۔کہاں چلے گئے ہو للی کو تمہاری ضرورت ہے مجھے ضرورت چچا چچی کو تمہاری ضرورت ہے تمہارا بچہ بھی جو اسدن میں آئے گا تو تمہارے سائے کا مستحق ہو گا۔۔۔۔۔۔۔

تم واپس آجاؤ ایڈی۔۔۔۔بہت ہو اب میں خود پہ ضبط کرتے کرتے تھک گئی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے تمہاری ضرورت ہے آج میں روبن کو بھی معاف کر دیا۔۔۔۔۔۔تمیں معاف کرتی ہوں تمہاری اس غلطی کے لیے جو تم سے سرزد ہو گئی۔۔۔۔۔آجاؤ پلیز۔۔۔۔۔۔

😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢😢

مبارک ہو ایڈی البرٹو کو تم پسند آئے ہو آج رات ہی تمیں کام پر بھیج رہے ہیں۔۔۔۔۔۔اگر تم کامیاب ہو گئے تو ڈائریکٹ پرموشن ہو گا۔۔۔۔۔چلو تمیں بین بلا رہا ہے۔۔۔۔وہ باس کا رائٹ ہینڈ ہے وہی کام کے متعلق سمجھائے گا تمیں۔۔۔۔۔۔

آؤ آؤ بھئ گولڈی یہ تمہارا کوڈ ورڈ ہے یہاں تمیں سب اسی نام سے پہچانیں گے پچھلا نام اور پہچان تمیں چھوڑنی پڑے گی۔۔۔۔۔۔

جی وہ بس اتنا ہی بولا۔۔۔۔۔ یہ ملک ہے۔۔۔۔ وہ کسی کی فوٹو دکھاتے ہوئے بولا۔۔۔ یہ بہت خبیث انسان ہے یہ سیدھے طریقے سے ہیرے نہی دیتا۔۔۔۔۔پہلے آزماتا ہے۔۔۔۔۔

جو آزمائش میں پورا اترے اسے ہیرے دیتا ہے انعام کے ساتھ اور جو نہ پورا اتر سکے۔۔۔۔۔ اسکو اڑا دیتا ہے گولی سے اسکو موت کی پروا نہی وہ جان ہتھیلی پہ لیے گھومتا ہے۔۔۔۔۔

یہ ڈائمنڈ کے پیسے ہیں۔۔۔۔ اب کیا کیسے ک یہ تم جانو باس کو صبح سلامت کل صبح ہیرے ملنے چاہئے۔۔۔۔ جی باس۔۔۔۔۔

ایڈی نے پیسوں کے تین بیگ تیار کیے۔۔۔۔۔ ایک میں پیسے اور دو خالی بیگ تھے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے بندوں کو بھی نہی پتہ تھا خالی بیگ کونسا ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ چلے گ ئے 9 بجے میٹینگ تھی ملک کے ساتھ کیمرے کی مدد سے البرٹو بھی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ پورے وقت میں وہاں پہنچ گ ئے۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ملک بھی وقت پہ پہنچا تھا۔۔۔۔۔کول۔۔۔ایڈی کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔البرٹو نے کلب میں رکھنے وآلے لڑکے کو مال کی ڈلیوری کے لئے بھیج دیا ہے چکنا۔۔۔۔وہ سارے قہقے لگانے لگے۔۔۔۔۔۔۔

کیا لگتا ہے البرٹو۔۔۔۔دیکھتے ہیں کیا کرتا ہے۔۔۔۔اگر تو ملک کو ٹکر کا جو آب دیا تو جلدی ترقی کرے گا۔۔۔کیونکہ اُس کاروبار میں ڈر اور خوف کی کوئی جگہ نہی ہوتی۔۔۔

ارے ہاں نہ البرٹو نے یہ چکنا لڑکا بھیجا۔۔۔کیونکہ وہ جانتا ہے ملک کا گروپ آنٹیوں سے بھرا پڑا ہے۔۔۔۔ہےےُ۔۔۔۔۔ششششش۔۔۔۔وہ ہونٹوں پہ اُنگلی رکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

سودا کرنے آئے ہو نہ تو بیچو۔۔۔تمیں کیا لگتا ہے تمہاری اس گستاخی کے بعد میں تمیں سودا بیچوں گا۔۔۔۔۔۔ہاہاہاہا وہ ہسنے لگا طنز تھا اُسکے قہقے میں۔۔۔۔۔۔

اچھا تو کدھر بیچو گے۔۔۔مارکیٹ میں۔۔۔۔ارے واہ ملک تسکری ہیروں کی۔۔۔اور بیوقوفی کی باتیں اسمگلنگ کئے ہوئے ہیرے مارکیٹ میں بھیجے گا ملک۔۔۔۔۔

تو بیچ لینا پیچھے شیپمنٹ آرہی ہے برازیل سے ہم وہ بغیر پیسوں کے لے لیں گے۔۔۔۔۔تم۔۔وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔۔

ملک کو غصہ دلا دیا اس نے باس۔۔۔۔ دیکھتے ہیں بین ہیرے لاتا ہے کہ نہی۔۔۔۔۔ باس چلیں ہاں۔۔۔۔۔۔ اُس شیپ پہ جاؤگے تو چلنے قابل نہی رہو گے۔۔۔۔

کون وہاں اُنسانوں کی جگہ جن ہیں۔۔۔۔ جن نہی جانور ہیں۔۔۔ کھا جائیں گے تمیں۔۔۔ اچھا پر میں تو مونسٹر ہوں جو انسانوں اور جانوروں دونوں کو کھا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

ملک کچھ بولنے لگا۔۔۔ تو فون بج اٹھا۔۔۔ فون اُٹھاؤ۔۔۔۔۔ سر وکٹر۔۔۔۔۔ وہ فون کان سے لگائے سننے لگا۔۔۔ سر انہوں نے ہماری شیپ کنٹرول کر لی ہے۔۔۔۔۔۔

پوچھنے پر کہتے ہیں ملک سدھر گیا تو چھوڑ دیں گے ورنہ پکڑ تور کھا ہے تمیں۔۔۔۔۔ ایڈی ہسنے لگا۔۔۔۔۔۔

ہیرے والا بیگ دوا سے وہ منہ بسورتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔ ایڈی کے چہرے پر مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا۔۔۔۔ وہ ہیروں والا بیگ لئے قیمت انکے ہاتھ میں دے کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔

البرٹو کا زوردار قہقہ۔۔۔۔ واہ کیا آدمی ہے ملک کو بھی دھول چٹا دی۔۔۔۔ بیشک باس یہ آپکا خاص بنے گا۔۔۔۔۔۔ آج بڑے عرصے بعد اپنے جیسا بندہ ملا ہے۔۔۔۔ دل خوش ہو گیا۔۔۔۔۔

😏😏🙄🙄🙄🙄🙄😏😵😵😏😏🙄😏🙄🙄

آیڈی کی مائں شروع شروع میں تو بہت خوش اکیلی سلطنت کی راجکماری سمجھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔پر راج کرنے کے لیے صرف۔۔۔۔تختہ و تاج ہونا نہی ہے بلکہ ان دونوں کے ساتھ سلطنت کا ہونا بھی ضروری ہے۔۔۔۔۔

اور وہ اکیلی رہ رہ کے اب پریشان رہنے لگی تھی۔۔۔۔اور سر میں شدید درد رہنے لگا تھا۔۔۔۔ڈیوڈ بھی گم صم رہنے لگا تھا ایک ہی اولاد تھی وہ بھی پاس نہی رہ رہی تھی۔۔۔۔

پر صباء دو مہینوں میں ہی ہار گئ تھی۔۔۔۔اور جب ٹوٹی تو ایسے بکھری کے ڈیوڈ کو بھی ساتھ رلاتی رہی۔۔۔۔پلیز ڈیوڈ معاف کر دو مجھے۔۔۔۔میں نہی جانتی تھی کہ اسقدر غلط ہو جاؤ گے۔۔۔۔

نفرت کے نشے میں سرشار ہو کر میں نے اپنے ہی گھر کو قفس کی مانند جلا کے راکھ کر دیا ہے۔۔۔۔کہاں ڈھونڈ وا اپنے جوان بیٹے کو۔۔۔۔۔سب کچھ کھو دیا میں نے۔۔۔۔۔۔۔۔

پتہ نہی کدھر ہو گا جائے نے کے بعد کچھ آتا پتہ نہی اُس کا اتنی بھی کیا ناراضگی۔۔۔مائں باپ ہیں۔۔۔تم اسے ہم ایڈی کے بچے کو لاتے ہیں۔۔۔۔روز کو للی کو۔۔۔۔وپہ خود ہی اجائے گا۔۔۔۔

کہہ تو ٹھیک رہے ہو۔۔۔۔۔پر کیا وہ مان جائیں گی۔۔۔۔کوشش کرنے میں کیا جاتا ہے چلو چلیں ہم۔۔۔۔ابھی۔۔۔ہاں ابھی۔۔۔۔جلدی اٹھو۔۔۔۔۔۔

😏😏😏😏😏😏😏😏😏😏😏😏😏😏😏😏

یار روز آج بس اتنا ہی اور نہی ہو تا پلیز۔۔۔۔ جیسے جیسے ڈلیوری ٹائم آرہا تھا۔۔۔وہ سست ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

بس تھوڑی دیر اور ڈاکٹر نے بولا ہے پلیز للی میرے لئے۔۔۔۔۔۔وہ مبہوت ہوتی اسے دیکھنے لگی وہ واقع ہی اس قابل اسکا پیار اسکی حفاظت کرنا پیار سے روٹھنا۔۔۔

۔جب اجب کچھ عرصہ ساتھ رہ کر میں اسے دیکھے بنا نہی رہ پاتی تو وہ تو سالوں سے اسکے ساتھ سایہ بن کے رہا ہے..وہ کیسے اسکے بغیر رہے۔۔۔۔

۔اے خدا میں نے ان دونوں کو جدا کیا۔۔۔۔اب میں ہی دعا کرتی ہوں کچھ ایسا ہو کہ یہ دونوں پھر سے مل جائیں۔۔۔۔

کیا سوچ رہی ہو۔۔۔۔یہی کہ اگر میں مر جاؤں تو میرے بچے کا بھی ایسے ہی خیال رکھو گی۔۔۔۔للی بکواس مت کیا کرو تمیں کچھ نہی ہو گا۔۔۔وہ بس پھیکا سا ہسدی۔۔۔۔۔

ارے تم ابھی بھی ایسے بیٹھی ہو تم لوگوں کے ساس سسر آئے ہیں نیچے۔۔۔چچا چچی واؤ۔۔۔سچی میں ٹینہ ہاں ب ھئ

چھوٹے پاپا آپ لوگ اتنے کمزور اور چھوٹی ماں آپ وہ جو سارے رستے سوچتی آئی تھی کہ کس منہ سے بات کروں گی پر روز کا اسطرح ان سے ملنا انکی ساری فکر دور ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

پر شرمندگی سے اسکا سر مزید جھک گیا تھا۔۔۔۔۔بچے مجھے معاف کر دو بہت دل دکھایا ہے میں نے تمہارا کیا چھوٹی ماں آپ ماں کا حق ہوتا ہے بچے پر کوئی بات نہی۔۔۔للی بچے تم بھی مجھے معاف کر دو بہت غلط کیا میں نے تمہارے ساتھ۔۔۔۔

کچھ نہی ہوتا آنٹی آپ پریشان نہ ہو ٹینہ بہت خوش عرصے بعد سب کے چہرے تمتما اٹھے تھے۔۔۔.بھئی ہماری جیٹھانی کدھر ہے۔۔۔۔۔۔آ گئی میں بھابھی یہ لیجیے چائے سموسے۔۔۔

ارے واہ ٹینہ مزا آگیا۔۔۔۔۔۔کافی رات تک وہ گپ شپ کرتے رہے۔۔۔۔۔۔بہت رونق لگی تھی ڈیوڈ اور رچرڈ بھی خوش تھے کہ سب ساتھ ہیں پر ایک کسک تھی کہ کاش وہ بھی ہوتا یہاں۔۔۔۔۔

روز کو اسکی کمی بہت کھلتی تھی۔۔۔۔روز کچھ مانگو تم سے وہ اسکے پیچھے آ کہ کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔

ہاں للی بولو۔۔۔پرامس کرو مجھے دو گی۔۔۔۔۔کوشش کروں گی۔۔۔۔۔۔کوشش نہی پرامس کرو۔۔۔۔۔ہاں بولو۔۔۔۔ایڈی کو تڑپاؤ نہی اسکا حق اسے دے دو۔۔۔۔

چپ کیوں ہو۔۔۔میں ایسا نہی کر سکتی۔۔۔۔۔۔۔تم نے پر امس کیا ہے۔۔۔۔اور اگر تم نے میری بات نہی مانی تو میں ہوسپٹل نہی جاؤں گی۔۔۔۔غلط بات ہے للی تم اور ایڈی ہمیشہ مجھے بلیک میل کرتے۔۔۔

روز میں مزاق نہی کر رہی فیصلہ تمیں کرنا ہے۔۔اپنی ضد اور انا یا پھر یہ بچہ۔۔۔۔جب تم ایڈی کے پاس سے ہو کے آؤ گی میں پھر ہی بچہ پیدا کروں گی۔۔۔اسکے ماں باپ تم اور پھر اس بچے کو باپ کی ضرورت ہوتی ہے پلیز روز اسے واپس لے آؤ

آخری دفعہ اس کلب میں اسکو دیکھا گیا ہے۔۔۔۔۔۔جلدی کرو۔۔۔۔۔اسکے فون پہ ڈاکٹر کی کال آنے لگی۔۔۔۔۔فون اٹھاکے کان سے لگایا۔۔۔جی ڈاکٹر۔۔۔ابھی تک پیشینٹ کو لیکر آئے کیوں نہی۔۔ڈاکٹر ہم وقت پر پہنچ جائیں گے۔۔۔۔۔۔۔

۔۔للی پلیز وہ لجاجت بھری نظروں سے بولی..۔۔۔۔جی للی کی جان میں تیار نہی ہوں اس رشتے کے لیے۔۔۔ہو جاؤ گی نکلو اب۔۔۔۔وہ اسے دھکا دیتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

وہ اسکے دیئے گئے پتے پہ پہنچ گئی۔۔۔۔کلب کچھا کھچ بھرا تھا لڑکیاں نیم عریاں لباس میں ڈانس کر رہی تھیں۔۔۔۔اسے سمجھ نہی آرہی تھی کہ وہ کیا کرے۔۔۔۔کیا بولے گی ایڈی سے۔۔۔۔۔

ارے واہ روز آج ادھر بیٹھی ہے کمال ہو گیا۔۔۔۔ چلو آج اسکی ٹانگ توڑیں آج اکیلی بیٹھی ہے۔۔۔۔ ارے کیا تم بھی پرانے ولنوں والے آئیڈیے۔۔۔۔ کچھ نیا بھی سوچ لیا کرو۔۔۔۔۔۔

تو تم ہی بتادو کیا کریں۔۔۔۔ انتظار کرو اور دیکھو میں کرتی کیا ہوں۔۔۔۔۔ اسنے ویٹر کو بلا کے کان میں کچھ بولا ساتھ میں کچھ پیسے اسکی جیب ڈال دے۔۔۔۔۔۔

وہ شاطرانہ مسکراہٹ اچھالتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔۔۔۔ وہ روز کے پاس بیٹھ گئیں۔۔۔ ہائے روز۔۔۔ وہ جو حیران کم پریشان زیادہ ہو رہی تھی یہاں کے ماحول سے۔۔۔ انکی آواز سنے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

مجھے معاف کر دو روز پلیز میں نے بہت بد تمیزی کی۔۔۔ مجھے ایسے تمہاری کردار کشی نہی کرنی چاہیے تھی۔۔۔ ساتھ میں مصنوعی رونے لگی۔۔۔۔ نہی یار تم رو نہی کوئی بات نہی غصے میں ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

تم بہت اچھی ہو روز اتنے میں ویٹر انکے لیے وائن لے آیا۔۔۔ سنیے انکے لیے سمپل جوس لیکر آئیں۔۔۔۔ وہ ویٹر کو بلاتے ہوئے بولنے لگی۔۔۔۔۔

نہی رہنے دو میں۔۔۔۔ میں جانتی ہوں تم شراب نہی پیو گی اسی لیے جوس منگوایا۔۔۔۔ پر۔۔۔۔ پر ور چھوڑو پیو جلدی اب دوستوں کے لیے اتنا بھی نہی کر سکتی۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اسنے جوس اٹھا کے ہونٹوں کو لگالیا۔۔۔اور پینے لگی آہستہ آہستہ انہوں نے اپنا اپنا گلاس ختم کر کے ڈانس فلر پر جا کے ڈانس شروع کر دیا تھا۔۔۔۔روز نے ناچاہتے ہوئے بھی گلاس ختم کر دیا تھا۔۔۔۔ اسکا سر گھومنے لگا۔۔۔اسکو چکر آرہے تھے عجیب سی حالت ہو رہی تھی وہ دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے بیٹھی تھی۔۔۔۔کام ہو گیا لیزا۔۔۔پرفیکٹ۔۔۔اے وکٹر۔۔۔جی جانمن وہ ایک کالے انسان سے بات کر رہی تھی۔۔۔جسکی بھدی شکل چھ فٹ سے بھی اونچا قد تھا۔۔۔۔۔جو سخت ترین آدمی تھا۔۔۔۔

تازہ مچھلی کھانا چاہو گے وکٹر کی رال ٹپکنے لگی۔۔۔کیوں نہی۔۔۔یہ لو پیسے اور ختم کے بعد اسکو کسی نالے میں پھینک دینا۔۔۔۔۔ڈن وہ آنکھ ونک کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

جاؤلیجاؤ۔۔۔لیزا کیطرف سے تحفہ۔۔۔وہ آگے بڑھا اور اسے کھڑا کیا۔۔۔۔وہ نیم بیہوشی میں تھی۔۔۔اور لڑ کھڑا رہی تھی۔۔۔۔وہ اسے ساتھ لیے چلنے لگا۔۔۔۔

ارے واہ کیمرے میں دیکھتے ہوئے وہ بولا۔۔۔کیا ہوا این یار یہ دیکھ اج تو وکٹر کو حور ہی مل گئی ہے۔۔۔اچھا وہ بے دھیانی میں بولا۔۔۔۔۔۔

پر جیسے ہی سامنے نظر گئ اور روز کو وکٹر کی بانہوں میں جھولتے ہوئے دیکھا۔۔۔تو وہ پاگلوں کیطرح بھاگا۔۔۔۔گولڈی گولڈی وہ اسے پیچھے سے آوازیں دینے لگا۔۔۔۔۔

پر وہ بال روم میں پہنچ کر وکٹر کی درگت بنا رہا تھا۔۔۔۔جب تسلی کر لی تو روز کو اُٹھائے باہر نکل گیا ۔۔۔اسکو گاڑی کی ایکطرف بٹھا۔۔۔خود ڈرائیو کرنے لگا۔۔۔۔۔

گھر لیجا کہ اسے بیڈ پہ لیٹا کے ہٹنے لگا پر اس نے اسے پکڑ لیا۔۔۔ہے ایڈی۔۔۔تم۔۔۔۔تمیں پتہ ہے میں تمیں ملنے گئی تھی۔۔۔تم وہاں تھے ہی نہی۔۔۔بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ بھی وہ نظر لگنے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

ایڈی تمیں پتہ ہے لیلی نے بیھجا مجھے۔۔۔وہ مسلسل بولی جا رہی تھی پر وہ خود پہ کنٹرول کھوتا جا رہا تھا۔۔۔۔اسنے اچانک سے اسکے ہونٹوں کو لاک کیا۔۔۔۔

اپنی جنونت دکھاتے ہوئے اسکے ہونٹ پر کٹ لگانے لگا۔۔۔جب پیچھے ہوا تو روز نے پھر اپنی طرف کینچھ لیا۔۔۔تھوڑا سا آسرا ملتے ہی ایڈی نے اپنے اور اسکے درمیان حائل سارے پردے گرا دئے۔۔۔۔

اور وہ تو ہوش و حواس سے بیگانہ سو گئی۔۔۔پر وہ اسے بانہوں میں لئے ساری رات دیکھتا رہا۔۔ایسے جیسے وہ اسے حفظ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

آج روز مکمل اسکی ہو گئی تھی۔ ۔۔۔۔فجر کے بعد اسکی آنکھ لگ گئی وہ اپنی بانہوں میں دبوچے سو گیا۔۔جب وہ اٹھی۔۔۔تو خود کو اسکی بانہوں میں پا کر ہوش آیا۔۔۔۔پھر آہستہ آہستہ رات کے واقعات ذہن میں آنے لگے......

اُف خدایا میں نے کیا کر دیا۔۔۔۔ایڈی کا والہانہ پن اسے یاد آرہا تھا۔۔۔۔۔جیسے عرصے سے بھوکا انسان روٹی کیطرف بھاگتا ہے۔۔۔۔۔

وہ سر جھکائے اپنے گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔لمبے بال کھلے ہوئے بکھرے اسکی پیٹ اور منہ پر پڑے تھے۔۔۔۔

ڈوپٹے کا کوئی ہوش نہی تھا۔۔۔درد ہو رہا ہے سر میں۔۔۔۔اسکے سر ہلانے پر فون کر کے دو کافی میرے روم میں بھیج دو۔۔۔۔

وہ اسے غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔وہ اسکی نظریں خود پہ محسوس کرتے ہوئے بولا کچھ کہنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔ ۔میں۔۔۔۔۔تم نے ڈرنک کیوں لی وہ بھی اتنی ہیوی والی۔۔۔۔۔

نہی نہی میں نے نہی لی۔۔۔۔وہ جوس تھالیز انے دیا اسکے بعد مجھے ہوش ہی نہی رہا۔۔۔۔ تمیں پتہ اگر اچنک میری نظر تم پہ نہ پڑتی تو میری بجائے یہاں تمہارے اتنے قریب کوئی اور ہوتا۔۔۔۔

کیا۔۔وہ فل آنکھیں کھولے دیکھنے لگی ہاں۔۔۔۔اسنے تمیں بانہوں میں اٹھایا ہوا تھا۔۔۔۔سوری۔۔۔۔۔۔وہ شرمندہ ہو رہی تھی چاہ کر بھی اس سے نظریں نہی ملا پا رہی تھی۔۔۔۔کافی آگئی تھی۔۔۔۔۔۔

یہ لو کافی۔۔۔۔وہ اسے کافی دے کر اسکی گود میں لیٹ گیا۔۔۔۔۔۔ویسے میں تو لیز اکا شکریہ ادا کرو گا۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔تم نے ایڈی کو گھاس اور رات کو پکڑ کے اپنا آپ میرے حوالے کر دیا۔۔۔۔وہ مجھے پتہ ہی نہی چلا۔۔۔۔

تم یہاں آئی کیوں تھی۔۔۔۔تمیں لینے آئی تھی۔۔۔۔کیوں۔۔۔ایڈی چلو نہ اپنے۔۔۔۔۔روز پلیز اب میں بہت آگے نکل گیا واپسی نہ ممکن ہے موت کے علاوہ۔۔۔۔۔

پلیز چلو نہ ایڈی للی ہوسپٹل میں ہے۔۔۔تمہارا بچہ آنیوالہ ہے۔۔۔۔۔میں چاہتی ہوں سب سے پہلے تم گود میں لو اسے۔۔۔۔۔میں نہی جا سکتا۔۔۔۔الارم بجنے لگا بھاگو۔۔۔۔ایڈی وہ اسکے راستے میں آئی۔۔۔۔تم نکلو یہاں سے۔۔۔۔

ایڈی پلیز وہ اسکے ہونٹوں پہ لمس چھوڑتے ہوئے بولا۔۔۔روز تم ابھی جاؤ آج کے بعد چھوڑ دوں گا یہ کام تم جلدی سے باہر جاؤ۔۔۔۔وہ پیچھے والے دروازے میں اسے دھکیلتے ہوئے بولا۔۔۔۔

وہ پھر سے اسکے گلے لگ گئی۔۔۔۔ جاؤ جلدی سے۔۔۔۔وہ نکل گئی پولیس نے چاروں اطراف سے اپنے گھیرے میں لے لیا۔۔۔ دونوں سائیڈوں سے گولیاں چل رہی تھی۔۔۔۔وہ سیدھا ہوسپٹل گئی تھی۔۔۔۔ آنسو متواتر اسکے گال بھگو رہے تھے۔۔۔۔۔

یا خدا ایڈی ٹھیک ہو اسے کچھ نہ ہو۔۔۔۔ٹینہ اسکے پاس آئی۔۔۔۔وہ ٹینہ کے گلے لگ کے رونے لگی۔۔۔ٹینہ اسے کچھ نہی ہوگا نہ بچ جائے گا نہ۔۔۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا بچے۔۔۔۔۔ للی کا آپریٹ چل رہا تھا۔۔۔۔۔جو کہ بہت سریس تھا۔۔۔۔ نرس بچہ لیکر آئی۔۔۔ مبارک ہو بچہ ہوا ہے۔۔۔ خوشی کے مارے وہ بھاگے بچے کو پکڑنے لگے اسکو دیکھنے اور پیار کرنے کے بعد روز نے للی کا پوچھا۔۔۔

سوری شی از نو مور۔۔۔ پر ڈاکٹر وہ ٹھیک ٹھاک تھی ایسا کیسے ہو گیا۔۔۔۔ آپ یہ کیا بات کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ آپریش کے دوران انکی شوگر یکدم تیز ہونے کیوجہ سے ہم انہے نہی بچا پائے۔۔۔۔۔ آئی ایم سوری۔۔۔۔

وہ ٹینہ کے گلے لگے رونے لگی۔۔۔۔ آج اسکی بہت پیاری دوست اسے چھوڑ کہ چلی گئی۔۔۔۔وہ بہت رو رہی تھی۔۔۔۔۔سب کی آنکھیں اشک بار تھیں۔۔۔وہ اپنے چھوٹے سے بچے کو بھی دیکھ نہی پائی۔۔۔۔

وہ اسکی آخری رسومات ادا کر کے گھر پہنچے روز اس بچے کو اپنے پاس لے گئ اپنے کمرے میں وہ اسکا بہت خیال رکھ رہی تھی۔۔۔۔

تین ماہ بعد

سب کچھ اپنے معمول پہ آ گیا۔۔۔۔ایڈی نے ایک دفعہ بھی چکر نہی لگایا تھا۔۔۔اسے بہت غصہ تھا اس پہ۔۔۔۔۔۔روز جی چچی۔۔۔۔صبا اسکے کمرے میں آئی۔۔۔۔ایڈی کو لے آؤ نہ میکائل کو بابا کی بھی ضرورت ہے۔۔۔چچی بہت بولا تھا وہ نہی مانتا۔۔۔۔

تم جاؤ تو سہی آ جائے گا۔۔۔۔میکائل میرے حوالے کرو۔۔۔وہ اسے اور اسکا سامان لیکر نکل گئی۔۔۔۔وہ بھی تیار ہو کر گھر سے نکلی۔۔۔۔کلب کی طرف جانے لگیجیسے ہی کلب میں اینٹر ہوئی وہاں پر اسے غیر معمولی خطرہ محسوس ہوا۔۔۔۔۔

گولیوں کی آواز سے اسکا دماغ گھوما وہ جلدی سے نیچے بیٹھ گئی۔۔۔۔ایڈی پتہ نہی کہاں ہو گا خدا کرے وہ ٹھیک ہو۔۔۔۔وہ ابھی دعا ہی کر رہی تھی۔۔۔کہ ایک آدمی نے اسکے سر پہ گن ذکھ دی۔۔۔۔۔

جیسے ہی گن اسکے سر پر ہوئی ایڈی بھاگتا باہر آیا۔۔۔ .ملک اسے چھوڑ دو پلیز۔۔۔میں تمہارا ہر کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔۔۔۔ارے واہ وہ شاطرانہ ہسنے لگا۔۔۔۔

ارے یہ ڈر یہی ڈر دیکھنا تھا تیری آنکھ میں نظر آ گیا۔۔۔ سوچو اگر یہ مر گئی تو کیا کرو گے۔۔۔ ملک پلیز۔۔۔ ابھی وہ بات ہی کر رہا تھا کہ ایڈی کہ پیچھے سے گولئ چلی۔۔۔ جو ملک کے بازو پر لگی بدلے میں ملک نہ بھی گولی چلا دی اور روز زمین پر گر گئ۔۔۔

اندھا دھند گولیاں چلنے لگی۔۔۔ وہ بھاگ کے روز کی پاس پہنچا۔۔۔ اسکا سر گود میں رکھا۔۔۔ ت ت م میکائل ک ک کا خیال رکھنا۔۔۔ ا ا اس کے ل ئے جینا۔۔ ت ت تمہیں میری قسم۔۔۔۔

وہ روئے جا رہا تھا۔۔۔۔ کافی سارے آدمی مارے گ ئے۔۔۔۔ پولیس کے سائرن کی آواز سنتے ہی وہ روز کو ل ئے بھاگا۔۔۔۔ اسے جلدی سے ہسپتال پہنچنا تھا۔۔۔۔ پر روز رستے میں ہی دم توڑ گئ۔۔۔ روز روز روز۔۔۔ وہ وہیں سڑک پہ بیٹھ کے رونے لگا۔۔۔۔

پانچ سال بعد۔۔۔۔۔

پاپا چلیں نہ ہیں مما پاس جانا ہے چلو وہ اسے اٹھائے پھولوں کا گلدستہ ل ئے روز کی قبر کے ل ئے بڑھ گیا۔۔۔ وہ زندہ تھی اسکے دل میں اسکی دھڑکن بن کے جب وہ آنکھیں بند کرتا تو وہ ہستی مسکراتی اسکے سامنے آ جاتی۔۔۔۔

ختم شد